يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا

الحمد للہ والمنۃ کہ مسلمان بچوں کی مذہبی تعلیم کے لیے

سلسلہ

تعلیم الاسلام

کا

پہلا نمبر (۱)

مؤلفہ

حضرت علامہ مولانا مولوی مفتی محمد کفایت اللہ صاحب مدظلہ

شاہجہاں پوری ثم الدہلوی مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

۱۳۴۹ھ

جید برقی پریس دہلی بلیماران میں طبع ہوا

بار یازدہم — ملنے کا پتہ محمد عبد الغنی کتب خانہ رحیمیہ سنہری مسجد دہلی۔ — تعداد پندرہ ہزار

عرضِ حال

حامداً و مصلیاً و مسلماً

ناظرین کرام! تعلیم الاسلام نمبر (۱) کا یہ گیارہواں ایڈیشن ہو۔ پہلے ایڈیشنوں میں جو کمی تھی اُن پر نظر ثانی کرکے پوری کردی گئی یعنی معمولی تغیر و تبدل کے بعد عربی عبارتوں کا بین السطور میں اُردو ترجمہ کردیا گیا ہو۔

مسلمانوں کے بچوں، جگر گوشوں کی مذہبی تعلیم کے لئے یہ سلسلہ شروع کیا گیا۔ اس نمبر میں بچوں کے حال کے مناسب آسان اور دلنشین طریقہ سے عقائد اور اعمال کے تھوڑے تھوڑے مسائل ذکر کئے گئے ہیں اگلے نمبروں میں آہستہ آہستہ تفصیل آتی جائے گی۔ اُستادوں کو چاہیئے کہ بچوں کو سمجھا کر پڑھائیں۔ اور عقائد کا حصہ زبانی یاد کرائیں +

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اِس سلسلہ کو ارباب نظر نے بہت پسند فرمایا۔ اور اسلامی مدرسوں اور قومی سکولوں میں اسے داخلِ درس کرلیا

اس وقت تک اِس سلسلہ کے چار نمبر تیار ہو چکے ہیں۔ اور آیندہ ان شاء اللہ تعالیٰ اگلے نمبر بھی مرتب ہو کر شائع ہو جائیں گے +

خاکسار

محمد کفایت اللہ غفرلہٗ

دہلی

ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۹ھ

رسالۂ

تعلیم الاسلام

کا

پہلا نمبر (۱)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُ اللّٰہَ الْعَلِیَّ الْعَظِیْمَ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

سوال تم کون ہو (یعنی مذہب کے لحاظ سے تمہارا کیا نام ہے)؟

جواب مسلمان!

سوال مسلمانوں کے مذہب (دین) کا نام کیا ہے یا تمہارے مذہب کا کیا نام ہے؟

جواب اسلام!

سوال اسلام کیا سکھاتا ہے یا اسلام کس مذہب (دین) کو کہتے ہیں؟

جواب اسلام یہ سکھاتا ہے کہ "خدا ایک ہے" بندگی کے لائق وہی ہے؛ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدائے تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔ اور قرآن شریف خدائے تعالیٰ کی کتاب ہے! اسلام سچا مذہب (دین) ہے دین اور دنیا کی تمام بھلائیاں اور نیک باتیں اسلام سکھاتا ہے۔

سوال اسلام کا کلمہ کیا ہے؟

جواب اسلام کا کلمہ یہ ہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

(ترجمہ کلمہ شریف) اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

اس کلمہ کو کلمہ طیبہ اور کلمہ توحید کہتے ہیں ۔

سوال کلمہ شہادت کیا ہے؟

جواب کلمہ شہادت یہ ہے! اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ!

(ترجمہ کلمہ شہادت) گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں!

سوال ایمان مجمل کیا ہے؟

جواب ایمان مجمل یہ ہے! اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ!

ترجمہ:- ایمان لایا میں اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اُس کے تمام احکام قبول کیے!

سوال ایمان مفصل کیا ہے

جواب ایمان مفصل یہ ہے:- اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ

ترجمہ:- ایمان لایا میں اللہ پر اور اُس کے فرشتوں پر اور اُس کی کتابوں پر اور اُس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور بُری تقدیر خدا تعالیٰ

تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ط!

کی طرف سے ہوتی ہے اور موت کے بعد اُٹھائے جانے پر!

سوال تمہیں کس نے پیدا کیا؟

جواب ہمیں اور ہمارے ماں باپ، اور آسمانوں اور زمینوں اور تمام مخلوق کو خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے!

سوال اللہ تعالیٰ نے دنیا کو کس چیز سے پیدا کیا؟

جواب اپنی قدرت اور اپنے حکم سے پیدا کیا ہے!

سوال جو لوگ خدا تعالیٰ کو نہیں مانتے انہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب اُنہیں کافر کہتے ہیں!

سوال جو لوگ کہ خدا تعالےٰ کے سوا اور چیزوں کی پوجا کرتے ہیں جیسے ہندو کہ بتوں کو پوجتے ہیں۔ اُنہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب ایسے لوگوں کو کافر اور مشرک کہتے ہیں!

سوال جو لوگ کہ دَو تین خدا مانتے ہیں۔ جیسے عیسائی۔ کہ تین خدا مانتے ہیں۔ اُنہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب اُنہیں بھی کافر اور مشرک کہتے ہیں!

سوال مشرک بخشے جائیں گے یا نہیں؟

جواب مشرکوں کی بخشش نہیں ہوگی۔ وہ ہمیشہ تکلیف اور عذاب میں رہیں گے!

سوال حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون تھے؟

جواب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے بندے اور اُس کے رسول اور پیغمبر تھے۔ ہم اُن کی امت ہیں!

سوال ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں پیدا ہوئے تھے؟

جواب عرب کے ملک میں مکہ معظمہ ایک شہر ہے۔ اُس میں پیدا ہوئے تھے!

سوال آپ کے والد اور دادا کا کیا نام تھا؟

جواب آپکے والد ماجد کا نام عبداللہ اور آپ کے دادا کا نام عبدالمطلب تھا!

سوال ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور پیغمبروں سے مرتبے میں بڑے ہیں یا چھوٹے؟

جواب ہمارے پیغمبرؐ[1] مرتبے میں سب پیغمبروں سے بڑے اور خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے زیادہ بزرگ ہیں!

سوال حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام عمر کہاں رہے؟

جواب ترپن ۵۳ سال کی عمر تک اپنے شہر مکہ معظمہ میں رہے۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ کے حکم سے مدینہ منورہ میں چلے گئے۔ اور دس سال وہاں رہے پھر تریسٹھ ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی!

سوال اگر کوئی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ مانے وہ کیسا ہے؟

جواب جو شخص حضرتؐ کو خدا تعالیٰ کا رسول نہ مانے وہ بھی کافر ہے!

سوال حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے کا کیا مطلب ہے؟

[1] جہاں ؐ یا صلعم لکھا ہوا دیکھو اُسے صلی اللہ علیہ وسلم پڑھو ۱۲

جواب حضرت کو ماننے کا یہ مطلب ہے کہ آپ کو خدا تعالیٰ کا بھیجا ہوا پیغمبر یقین کرے، اور خدا تعالیٰ کے بعد ساری مخلوق سے آپ کو افضل سمجھے اور آپ سے محبت رکھے۔ اور آپ کے حکموں کی تابعداری کرے!

سوال یہ کیسے معلوم ہوا کہ حضرت محمد مصطفےٰ ؐ خدا تعالیٰ کے پیغمبر ہیں؟

جواب انہوں نے ایسے اچھے کام کئے۔ اور ایسی ایسی باتیں دکھائیں اور بتائیں جو پیغمبروں کے سوا اور کوئی شخص نہیں دکھا اور بتا سکتا!

سوال یہ کیسے معلوم ہوا کہ قرآن شریف خدا تعالیٰ کی کتاب ہے؟

جواب حضرت محمد مصطفےٰ صلعم نے فرمایا کہ یہ قرآن مجید خدا تعالیٰ کی کتاب ہے خدا تعالیٰ نے میرے اوپر نازل کی ہے یعنی اتاری ہے!

سوال قرآن مجید حضرت پر پورا ایک مرتبہ اترا یا تھوڑا تھوڑا؟

جواب تھوڑا تھوڑا نازل ہوا۔ کبھی ایک آیت۔ کبھی دو چار آیتیں۔ کبھی ایک سورۃ جیسی ضرورت ہوتی گئی۔ اُترتا گیا!

سوال کتنے دنوں میں پورا قرآن مجید نازل ہوا؟

جواب تیئیس سال میں!

سوال قرآن مجید کس طرح نازل ہوتا تھا؟

جواب حضرت جبرئیل علیہ السلام آکر آپ کو آیت یا سورۃ سُنا دیتے تھے آپ اُسے سُنکر یاد کر لیتے تھے۔ اور کسی لکھنے والے کو بلا کر لکھوا دیتے تھے!

سوال آپ خود کیوں نہیں لکھ لیتے تھے؟

جواب اس لئے کہ آپ امّی تھے!

سوال اُمّی کسے کہتے ہیں؟

جواب جس نے کسی سے لکھنا پڑھنا نہ سیکھا ہو۔ اُسے اُمّی کہتے ہیں۔ اگرچہ حضورؐ نے دنیا میں کسی سے علم نہیں سیکھا لیکن خدا تعالیٰ نے آپ کو تمام مخلوق سے زیادہ علم دیا تھا!

سوال حضرت جبرئیل علیہ السّلام کون ہیں؟

جواب فرشتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے حکم پیغمبروں کے پاس لاتے تھے!

سوال مسلمان خدا تعالیٰ کی بندگی کیسے کرتے ہیں؟

جواب نماز پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں، مال کی زکوٰۃ دیتے ہیں، حج کرتے ہیں!

سوال نماز کسے کہتے ہیں؟

جواب نماز خدا تعالیٰ کی عبادت اور بندگی کرنے کا ایک خاص طریقہ ہے جو خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں اور حضرت رسول مقبول صلعم نے حدیثوں میں مسلمانوں کو سکھایا ہے!

سوال بندگی کا وہ طریقہ جسے نماز کہتے ہیں کیا ہے؟

جواب گھر میں یا مسجد میں خدا تعالیٰ کے سامنے ہاتھ باندھکر کھڑے ہوتے ہیں اور قرآن شریف پڑھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی تعریفیں بیان کرتے ہیں اسکی بزرگی، اور تعظیم کرتے ہیں۔ اُسکے سامنے جُھک جاتے ہیں اور زمین پر سر رکھکر اُسکی بڑائی اور اپنی عاجزی اور ذلت ظاہر کرتے ہیں!

سوال مسجد میں نماز پڑھنے سے آدمی خدا تعالیٰ کے سامنے ہوتا ہے یا گھر میں؟

جواب خدا تعالیٰ ہر جگہ سامنے ہوتا ہے۔ چاہے مسجد میں نماز پڑھو۔ چاہے گھر میں۔ لیکن مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب بہت زیادہ ہوتا ہے!

سوال نماز پڑھنے سے پہلے ہاتھ، منہ اور پاؤں دھوتے ہیں اُسے کیا کہتے ہیں؟

جواب اُس کو وضو کہتے ہیں۔ بغیر وضو کیئے نماز نہیں ہوتی!

سوال نماز میں کس طرف منہ کر کے کھڑا ہونا چاہیئے؟

جواب پچھم کی طرف (جس طرف شام کو سورج جا کر چھپ جاتا ہے)!

سوال پچھم کی طرف منہ کرنے کا کیوں حکم دیا گیا؟

جواب مکہ معظمہ میں خدا تعالیٰ کا ایک گھر ہے جسے کعبہ کہتے ہیں۔ اُسکی طرف نماز میں منہ کرنا ضروری ہے۔ اور وہ ہمارے شہروں سے پچھم کی طرف ہے اس لئے پچھم کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں!

سوال جس طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں اُسے کیا کہتے ہیں؟

جواب اُسے قبلہ کہتے ہیں!

سوال دن رات میں نماز کتنی مرتبہ پڑھی جاتی ہے؟

جواب رات دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں!

سوال پانچوں نمازوں کے نام کیا ہیں؟

جواب اوّل نمازِ فجر، جو صبح کے وقت سورج نکلنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے!

دوسری نمازِ ظہر، جو دوپہر کو سورج ڈھلنے کے بعد پڑھی جاتی ہے!

تیسری نمازِ عصر، جو سورج چھپنے سے دو ڈیڑھ گھنٹے پہلے پڑھی جاتی ہے!

چوتھی نمازِ مغرب، جو شام کو سورج چھپنے کے بعد پڑھی جاتی ہے!

پانچویں نمازِ عشاء، جو ڈیڑھ دو گھنٹے رات آنے پر پڑھی جاتی ہے!

سوال اذان کسے کہتے ہیں؟

جواب جب نماز کا وقت آجاتا ہے تو نماز سے کچھ دیر پہلے ایک شخص کھڑے ہوکر زور زور سے یہ الفاظ کہتا ہے:-

(اذان)

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ کے سوا

اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

کوئی معبود نہیں ہے گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں

اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں آؤ نماز کے لئے آؤ نماز کے لئے

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ

آؤ کامیابی کی طرف آؤ کامیابی کی طرف اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کے

اِلَّا اللّٰہُ ؞

سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ؞

اِن الفاظ کو اذان کہتے ہیں۔ صبح کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ (نماز نیند سے بہتر ہے) بھی دو مرتبہ کہنا چاہیئے!

سوال تکبیر کسے کہتے ہیں؟

جواب جب نماز کے لئے کھڑے ہونے لگتے ہیں تو نماز شروع کرنے سے پہلے ایک

شخص وہی کلمے کہتا ہے جو اذان میں کہے جاتے ہیں۔ اُسے اِقامت اور تکبیر کہتے ہیں۔ تکبیر میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ دو مرتبہ اذان کے کلموں سے زیادہ کہا جاتا ہے!

سوال جو شخص اذان یا تکبیر کہتا ہے اُسے کیا کہتے ہیں؟

جواب جو شخص اذان کہتا ہے اُسے "مؤذِّن" کہتے ہیں اور جو تکبیر کہتا ہے اُسے "مکبّر" کہتے ہیں!

سوال بہت سے لوگ مِلکر جو نماز پڑھتے ہیں اس میں اِس نماز کو اور نماز پڑھانے والے کو اور نماز پڑھنے والوں کو کیا کہتے ہیں؟

جواب بہت سے آدمی مِلکر جو نماز پڑھتے ہیں اُسے جماعت کی نماز کہتے ہیں اور نماز پڑھانے والے کو امام۔ اور اُس کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کو مُقتَدِی کہتے ہیں!

سوال اکیلے نماز پڑھنے والے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب اکیلے نماز پڑھنے والے کو مُنفَرِد کہتے ہیں!

سوال جو مکان خاص نماز پڑھنے کے لئے بنایا جاتا ہے اور اُس میں جماعت سے نماز ہوتی ہے اُسے کیا کہتے ہیں؟

جواب اُسے مسجد کہتے ہیں!

سوال مسجد میں جا کر کیا کرنا چاہیئے؟

جواب مسجد میں نماز پڑھے، قرآن شریف پڑھے یا اور کوئی وظیفہ پڑھے۔ یا ادب سے چپکا بیٹھا رہے۔ مسجد میں کھیلنا۔ کودنا۔ شور مچانا بُری بات ہے!

سوال نماز پڑھنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب نماز پڑھنے میں بہت سے فائدے ہیں۔ تھوڑے سے فائدے ہم تم کو بتاتے ہیں:-

(۱) نمازی آدمی کا بدن اور کپڑے پاک و صاف اور ستھرے رہتے ہیں۔

(۲) نمازی آدمی سے خدا تعالیٰ راضی اور خوش ہوتا ہے۔

(۳) حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نمازی سے راضی اور خوش ہوتے ہیں۔

(۴) نمازی آدمی خدا تعالیٰ کے نزدیک نیک ہوتا ہے۔

(۵) نمازی آدمی کی نیک لوگ دنیا میں بھی عزت کرتے ہیں

(۶) نمازی آدمی بہت سے گناہوں سے بچ جاتا ہے۔

(۷) نمازی آدمی کو مرنیکے بعد خدا تعالیٰ آرام اور سکھ سے رکھتا ہے۔

سوال نماز میں جو جو کچھ پڑھا جاتا ہے۔ اُن سب کے نام اور عبارتیں کیا کیا ہیں؟

جواب نماز شروع کرنیسے اخیر تک جو پڑھا جاتا ہے۔ اُسکے نام اور الفاظ یہ ہیں:-

تکبیر

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اللہ سب سے بڑا ہے!

ثنا

سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ

ترجمہ اے اللہ ہم تیری پاکی کا اقرار کرتے ہیں اور تیری تعریف بیان کرتے ہیں اور تیرا نام بہت برکت والا ہے

وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ۝

اور تیری بزرگی بہت برتر ہو اور تیرے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں!

تعوذ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے!

سورہ فاتحہ یا الحمد شریف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ

ہر قسم کی سب تعریفیں اللہ کے لائق ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے روز جزا کا

الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

مالک ہے (اے اللہ) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں ہم کو سیدھے راستے پر

الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ

چلا اُن لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام فرمایا ہے نہ اُن کے راستے پر جن پر تیرا غضب

عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

نازل ہوا اور نہ گمراہوں کے راستے پر!

سورہ کوثر

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَكَ

(اے نبی) ہم نے آپ کو کوثر عطا کی ہے پس تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو بیشک تمہارا

هُوَ الْاَبْتَرُ ۝

دشمن ہی بے نام و نشان ہو جانیوالا ہے

سورہ اخلاص

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝

(اے نبیؐ) کہدو کہ وہ (یعنی) اللہ یگانہ ہے اللہ بے نیاز ہے اُس سے کوئی پیدا نہیں ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

اور کوئی اُس کا ہمسر نہیں

سورہ فلق

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ

(اے نبیؐ دعا میں یوں) کہو کہ میں صبح کے رب کی پناہ لیتا ہوں تمام مخلوق کے شر سے اور اندھیرے کے

غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ

شر سے جب اندھیرا پھیل جائے اور گرہوں پر دم کرنے والیوں کے شر سے اور حسد کرنیوالے

شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

کے شر سے جب وہ حسد کرنے پر آجائے!

سورۃ النَّاس

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ

(اے نبیؐ دعا میں یوں) کہو کہ میں آدمیوں کے رب کی پناہ لیتا ہوں آدمیوں کے بادشاہ آدمیوں کے معبود کی پناہ لیتا ہوں

الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝

اُس وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانیوالے کے شر سے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

جنوں میں سے ہو یا آدمیوں میں سے!

رکوع یعنی جھکنے کی حالت کی تسبیح

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمُ

پاکی بیان کرتا ہوں میں اپنے پروردگار بزرگ کی!

قومہ یعنی رکوع سے اٹھنے کی تسمیع

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ

اللہ نے (اسکی) سن لی جس نے اسکی تعریف کی!

اسی قومہ کی تحمید

رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ

اے ہمارے پروردگار تیرے ہی واسطے تمام تعریف ہے!

سجدہ یعنی زمین پر سر رکھنے کی حالت کی تسبیح

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

پاکی بیان کرتا ہوں میں اپنے پروردگار برتر کی

تشہد یا التحیات

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ

تمام قولی عبادتیں اور تمام فعلی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ ہی کےلئے ہیں سلام تم پر اے نبی

وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ

اور اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد اللہ کے بندے اور اُسکے پیغمبر ہیں!

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ

اے اللہ رحمت نازل فرما محمد پر اور اُن کی آل پر جیسے کہ رحمت نازل فرمائی تو نے ابراہیم پر

وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ٥

اور اُن کی آل پر بیشک تو تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے!

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی

اے اللہ برکت نازل فرما محمد پر اور ان کی آل پر جیسے برکت نازل فرمائی تو نے

اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ٥

ابراہیم پر اور اُن کی آل پر بیشک تو تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے!

درود شریف کے بعد کی دُعاء

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ

اے اللہ میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا ہے اور اس میں شک نہیں کہ سوائے تیرے اور کوئی

الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَ

گناہوں کو بخش نہیں سکتا پس تو اپنی طرف سے خاص بخشش سے مجھ کو بخش دے اور مجھ پر

ارْحَمْنِیْٓ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

رحم فرما دے بیشک تو ہی بخشنے والا نہایت رحم والا ہے!

سلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ

سلام ہو تم پر اور اللہ کی رحمت!

نماز کے بعد کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ یَاذَا

اے اللہ تو ہی سلامتی دینے والا ہو اور تیری ہی طرف سے سلامتی (مل سکتی) ہو بہت برکت والا ہو تو

الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

عظمت اور بزرگی والے!

دُعائے قنوت

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَ

اے اللہ ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور مغفرت طلب کرتے ہیں اور تیرے اوپر ایمان لاتے ہیں اور

نَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ

تیرے اوپر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری بہت تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے

وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ
اور علیحدہ کر دیتے اور چھوڑ دیتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے اور خاص
نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ
تیرے لیے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی جانب دوڑتے اور جھپٹتے ہیں اور تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں
وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ؕ
اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے!

وضو کرنے کا طریقہ

سوال وضو کس طرح کرنا چاہیئے؟

جواب۔ صاف برتن میں پاک پانی لیکر پاک و صاف اونچی جگہ پر بیٹھو۔ قبلہ کی طرف منہ کر لو تو اچھا ہے۔ اور اس کا موقع نہ ہو تو کچھ نقصان نہیں۔ آستینیں کہنیوں سے اوپر تک چڑھا لو۔ پھر بسم اللہ پڑھو۔ اور تین بار گٹوں تک دونوں ہاتھ دھوؤ۔ پھر تین مرتبہ کلی کرو۔ مسواک کرو۔ مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانت مل لو۔ پھر تین بار ناک میں پانی ڈالکر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ناک صاف کرو۔ پھر تین مرتبہ منہ دھوؤ۔ منہ پر پانی زور سے نہ مارو۔ بلکہ آہستہ سے پیشانی پر پانی ڈالکر دھوؤ۔ پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک۔ اور ادھر ادھر دونوں کانوں تک منہ دھونا چاہیئے پھر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھوؤ۔ پہلے داہنا ہاتھ تین۳ بار پھر بایاں ہاتھ تین۳ بار دھونا چاہیئے۔ پھر ہاتھ پانی سے تر کر کے (بھگو کر) سر کا مسح کرو۔

پھر کانوں کا مسح کرو۔ پھر گردن کا مسح کرو۔ مسح صرف ایک ایک مرتبہ کرنا چاہیئے پھر تین تین مرتبہ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھو۔ پہلے داہنا پاؤں پھر بایاں دھونا چاہیئے!

نماز پڑھنے کا طریقہ

سوال نماز پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ:۔

وضو کرکے، پاک کپڑے پہن کر، پاک جگہ پر قبلے کی طرف منہ کرکے کھڑے ہو۔ نماز کی نیت کرکے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاؤ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہکر ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھ لو۔ داہنا ہاتھ اوپر اور بایاں اُسکے نیچے رہے۔ نماز میں اِدھر اُدھر نہ دیکھو۔ ادب سے کھڑے ہو۔ خدا تعالیٰ کی طرف دھیان رکھو۔ ہاتھ باندھ کر **ثناء** سُبْحٰنَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُكَ۔ پھر **تعوذ** یعنے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اور **تسمیہ** یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر **الحمد شریف** پڑھو۔ الحمد شریف ختم کرکے آہستہ سے اٰمِیْن کہو پھر **سورہ اخلاص** یا اور کوئی سورۃ جو یاد ہو وہ پڑھو۔ پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہکر رکوع کے لئے جھکو۔ رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لو۔ رکوع کی **تسبیح** یعنے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ تین یا پانچ مرتبہ پڑھو۔ پھر **تسمیع** یعنے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ و **تحمید** یعنے رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بھی پڑھ لو۔ پھر تکبیر

کہتے ہوئے سجدے میں اس طرح جاؤ کہ پہلے دونوں گھٹنے زمین پر
رکھو۔ پھر دونوں ہاتھ رکھو۔ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں پہلے ناک پھر
پیشانی زمین پر رکھو۔ سجدے کی تسبیح یعنی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی
تین یا پانچ مرتبہ کہو۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے اُٹھو اور سیدھے بیٹھ جاؤ۔ پھر
تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ اسی طرح کرو۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ
اُٹھتے وقت زمین پر ہاتھ نہ ٹیکو۔ سجدوں تک ایک رکعت پوری ہو گئی
اب دوسری رکعت شروع ہوئی۔ تسمیہ پڑھ کر الحمد شریف پڑھو۔ اور
کوئی اور سورۃ ملاؤ۔ پھر رکوع، قومہ اور دونوں سجدے کر کے اُٹھ کر بیٹھ جاؤ
پہلے تشہد پڑھو، پھر درود شریف پھر دُعا پڑھو۔ پھر سلام پھیرو
پہلے داہنی طرف پھر بائیں طرف۔ سلام پھیرتے وقت داہنی اور بائیں
طرف مُنہ موڑ لو۔ یہ دو رکعت نماز پوری ہو گئی۔ سلام پھیرنے کے بعد
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَاذَا الْجَلَالِ
وَالْاِکْرَامِ پڑھو۔ اور ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگو۔ ہاتھ بہت زیادہ نہ اُٹھاؤ
یعنی مونڈھوں سے اونچے نہ کرو۔ دعا سے فارغ ہو کر دونوں ہاتھ مُنہ پر پھیر لو

سوال دونوں سجدوں کے درمیان میں اور تشہد پڑھنے کی حالت میں
کس طرح بیٹھنا چاہیے؟

جواب داہنا پاؤں کھڑا رکھو۔ اور اُس کی انگلیاں قبلے کی طرف
رہیں اور بایاں پاؤں بچھا کر اُس پر بیٹھ جاؤ۔ بیٹھنے کی حالت میں دونوں
ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے چاہئیں!

سوال امام اور منفرد اور مقتدی کی نمازوں میں کچھ فرق ہوتا ہے یا نہیں؟
جواب ہاں۔ امام اور منفرد اور مقتدی کی نماز میں تھوڑا سا فرق ہے۔ وہ فرق یہ ہے کہ امام اور منفرد پہلی رکعت میں ثنا کے بعد اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الخ اور بِسْمِ اللّٰہِ الخ پڑھ کر اَلْحَمْد شریف اور سورۃ پڑھتے ہیں اور دوسری رکعت میں بِسْمِ اللّٰہِ اور الحمد شریف اور سورۃ پڑھتے ہیں مگر مقتدی کو صرف پہلی رکعت میں ثنا پڑھ کر دونوں رکعتوں میں چپکا کھڑا رہنا چاہیے!
دوسرا فرق یہ ہے کہ رکوع سے اٹھتے وقت امام اور منفرد سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے ہیں اور منفرد تسمیع کے ساتھ تحمید بھی کہہ سکتا ہے مگر مقتدی کو صرف رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا چاہیے!
سوال نماز کی تین یا چار رکعتیں پڑھنی ہوں تو کس طرح پڑھیں؟
جواب دو رکعتیں تو اسی قاعدے سے پڑھی جائیں جو اوپر بیان ہوا مگر قعدہ میں اَلتَّحِیَّات اور تشہد کے بعد درود شریف نہ پڑھیں بلکہ اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر کھڑے ہو جائیں۔ پھر اگر نماز واجب یا سنت یا نفل ہو تو دو رکعتیں پہلی دو رکعتوں کی طرح پڑھ لیں اور اگر نماز فرض ہے تو تیسری رکعت اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۃ نہ ملائیں۔ باقی اور سب اسی طرح پڑھیں جیسے پہلی دو رکعتیں پڑھی ہیں!
سوال نماز سنت یا نفل کی تین رکعتیں بھی پڑھی جاتی ہیں یا نہیں؟
جواب نماز سنت یا نفل کی تین رکعتیں نہیں ہوتیں۔ دو یا چار رکعتیں ہی پڑھی جاتی ہیں!

سوال رکوع کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب رکوع اس طرح کرنا چاہیئے کہ کمر اور سر برابر رہیں۔ یعنے سر نہ کمر سے اونچا رہے، نہ نیچا ہو جائے۔ اور دونوں ہاتھ پسلیوں سے علیحدہ رہیں۔ اور گھٹنوں کو ہاتھوں سے مضبوط پکڑ لیا جائے!

سوال سجدہ کرنے کا ٹھیک طریقہ کیا ہے؟

جواب سجدہ اس طرح کرنا چاہیئے کہ ہاتھوں کے پنجے زمین پر رہیں اور کلائیاں اور کہنیاں زمین سے اونچی رہیں۔ اور پیٹ رانوں سے علیحدہ رہے۔ اور دونوں ہاتھ پسلیوں سے الگ رہیں!

سوال نماز کے بعد انگلیوں پر شمار کر کے کیا پڑھتے ہیں؟

جواب سُبْحَانَ اللهِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ بار اَللهُ اَكْبَرُ ۳۴ بار پڑھنا چاہیئے۔ اِس کا بہت بڑا ثواب ہے!
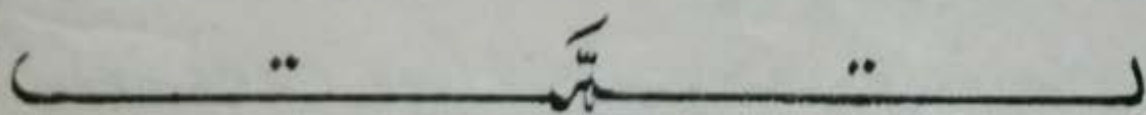
تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر ختم ہوا

فہرست مضامین تعلیم الاسلام نمبر (۱)

تمت

تفسیر حقانی کامل

مؤلفہ مولٰینا عبدالحق مرحوم

اس سے بہتر اردو میں آجتک کوئی تفسیر نہیں لکھی گئی اسکو علما و طلبہ و صوفیہ کرام اور معمولی اردو خوان اپنی اپنی سمجھ کے موافق مستفید ہو سکتے ہیں نہایت معتبر تفسیر ہو مناظرہ کرنیوالے صحاب کے بھی بہت کار آمد ہو. مذاہب باطلہ کی تردید اور مخالفین اسلام کے شکوک کے رفع کا پورا پورا التزام کیا گیا ہو اس سے قبل کئی مرتبہ یہ تفسیر چھپ کے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو چکی ہو اب عرصہ دراز سے نایاب تھی مشتاقین علوم اسکے واسطے بیچین تھے خدائے تعالیٰ کا شکر ہے اب پھر آٹھ جلدوں میں چھپکر تیار ہو گئی ہو. جلد اول (یعنی مقدمہ) دو روپیہ عہ. باقی سات جلدوں کی قیمت چار - چار روپیہ. کامل کی پچیس روپیہ (عـــہ) ہو +

عقائد الاسلام

انسان چاہے کتنی ہی عبادت کرے جبتک اعتقاد درست نہوگا بخشش کی امید نہیں علمائے کرام نے علم عقائد میں عربی میں بڑی بڑی کتابیں لکھی ہیں۔ اردو میں کوئی کتاب ایسی نہیں تھی کہ عام لوگ اسکو دیکھکر اہل سنت والجماعت کے عقائد معلوم کرتے. مولانا عبدالحق مرحوم نے اس ضرورت کو دیکھکر اردو میں عقائد الاسلام تالیف کر کے اس ضرورت کو رفع کر دیا. ہر مسلمان کو چاہیئے اس کتاب کو دیکھکر یا سنکر اپنے عقیدہ کو درست کر کے نجاتِ اخروی حاصل کرے قیمت ایکروپیہ آٹھ آنہ. محصول علیحدہ ہو.

فتوح الغیب +

یہ کتاب حضرت قطب الاقطاب شیخ عبدالقادر گیلانی قدس سرہ کی تصنیف ہو. اسکے مطالعہ سے تصوف کی اصلی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے اول سے آخر تک اسمیں توحید ہی توحید ہو. حضرت شیخ قدس سرہ نے اس کتاب میں دکھا دیا ہے کہ شریعت اور طریقت ایک ہی چیز ہو دو نہیں ہیں بلکہ شریعت کے کمال ہی کا نام طریقت ہو حضرت شیخ قدس سرہ نے جو بات تصوف کی بیان کی ہو اسکے استدلال میں قرآن مجید کی آیت یا حدیث شریف پیش کی ہو یہ کتاب پیر کامل ہو اس کتاب سے مبتدی اور منتہی دونوں اپنی اپنی استعداد کے موافق مستفیض ہو سکتے ہیں. یہ کتاب عربی میں مع شرح فارسی مصنفہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے چھپتی رہی اب عوام کے فائدہ کی غرض سے معہ ترجمہ اردو چھاپی گئی ہو ایک کالم میں اصل کتاب عربی ہو دوسرے کالم میں بالمقابل اردو ترجمہ ہو قیمت قریب لاگت کے (عہ) محصول علیحدہ

ملنے کا پتہ:- حافظ محمد عبدالغنی. کتبخانہ رحیمیہ سنہری مسجد دہلی

کل تعداد اشاعت تعلیم الاسلام نمبر (۱) بشمول طبع یازدہم ایک لاکھ بائیس ہزار

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَ اَھْلِیْکُمْ نَارًا

الحمد للہ والمنة کہ مسلمان بچوں کی مذہبی تعلیم کے لئے

سلسلہ

تعلیم الاسلام

کا

دوسرا نمبر ۲

مؤلفہ

حضرت علامہ مولانا مولوی مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

شاہجہانپوری ثم الدہلوی صدر مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

سنہ ۱۳۴۰ھ

جید برقی پریس دہلی میں طبع ہوا

بار نہم (ملنے کا پتہ) حافظ محمد عبد الغنی۔ کتب خانہ رحیمیہ سنہری مسجد دہلی (بیس ہزار)

عرضِ حال

برادرانِ اسلام! یہ چھوٹا سا رسالہ جو آپ کی خدمتمیں حاضر ہی. ایک مفید وضروری سلسلہ کا دوسرا نمبر ہی۔ اِسکے بعد انشاء اللہ تعالی اور نمبر بھی آپکی نظر انور کے سامنے آئینگے یعنی غالبًا سات نمبروں میں بچوں کے لیے عقائد و مسائل کی کافی معلومات کا ذخیرہ سلیس اُردو زبان میں جمع ہو جائیگا اِس سے پہلے بھی کئی سلسلے زبانِ اُردو میں تعلیم دینیات کے لیے لکھے گئے ہیں لیکن خاکسار نے صرف تحصیل ثواب کی غرض سے اس سلسلہ کو شروع کیا اور حتی الامکان آسان اور مفید تر بنانے کی کوشش کی۔ ضروری عقائد بھی شامل کر دیئے ہیں۔ اُمید ہو کہ ارباب نظر پسند فرمائیں گے۔ خدا تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اس ناچیز تالیف اور ترتیب کو مقبول فرمائے۔ اور اہل اِسلام کو اس سے نفع پہنچائے۔ آمین

خاکسار

محمد کفایت اللہ غفرلہٗ

شاہجہانپوری ثم الدھلوی

شعبان ۱۳۴۸ھ

تعلیم الاسلام کا پہلا شعبہ

المعروف بہ

تعلیم الایمان یا اسلامی عقائد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سوال۔ اسلام کی بنیاد کتنی چیزوں پر ہے ؟

جواب۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے !

سوال۔ وہ پانچ چیزیں جن پر اسلام کی بنیاد ہے کیا کیا ہیں ؟

جواب۔ وہ پانچ چیزیں یہ ہیں :-

اوّل کلمۂ طیبہ یا کلمۂ شہادت کے مطلب کو دل سے ماننا اور زبان سے اقرار کرنا۔ دوسرے نماز پڑھنا تیسرے زکوٰۃ دینا چوتھے رمضان شریف کے روزے رکھنا۔ پانچویں حج کرنا !

سوال۔ کلمۂ طیبہ کیا ہے اور اُس کے معنی کیا ہیں ؟

جواب۔ کلمۂ طیبہ یہ ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ! اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے بھیجے ہوئے رسول ہیں !

سوال۔ کلمۂ شہادت کیا ہے اور اُس کے معنی کیا ہیں؟

جواب۔ کلمۂ شہادت یہ ہے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور اس کے معنی یہ ہیں گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ خداتعالیٰ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ حضرت محمد صلعم[۱] خداتعالےٰ کے بندے اور رسول ہیں!

سوال۔ کیا بغیر معنے اور مطلب سمجھے ہوئے صرف زبان سے کلمہ پڑھ لینے سے آدمی مسلمان ہو جاتا ہے؟

جواب۔ نہیں بلکہ معنے سمجھ کر دل سے یقین کرنا اور زبان سے اقرار کرنا ضروری ہے!

سوال۔ دل سے یقین اور زبان سے اقرار کرنیکو کیا کہتے ہیں؟

جواب۔ ایمان لانا کہتے ہیں!

سوال۔ گونگا آدمی زبان سے اقرار نہیں کرسکتا تو اس کا ایمان لانا کیسے معلوم ہوگا؟

جواب۔ اس کے لئے قدرتی مجبوری کی وجہ سے اشارہ کردینا کافی سمجھا جائے گا یعنی وہ اشارے سے یہ ظاہر کردے کہ خداتع[۲] ایک ہے۔ اور حضرت محمد صلعم خداتعالیٰ کے پیغمبر ہیں!

سوال۔ مسلمانوں کو کتنی چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے؟

جواب۔ سات چیزوں پر جن کا ذکر اس ایمان مُفصّل میں ہے۔

---

[۱] جہاں یہ لفظ لکھا جائے وہاں صلے اللہ علیہ وسلم پڑھنا چاہیئے ۱۲

[۲] جہاں یہ نشان ہو وہاں تعالیٰ پڑھنا چاہیئے ۱۲

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ط

اس کے معنی یہ ہیں۔ ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر اور اُسکے فرشتوں پر اور اُس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں (پیغمبروں) پر اور قیامت کے دن پر اور اس بات پر کہ دنیا میں جو کچھ اچھا یا بُرا ہوتا ہے سب تقدیر سے ہوتا ہے اور اس بات پر کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہونا ہے!

خدا تعالیٰ کے ساتھ مُسلمانوں کے عقیدے

سوال - خدا تعالیٰ کے ساتھ مُسلمانوں کو کیا عقیدے رکھنے چاہئیں؟

جواب (۱) خدا تعالیٰ ایک ہے (۲) خدا تعالیٰ ہی عبادت اور بندگی کے لائق ہے۔ اور اس کے سوائے کوئی بندگی کے لائق نہیں (۳) اُس کا کوئی شریک نہیں (۴) وہ ہر بات کو جانتا ہے کوئی چیز اُس سے پوشیدہ نہیں (۵) وہ بڑی طاقت اور قدرت والا ہے (۶) اسی نے زمین - آسمان - چاند - سورج - ستارے - فرشتے - آدمی - جن - غرض تمام جہان کو پیدا کیا ہے اور وہی تمام دنیا کا مالک ہے (۷) وہی مارتا ہے - وہی جلاتا ہے یعنے مخلوق کی زندگی اور موت اسی کے حکم سے ہوتی ہے (۸) وہی تمام مخلوق کو روزی دیتا ہے (۹) وہ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے نہ سوتا ہے (۱۰) وہ خود بخود ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا (۱۱) اس کو کسی نے پیدا نہیں کیا (۱۲) نہ اس کا باپ ہے نہ بیٹا نہ بیٹی - نہ بیوی - نہ کسی سے اُس کا رشتہ ناتا - وہ ان تمام

تعلقات سے پاک ہے (۱۳) سب اُس کے محتاج ہیں وہ کسیکا محتاج نہیں۔ اور اُس کو کسی چیز کی حاجت نہیں (۱۴) وہ بے مثل ہے کوئی چیز اُس کے مشابہ یعنے اُس جیسی نہیں (۱۵) وہ تمام عیبوں سے پاک ہے (۱۶) وہ مخلوق جیسے ہاتھ پاؤں۔ ناک۔ کان۔ اور شکل و صورت سے پاک ہے اُس نے فرشتوں کو پیدا کر کے دنیا کے انتظاموں اور خاص خاص کاموں پر مقرر فرمادیا ہے (۱۷) اُس نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے پیغمبر بھیجے کہ لوگوں کو سچا مذہب سکھائیں۔ اچھی باتیں بتائیں۔ اور بُری باتوں سے بچائیں ؛

مَلائکہ (فرشتے)

سوال۔ ملائکہ (فرشتے) کون ہیں؟

جواب۔ فرشتے خدا تعالیٰ کی ایک مخلوق ہیں۔ نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ ہماری نظروں سے غائب ہیں۔ نہ مرد ہیں نہ عورت خدا کی نافرمانی اور گناہ نہیں کرتے جن کاموں پر خدا تعالےٰ نے اُنہیں مقرر فرمادیا ہے اُنہیں میں لگے رہتے ہیں!

سوال۔ فرشتے کتنے ہیں؟

جواب۔ فرشتوں کی گنتی خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ہاں اتنا ہمیں معلوم ہے کہ فرشتے بہت ہیں اور اُن میں چار فرشتے مقرّب اور مشہور ہیں!

سوال۔ مقرب اور مشہور چار فرشتے کون کون ہیں؟

جواب۔ اوّل حضرت جبرئیل علیہ السّلام جو خدا تعالیٰ کی کتابیں

اور احکام اور پیغام پیغمبروں کے پاس لاتے تھے۔ دوسرے حضرت اسرافیل علیہ السلام جو قیامت میں صور پھونکیں گے تیسرے حضرت میکائیل علیہ السلام۔ جو بارش کا انتظام کرنے اور مخلوق کو روزی پہنچانے کے کام پر مقرر ہیں۔ چوتھے حضرت عزرائیل علیہ السلام ہیں جو مخلوق کی جان نکالنے پر مقرر ہیں +

خدائے تعالیٰ کی کتابیں

سوال۔ خدا تعالیٰ کی کتابیں کتنی ہیں؟

جواب۔ خدا تعالیٰ کی چھوٹی بڑی بہت سی کتابیں پیغمبروں پر نازل ہوئیں مگر بڑی کتابوں کو کتاب اور چھوٹی کتابوں کو صحیفے کہتے ہیں۔ چار کتابیں مشہور ہیں۔

سوال۔ چار مشہور آسمانی کتابیں کون کون ہیں۔ اور کن کن پیغمبروں پر نازل ہوئیں؟

جواب۔ توریت۔ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ زبور۔ جو حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ انجیل۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ قرآن مجید۔ جو ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

سوال۔ صحیفے کتنے ہیں اور کن کن پیغمبروں پر نازل ہوئے؟

جواب۔ صحیفوں کی تعداد معلوم نہیں۔ ہاں کچھ صحیفے حضرت آدم علیہ السلام پر اور کچھ حضرت شیث علیہ السلام پر۔ اور کچھ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہوئے۔ اِن کے علاوہ اور بھی صحیفے ہیں

جو بعض پیغمبروں پر نازل ہوتے +

خدا کے رسُول (پیغمبر علیہم السّلام)

سوال۔ رسول کون ہوتے ہیں؟

جواب۔ رسول خداتعالےٰ کے بندے اور انسان ہوتے ہیں خداتعالےٰ اُنہیں اپنے بندوں تک احکام پہنچانے کے لئے مقرر فرماتا ہے وہ سچے ہوتے ہیں کبھی جھوٹ نہیں بولتے گناہ نہیں کرتے۔ خداتعالیٰ کے حکم سے مُعجزے دکھلاتے ہیں خداتعالیٰ کے پیغام پورے پورے پہنچا دیتے ہیں۔ اُن میں کمی بیشی نہیں کرتے۔ نہ کسی پیغام کو چھپاتے ہیں!

سوال۔ نبی کے کیا معنے ہیں؟

جواب۔ نبی کے بھی یہی معنے ہیں کہ وہ خداتعالیٰ کے بندے اور انسان ہوتے ہیں۔ خداتعالیٰ کے اَحکام بندوں تک پہنچاتے ہیں۔ سچے ہوتے ہیں۔ جھوٹ نہیں بولتے۔ گناہ نہیں کرتے۔ خداتعالیٰ کے حکموں میں کمی زیادتی نہیں کرتے۔ کسی حکم کو چھپاتے نہیں

سوال۔ نبی اور رسول میں کچھ فرق ہے یا دونوں کے ایک معنیٰ ہیں؟

جواب۔ نبی اور رسول میں تھوڑا سا فرق ہے۔ وہ یہ کہ رسُول تو اُس پیغمبر کو کہتے ہیں جس کو نئی شریعت اور کتاب دی گئی ہو اور نبی ہر پیغمبر کو کہتے ہیں چاہے اُسے نئی شریعت اور کتاب دی گئی ہو یا نہ دی گئی ہو۔ بلکہ وہ پہلی شریعت اور کتاب کا تابع ہو!

سوال۔ کیا کوئی آدمی اپنی کوشش اور عبادت سے نبی بن سکتا ہے؟

جواب - نہیں - بلکہ جسے خدا تعالیٰ بنائے وہی نبی بنتا ہے مطلب یہ کہ نبی اور رسول بننے میں آدمی کی کوشش اور ارادے کو دخل نہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ مرتبہ عطا کیا جاتا ہے۔

سوال - رسول اور نبی کتنے ہیں؟

جواب - دنیا میں بہت سے رسول اور نبی آئے - لیکن ان کی ٹھیک تعداد خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے - ہمیں تمہیں اسی طرح ایمان لانا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے جتنے رسول بھیجے ہم اُن سب کو برحق اور رسول مانتے ہیں!

سوال - سب سے پہلے پیغمبر کون ہیں؟

جواب - سب سے پہلے پیغمبر حضرت آدم علیہ السّلام ہیں!

سوال - سب سے پچھلے پیغمبر کون ہیں؟

جواب - سب سے پچھلے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں!

سوال - حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی پیغمبر آئے گا یا نہیں؟

جواب - نہیں - کیونکہ پیغمبری اور نبوت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی - آپ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا آپ کے بعد جو شخص پیغمبری کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے!

سوال - رسولوں میں سب سے افضل رسول کون ہیں؟

جواب - ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں اور رسولوں سے افضل اور بزرگ ہیں - خدا تعالیٰ کے تو آپ بھی بندے اور تابعدار ہیں - ہاں خدا تعالیٰ کے بعد آپ کا مرتبہ سب سے زیادہ بڑھا ہوا ہے!

قیامت کا بیان

سوال۔ قیامت کا دِن کِس دِن کو کہتے ہیں؟

جواب۔ قیامت کا دِن اُس دِن کو کہتے ہیں جس دِن تمام آدمی اور جاندار مر جائیں گے اور تمام دُنیا فنا ہو جائے گی۔ پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑتے پھریں گے۔ ستارے ٹوٹ کر گر پڑیں گے۔ غرض ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر فنا ہو جائے گی!

سوال۔ تمام آدمی اور جاندار کیسے مر جائیں گے؟

جواب۔ حضرت اسرافیل علیہ السّلام صور پھونکیں گے۔ اُس کی آواز اس قدر ڈراؤنی اور سخت ہو گی کہ اس کے صدمے سے سب مر جائیں گے اور ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر فنا ہو جائے گی!

سوال۔ قیامت کب آئے گی؟

جواب۔ قیامت آنے والی ہے۔ لیکن اُس کا ٹھیک وقت خدائے تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اِتنا معلوم ہے کہ جمعہ کا دِن اور محرّم کی دسویں تاریخ ہو گی اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی کچھ نشانیاں بتلادی ہیں۔ اِن نشانیوں کو دیکھ کر قیامت کا قریب آجانا معلوم ہو سکتا ہے!

سوال۔ قیامت کا نشانیاں کیا ہیں؟

جواب۔ حضور صلعم نے فرمایا ہے کہ جب دنیا میں گناہ زیادہ ہونے لگیں اور لوگ اپنے ماں باپ کی نافرمانی اور اُن پر سختیاں کرنے لگیں اور امانت میں خیانت ہونے لگے۔ اور گانے بجانے۔ ناچ رنگ

کی زیادتی ہو جائے۔ اور پچھلے لوگ پہلے بزرگوں کو برا کہنے لگیں بے علم اور کم علم لوگ پیشوا بن جائیں۔ چرواہے وغیرہ کم درجے کے لوگ بڑی بڑی اونچی اونچی عمارتیں بنانے لگیں۔ ناقابل لوگوں کو بڑے بڑے عہدے ملنے لگیں تو سمجھو کہ قریب آگئی ہے ؛

تقدیر کا بیان

سوال۔ تقدیر کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ ہر بات اور ہر اچھی اور بری چیز کیلئے خدا تعالیٰ کے علم میں ایک اندازہ مقرر ہے۔ اور ہر چیز کے پیدا کرنے سے پہلے خدا تعالیٰ اُسے جانتا ہے خدا تعالیٰ کے اسی علم اور اندازے کو تقدیر کہتے ہیں۔ کوئی اچھی یا بری بات خدا تعالیٰ کے علم اور اندازے سے باہر نہیں!

مرنے کے بعد زندہ ہونا

سوال۔ مرنے کے بعد زندہ ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ قیامت میں سب چیزیں فنا ہو جائیں گی۔ پھر اسرافیل علیہ السلام دوبارہ صور پھونکیں گے تو سب چیزیں موجود ہو جائینگی۔ آدمی بھی زندہ ہو جائینگے۔ میدان محشر میں خدا تعالیٰ کے سامنے پیشی ہوگی حساب لیا جائیگا۔ اور اچھے برے کاموں کا بدلہ دیا جائیگا جس روز یہ کام ہوں گے اُس دِن کو یَوْمُ المَحْشَر (یعنی جمع کئے جانے کا دِن) یَوْمُ الجَزاء اور یَوْمُ الدِّین (یعنی بدلہ دینے کا دن) اور یَوْمُ الحِساب (یعنی حساب کا دِن) کہتے ہیں!

سوال۔ ایمان مُفصّل میں جن سات چیزوں کا ذکر ہے اُن میں سے اگر کوئی دو ایک باتوں کو نہ مانے تو کیا وہ مسلمان ہو سکتا ہے؟

جواب۔ ہرگز نہیں جب تک خدا تعالیٰ کی توحید اور پیغمبروں کی پیغمبری اور خدا تعالیٰ کی کتابوں۔ اور خدا تعالیٰ کے فرشتوں اور قیامت کے دن اور تقدیر اور مرنیکے بعد زندہ ہونیکو نہ مانے۔ ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا!

سوال۔ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزوں پر اسلام کی بنیاد بیان فرمائی ہے۔ اور ان میں فرشتوں اور خدا تعالیٰ کی کتابوں اور قیامت اور تقدیر وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں ہے؟

جواب۔ ان پانچ چیزوں میں حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانیکا ذکر ہے اور جب کوئی شخص حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا تو اُسے آپ کی بتائی ہوئی تمام باتیں ماننی ضروری ہوں گی۔ اور خدا تعالےٰ کی کتاب جو حضرت صلعم لائے ہیں اس پر ایمان لانا بھی ضروری ہوگا۔ یہ سب باتیں جن کا ایمان مُفصّل میں ذکر ہے خدا تعالیٰ کی کتاب قرآنمجید اور پیغمبر صلعم کے بیان سے ثابت ہیں!

سوال۔ ان سب باتوں کا دل سے یقین اور زبان سے اقرار کرے لیکن نماز نہ پڑھے۔ یا زکوٰۃ نہ دے۔ یا روزہ نہ رکھے۔ یا حج نہ کرے تو وہ مسلمان ہے یا نہیں؟

جواب۔ ہاں مسلمان تو ہے لیکن سخت گنہگار اور خدا تعالےٰ کا نافرمان ہے۔ ایسے شخص کو فاسق کہتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے گناہوں کی سزا پاکر اخیر میں چھٹکارا پائیں گے +

پہلا شعبہ تمام ہوا

تعلیم الاسلام کا دوسرا شعبہ

المعروف بہ

تعلیم الارکان یا اسلامی اعمال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

سوال۔ اسلامی اعمال سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنیاد ہے۔ ان میں سے پہلی بات کو ایمان کہتے ہیں۔ اور اس کا بیان پہلے شعبے میں اسلامی عقائد کے نام سے تم پڑھ چکے ہو۔ باقی چار چیزوں یعنے نماز زکوٰۃ۔ روزہ رمضان۔ حج بیت اللہ کو اسلامی اعمال کہتے ہیں اس دوسرے حصے میں نماز کا بیان ہے +

نماز

سوال۔ نماز کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ نماز خدا تعالیٰ کی عبادت اور بندگی کرنیکا ایک خاص طریقہ

ہے جو خدا تعالیٰ نے اور اُس کے پیغمبر صلعم نے بندوں کو سکھایا ہے!

سوال۔ نماز پڑھنے سے پہلے کن چیزوں کی ضرورت ہے؟

جواب۔ نماز پڑھنے سے پہلے سات چیزوں کی ضرورت ہے۔ جن کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اِن چیزوں کو شرائط نماز اور فرض کہتے ہیں

سوال۔ وہ سات چیزیں جو نماز سے پہلے ضروری ہیں کیا کیا ہیں؟

جواب۔ اول بدن کا پاک ہونا۔ دوسرے کپڑوں کا پاک ہونا۔ تیسرے جگہ کا پاک ہونا۔ چوتھے ستر کا چھپانا۔ پانچویں نماز کا وقت ہونا۔ چھٹے قبلہ کی طرف مُنہ کرنا۔ ساتویں نیت کرنا ؛

نماز کی پہلی شرط کا بیان

سوال۔ بدن پاک ہونے سے کیا مُراد ہے؟

جواب۔ بدن پاک ہونے سے یہ مُراد ہے کہ بدن پر کسی قسم کی نجاست یعنے پلیدی نہ ہو!

سوال۔ نجاست کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب۔ نجاست یعنے ناپاکی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک حقیقی۔ دوسری حکمی!

سوال۔ نجاست حقیقی کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ وہ ظاہری ناپاکی جو دیکھنے میں آسکے نجاست حقیقیہ کہلاتی ہے جیسے پیشاب۔ پاخانہ۔ خون۔ شراب!

سوال۔ نجاستِ حکمیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ وہ ناپاکی جو شریعت کے حکم سے ثابت ہو۔ مگر

دیکھنے میں نہ آسکے، نجاستِ حکمیہ کہلاتی ہے۔ جیسے بے وضو ہونا۔ غسل کی حاجت ہونا!

سوال۔ نماز کے لئے کس نجاست سے بدن پاک ہونا شرط ہو؟

جواب۔ دونوں قسم کی نجاست سے بدن پاک ہونا ضروری ہو!

سوال۔ نجاستِ حکمیہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب۔ دو قسمیں ہیں۔ ایک چھوٹی نجاستِ حکمیہ۔ اسے حدثِ اصغر کہتے ہیں۔ اور دوسری بڑی نجاستِ حکمیہ۔ اسے حدثِ اکبر اور جنابت کہتے ہیں!

سوال۔ چھوٹی نجاستِ حکمیہ سے بدن پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب۔ چھوٹی نجاستِ حکمیہ سے بدن وضو کرنے سے پاک ہو جاتا ہے!

وضو کا بیان

سوال۔ وضو کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ وضو اُسے کہتے ہیں کہ آدمی جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرے تو صاف برتن میں پاک پانی لیکر پہلے گٹوں تک ہاتھ دھوئے۔ پھر تین بار کلی کرے۔ مسواک کرے۔ پھر تین بار ناک میں پانی ڈالے۔ اور ناک صاف کرے۔ پھر تین بار منہ دھوئے پھر کہنیوں تک دونوں ہاتھ دھوئے پھر سر اور کانوں کا مسح کرے پھر دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے۔ وضو کرنیکا طریقہ تعلیم الاسلام نمبر۱ میں تم پڑھ چکے ہو!

سوال۔ وضو میں کیا یہ سب باتیں ضروری ہیں؟

جواب۔ وضو میں بعض باتیں ضروری ہیں جن کے چھوٹ جانے سے وضو نہیں ہوتا۔ انھیں فرض کہتے ہیں۔ اور بعض باتیں ایسی ہیں جن کے چھوٹ جانے سے وضو ہو جاتا ہے مگر ناقص ہوتا ہے۔ انہیں سنّت کہتے ہیں اور بعض باتیں ایسی ہیں کہ اُن کے کرنے سے ثواب زیادہ ہوتا ہے اور چھوٹ جانے سے کوئی نقصان نہیں ہوتا اُنھیں مُستَحَب کہتے ہیں!

سوال۔ وضو میں فرض کتنے ہیں؟

جواب۔ وضو میں چار فرض ہیں!

(۱) پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک منہ دھونا (۲) دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا (۴) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا!

سوال۔ وضو میں کتنی سُنّتیں ہیں؟

جواب۔ وضو میں تیرہ سنتیں ہیں!

(۱) نیت کرنا (۲) بسم اللہ پڑھنا (۳) پہلے تین بار دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا (۴) مسواک کرنا (۵) تین بار کلی کرنا (۶) تین بار ناک میں پانی ڈالنا (۷) ڈاڑھی کا خلال کرنا (۸) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا (۹) ہر عضو کو تین بار دھونا۔ (۱۰) ایک بار تمام سر کا مسح کرنا۔ یعنے بھیگا ہوا ہاتھ پھیرنا (۱۱) دونوں کانوں کا مسح کرنا (۱۲) ترتیب سے وضو کرنا (۱۳) پے درپے

وضو کرنا کہ ایک عضو خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرا دھولے!

سوال۔ وضو میں مستحب کتنے ہیں؟

جواب۔ وضو میں پانچ چیزیں مستحب ہیں۔

(۱) دائیں طرف سے شروع کرنا! بعض علما نے اسے سنتوں میں شمار کیا ہے اور وہی قوی ہے (۲) گردن کا مسح کرنا (۳) وضو کے کام کو خود کرنا۔ دوسرے سے مدد نہ لینا (۴) قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھنا (۵) پاک اور اونچی جگہ پر بیٹھکر وضو کرنا!

سوال۔ وضو میں کتنی چیزیں مکروہ ہیں؟

جواب۔ وضو میں چار چیزیں مکروہ ہیں!

(۱) ناپاک جگہ پر وضو کرنا (۲) سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۳) وضو کرنے میں دنیا کی باتیں کرنا (۴) سنت کے خلاف وضو کرنا!

سوال۔ کتنی چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب۔ آٹھ چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ انہیں نواقض وضو کہتے ہیں!

(۱) پاخانہ یا پیشاب کرنا۔ یا ان دونوں راستوں سے کسی اور چیز کا نکلنا (۲) ریح یعنے ہوا کا پیچھے سے نکلنا (۳) بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ کا نکلکر بہ جانا (۴) منہ بھر کے قے کرنا (۵) لیٹ کر یا سہارا لگا کر سو جانا (۶) بیماری یا کسی اور وجہ سے بیہوش ہو جانا (۷) مجنون یعنے دیوانہ ہو جانا (۸) نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا +

غسل کا بیان

سوال۔ بڑی نجاست حکمیہ یعنے حدث اکبر اور جنابت سے بدن پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب۔ حدث اکبر یا جنابت سے بدن غسل کرنے سے پاک ہو جاتا ہے!

سوال۔ غسل کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ غسل کے معنی نہانا ہے۔ مگر نہانے کا شریعت میں ایک خاص طریقہ ہے!

سوال۔ غسل کا کیا طریقہ ہے؟

جواب۔ غسل کا طریقہ یہ ہے۔ کہ اوّل دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے پھر استنجا کرے۔ اور بدن سے حقیقی نجاست دھو ڈالے پھر وضو کرے پھر تمام بدن کو تھوڑا پانی ڈالکر ہاتھ سے ملے۔ پھر سارے بدن پر تین مرتبہ پانی بہائے۔ کلی کرے ناک میں پانی ڈالے

سوال۔ غسل میں فرض کتنے ہیں؟

جواب۔ غسل میں تین فرض ہیں۔ کلی کرنا۔ ناک میں پانی ڈالنا۔ تمام بدن پر پانی بہانا!

سوال۔ غسل میں سنتیں کتنی ہیں؟

جواب۔ غسل میں پانچ سنتیں ہیں۔ دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔ استنجا کرنا۔ اور جس جگہ بدن پر نجاست لگی ہوئے دھونا۔ ناپاکی دور کرنے کی نیت کرنا۔ پہلے وضو کر لینا۔ تمام بدن پر تین بار پانی بہانا +

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

سوال۔ کس قسم کے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے؟

جواب۔ تین قسم کے موزوں پر مسح جائز ہے اوّل چمڑے کے موزے جن سے پانوں ٹخنوں تک چھپے رہیں دُوسرے وہ اونی سوتی موزے جن میں چمڑے کا تلا لگا ہوا ہو تیسرے وہ اونی سوتی موزے جو اسقدر موٹے اور گاڑھے ہوں کہ خالی موزے پہنکر تین چار میل راستہ چلنے سے نہ پھٹیں!

سوال۔ موزوں پر کب مسح جائز ہے؟

جواب۔ جب وضو کرکے یا پاؤں دھو کر موزے پہنے ہوں پھر وضو ٹوٹنے کی حالت میں موزے پہنے ہوئے ہو!

سوال۔ ایک دفعہ کے پہنے ہوئے موزوں پر کتنے دنوں تک مسح جائز ہے؟

جواب۔ اگر آدمی اپنے گھر یا رہنے کی جگہ ہو تو ایک دن اور ایک رات موزوں پر مسح کرے۔ اور سفر میں ہو تو تین دن تین رات تک مسح جائز ہے!

سوال۔ موزے پر کس طرح مسح کرے؟

جواب۔ اوپر کی طرف کرنا چاہیئے تلووں کی طرف یا ایڑی کی طرف مسح کرنے سے مسح نہیں ہوتا!

سوال۔ وضو اور غسل دونوں میں موزوں پر مسح جائز ہے یا نہیں

جواب۔ وضو میں موزوں کا مسح جائز ہے غسل میں نہیں!

سوال۔ مسح کس طرح کرے؟

جواب۔ ہاتھ کی انگلیاں پانی سے بھگو کر تین انگلیاں پاؤں کے پنجے پر رکھ کر اوپر کی طرف کھینچے۔ انگلیاں پوری پوری رکھے صرف ان کے سرے رکھنا کافی نہیں!

سوال۔ پھٹے ہوئے موزے پر مسح جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ اگر موزہ اتنا پھٹ گیا کہ پاؤں کی تین چھوٹی انگلیوں کے برابر پاؤں کھل گیا یا چلنے میں کھل جاتا ہے تو اس پر مسح جائز نہیں اور اس سے کم پھٹا ہو تو جائز ہے +

جبیرہ پر مسح کرنے کا بیان

سوال۔ جبیرہ کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ جبیرہ وہ لکڑی ہے جو ٹوٹی ہڈی درست کرنے کے لئے باندھی جاتی ہے مگر یہاں جبیرہ سے وہ لکڑی یا زخم کی پٹی یا مرہم کا پھایہ جو کچھ بھی ہو مراد ہے!

سوال۔ اس لکڑی یا پٹی یا پھایہ پر مسح کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ اگر اس لکڑی یا پٹی کا کھولنا اور پھایہ کا اکھاڑنا نقصان پہنچائے یا سخت تکلیف ہوتی ہو تو اس لکڑی اور پٹی اور پھایہ پر مسح کر لینا جائز ہے!

سوال۔ کتنی پٹی پر مسح کرے؟

جواب۔ ساری پٹی پر مسح کرنا چاہیئے خواہ اُس کے نیچے زخم ہو یا نہ ہو!

سوال۔ اگر پٹی کھولنے سے نقصان اور تکلیف نہ ہو تو کیا حکم ہے؟
جواب۔ اگر زخم کو پانی سے دھونا نقصان نہ کرے تو دھونا ضروری ہے اور پانی سے دھونا نقصان کرے لیکن مسح نقصان نہ کرے تو زخم پر مسح کرنا واجب ہے۔ اور جب زخم پر مسح کرنا بھی نقصان کرے اس وقت پٹی یا پھایہ پر مسح کرنا جائز ہے÷

نجاستِ حقیقیہ کا بیان

سوال۔ نجاستِ حقیقیہ کی کتنی قسمیں ہیں؟
جواب۔ نجاستِ حقیقیہ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک نجاستِ غلیظہ۔ دوسری نجاستِ خفیفہ!
سوال۔ نجاستِ غلیظہ اور نجاستِ خفیفہ کسے کہتے ہیں؟
جواب۔ جو ناپاکی کہ سخت ہو۔ اُسے نجاستِ غلیظہ کہتے ہیں۔ اور جو نجاست کہ ہلکی ہو اُسے نجاستِ خفیفہ کہتے ہیں!
سوال۔ کتنی چیزیں نجاستِ غلیظہ ہیں؟
جواب۔ آدمی کا پیشاب پائخانہ۔ اور جانوروں کا پائخانہ۔ اور حرام جانوروں کا پیشاب۔ اور آدمی اور جانوروں کا بہتا ہوا خون اور شراب اور مرغی اور بطخ کی بیٹ۔ نجاستِ غلیظہ ہے!
سوال۔ نجاستِ خفیفہ کیا کیا چیزیں ہیں؟
جواب۔ حلال جانوروں کا پیشاب۔ اور حرام پرندوں کی بیٹ نجاستِ خفیفہ ہے۔
سوال۔ نجاستِ غلیظہ کس قدر معاف ہے؟

جواب۔ نجاستِ غلیظہ اگر گاڑھے جسم والی ہے۔ جیسے پائخانہ تو وہ ساڑھے تین ماشہ وزن تک معاف ہے اور اگر پتلی ہو جیسے پیشاب شراب۔ تو وہ ایک انگریزی روپیہ کے پھیلاؤ کے برابر معاف ہے معاف ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر اتنی نجاست بدن یا کپڑے پر لگی ہو اور نماز پڑھ لے تو نماز ہو جائے گی مگر مکروہ ہو گی۔ اور قصداً اتنی نجاست بھی لگی رکھنا جائز نہیں!

سوال۔ نجاستِ خفیفہ کتنی معاف ہے؟

جواب۔ چوتھائی کپڑے یا چوتھائی عضو سے کم ہو تو معاف ہے!

سوال۔ نجاستِ حقیقیہ سے کپڑا یا بدن کس طرح پاک کیا جاتے؟

جواب۔ نجاستِ حقیقیہ چاہے غلیظہ ہو یا خفیفہ۔ کپڑے پر ہو یا بدن پر۔ پانی سے تین بار دھو لینے سے پاک ہو جاتی ہے۔ کپڑے کو تینوں دفعہ نچوڑنا بھی ضروری ہے!

سوال۔ پانی کے سوا اور کسی چیز سے بھی پاک ہو سکتی ہے یا نہیں؟

جواب۔ ہاں۔ جو چیزیں پتلی اور بہنے والی ہیں۔ جیسے سرکہ یا تربوز کا پانی ان کے ساتھ دھونے سے بھی نجاستِ حقیقیہ پاک ہو جاتی ہے ؛

اِستنجے کا بیان

سوال۔ اِستنجا کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ پائخانہ یا پیشاب کرنے کے بعد جو ناپاکی بدن پر لگی رہے اُس کے پاک کرنے کو اِستنجا کہتے ہیں!

سوال۔ پیشاب کے بعد اِستنجا کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب۔ پیشاب کرنے کے بعد مٹی کے پاک ڈھیلے سے پیشاب کو سکھانا چاہیئے اس کے بعد پانی سے دھو ڈالنا چاہیئے!

سوال۔ پائخانہ کے بعد استنجے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب۔ پائخانہ کے بعد مٹی کے تین یا پانچ ڈھیلوں سے پائخانہ کے مقام کو صاف کرے۔ پھر پانی سے دھو ڈالے!

سوال۔ اِستنجا کرنا کیسا ہے؟

جواب۔ اگر پائخانہ یا پیشاب اپنے مقام سے بڑھکر اِدھر اُدھر نہ لگا ہو تو استنجا کرنا مستحب ہے۔ اور اگر نجاست اِدھر اُدھر لگ گئی ہو۔ مگر ایک درہم کے برابر یا اس سے کم لگی ہو تو استنجا کرنا سنت ہی اور اگر ایک درہم سے زائد لگی ہو تو استنجا کرنا فرض ہے!

سوال۔ اِستنجا کن چیزوں سے کرنا چاہیئے؟

جواب۔ مٹی کے پاک ڈھیلوں یا پتھر سے!

سوال۔ اِستنجا کن چیزوں سے مکروہ ہے؟

جواب۔ ھڈی۔ لید۔ گوبر۔ اور کھانے کی چیزوں۔ کوئلے اور کپڑے اور کاغذ سے اِستنجا کرنا مکروہ ہے!

سوال۔ اِستنجا کِس ہاتھ سے کرنا چاہیئے؟

جواب۔ بائیں ہاتھ سے کرنا چاہیئے داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا مکروہ ہے!

پانی کا بیان

سوال۔ کِن پانیوں سے وضو کرنا جائز ہے؟

جواب۔ مینہ کا پانی۔ چشمے یا کنوئیں کا پانی۔ ندی یا سمندر کا پانی

پگھلی ہوئی برف۔ یا اولوں کا پانی۔ بڑے تالاب یا بڑے حوض کا پانی۔ ان سب پانیوں سے وضو اور غسل کرنا جائز ہے!

سوال۔ کن پانیوں سے وضو کرنا جائز نہیں ہے؟

جواب۔ پھل اور درخت کا نچوڑا ہوا پانی۔ شوربا۔ وہ پانی جس کا رنگ۔ بو۔ مزہ۔ کسی پاک چیز کے مِل جانے کی وجہ سے بدل گیا ہو۔ اور پانی گاڑھا ہو گیا ہو۔ ایسا پانی جو تھوڑا ہو اور اس میں کوئی ناپاک چیز گر گئی ہو یا کوئی جانور گر کر مر گیا ہو۔ وہ پانی جس سے وضو یا غسل کیا گیا ہو۔ وہ پانی جس پر نجاست کا اثر غالب ہو۔ حرام جانوروں کا جھوٹا پانی۔ سونف۔ گلاب یا اور کسی دوا کا کھینچا ہوا عرق!

سوال۔ جس پانی سے وضو یا غسل کیا گیا ہو اُسے کیا کہتے ہیں؟

جواب۔ ایسے پانی کو مُستَعمَل پانی کہتے ہیں جو خود پاک ہے مگر اس سے وضو یا غسل کرنا جائز نہیں!

سوال۔ کن جانوروں کا جھوٹا پانی ناپاک ہے؟

جواب۔ کُتے۔ خنزیر اور شکاری چوپائے کا جھوٹا پانی ناپاک ہے اسی طرح بلی جو چوہا یا کوئی اور جانور کھا کر فوراً پانی پی لے۔ اس کا جھوٹا بھی ناپاک ہے۔ جس آدمی نے شراب پی اور فوراً پانی پی لیا اُس کا جھوٹا بھی ناپاک ہے!

سوال۔ کن جانوروں کا جھوٹا پانی مکروہ ہے؟

جواب۔ بلی (بشرطیکہ فوراً چوہا نہ کھایا ہو) چوہا چھپکلی۔ پھرنیوالی مُرغی۔ نجاست کھانیوالی گائے۔ بھینس۔ کوّا۔ چیل۔ شکرہ۔ اور تمام حرام جانوروں کا جھوٹا مکروہ ہے!

سوال۔ کِن جانوروں کا جھوٹا پانی پاک ہے ؟

جواب۔ آدمی اور حلال جانوروں کا جھوٹا پانی پاک ہے جیسے گائے۔ بکری۔ کبوتر۔ فاختہ۔ گھوڑا۔

سوال۔ کونسا پانی نجاست گرنے سے ناپاک ہو جاتا ہے ؟

جواب۔ سوائے دو پانیوں کے تمام پانی نجاست گرنیسے ناپاک ہو جاتے ہیں۔ وہ دو پانی یہ ہیں۔ اوّل ندی یا دریا کا بہتا ہوا پانی۔ دوسرے ٹھیرا ہوا زیادہ پانی جیسے بڑے تالاب یا بڑے حوض کا پانی!

سوال۔ ٹھہرے ہوئے زیادہ پانی کی کیا مقدار ہے ؟

جواب۔ جو ٹھیرا ہوا پانی شرعی گز سے ساڑھے پانچ گز لمبا اور ساڑھے پانچ گز چوڑا ہو۔ وہ زیادہ پانی ہے۔ جو حوض یا تالاب کہ اتنا بڑا ہو۔ وہ بڑا حوض اور بڑا تالاب سمجھا جائے گا۔

سوال۔ نجاست گرنے کے سوا اور کس چیز سے تھوڑا پانی ناپاک ہو جاتا ہے ؟

جواب۔ اگر پانی میں کوئی ایسا جانور گر کر مر جائے جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہے تو پانی ناپاک ہو جاتا ہے۔ جیسے چڑیا۔ مُرغی۔ کبوتر بلی۔ چوہا۔

سوال۔ بڑے تالاب یا حوض کا پانی کب ناپاک ہوتا ہے ؟

جواب۔ جب اس میں نجاست کا مزہ یا رنگ یا بو ظاہر ہو جائے!

سوال۔ کن جانوروں کے پانی میں مرنے سے پانی ناپاک

نہیں ہوتا؟

جواب۔ جو جانور کہ پانی میں پیدا ہوتے اور رہتے ہیں۔ جیسے مچھلی مینڈک۔ اور وہ جانور جن میں بہتا ہوا خون نہیں ہے جیسے مکھی۔ مچھر بھڑ۔ چھپکلی۔ چیونٹی۔ ان کے مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

کنوئیں کا بیان

سوال۔ کنواں کن چیزوں سے ناپاک ہو جاتا ہے؟

جواب۔ اگر نجاستِ غلیظہ یا خفیفہ کنوئیں میں گر جائے یا کوئی بہتے ہوئے خون والا جانور کنوئیں میں گر کر مر جائے تو کنواں ناپاک ہو جاتا ہے!

سوال۔ اگر کنوئیں میں کوئی جانور گر کر زندہ نکل آئے تو کنواں پاک رہے گا یا ناپاک ہو جائے گا؟

جواب۔ اگر ایسا جانور گرے کہ اس کا جھوٹا ناپاک ہے یا وہ جانور گرے جس کے بدن پر نجاست لگی تھی تو کنواں ناپاک ہو جائے گا۔ وہ حلال یا حرام جانور جن کا جھوٹا ناپاک نہیں اور اُن کے بدن پر نجاست بھی نہ ہو۔ اگر گریں اور زندہ نکل آئیں تو جب تک اُن کے پیشاب یا پاخانہ کردینے کا یقین نہ ہو جائے کنواں ناپاک نہ ہوگا!

سوال۔ کنواں جب ناپاک ہو جائے تو پاک کرنیکا کیا طریقہ ہے؟

جواب۔ کنوئیں کے پاک کرنے کے پانچ طریقے ہیں (۱) جب کنوئیں میں نجاست گر جائے تو تمام پانی نکال لینے سے پاک

ہو جائے گا (۲) اور جب آدمی یا سور یا کتا یا بکری یا دو بلیاں یا
اتنا یا اس سے بڑا کوئی اور جانور گر کر مر جائے تو سارا پانی نکالنا
پڑے گا (۳) اور جب کوئی بہتے ہوئے خون والا جانور کنوئیں
میں گر کر پھول گیا یا پھٹ گیا تو سارا پانی نکالنا ہوگا خواہ جانور چھوٹا
ہو یا بڑا (۴) اور جب کبوتر یا مرغی یا بلی یا اتنا ہی بڑا کوئی جانور گر کر
مر گیا۔ لیکن پھولا نہیں تو چالیس ڈول نکالنے پڑیں گے (۵) اگر چوہا
یا چڑیا یا اتنا ہی بڑا اور کوئی جانور گر کر مر گیا تو بیس ڈول نکالنے پڑیں گے
بیس کی جگہ تیس اور چالیس کی جگہ ساٹھ ڈول نکالنا مستحب ہے!

سوال۔ اگر مرا ہوا جانور کنوئیں میں گر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ مرے ہوئے جانور گر جانے کا وہی حکم ہے جو کنوئیں
میں گر کر مرنے کا بیان ہوا۔ مثلاً بکری مری ہوئی گرے تو سارا پانی
نکالا جائے اور بلی مری ہوئی گرے تو چالیس یا ساٹھ ڈول۔ اور
چوہا مرا ہوا گرے تو بیس یا تیس ڈول نکالے جائیں!

سوال۔ اگر پھولا یا پھٹا ہوا جانور گر جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ سارا پانی نکالنا ہوگا جیسے کہ کنوئیں میں گر کر مرتا اور
پھولتا اور پھٹ جاتا!

سوال۔ اگر کنوئیں میں مرا ہوا جانور نکلے اور معلوم نہ ہو کہ کب گرا
ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ جبوقت سے دیکھا جائے اُسی وقت سے کنواں
ناپاک سمجھا جائے گا!

سوال۔ ڈول سے کتنا بڑا ڈول مُراد ہے؟

جواب۔ جس کنوئیں پر جو ڈول پڑا رہتا ہے وہی معتبر ہے!

سوال۔ جتنے ڈول نکالنے ہیں ایک ہی مرتبہ نکالنا چاہیئے۔ یا کئی دفعہ کرکے نکالنا بھی جائز ہے؟

جواب۔ کئی مرتبہ کرکے نکالنا بھی جائز ہے۔ مثلاً ساٹھ ڈول نکالنے ہیں بیس صبح کو نکالے۔ بیس دوپہر کو اور بیس شام کو۔ تو یہ بھی جائز ہے!

سوال۔ جس ڈول رسّی سے ناپاک کنوئیں کا پانی نکالا جائے وہ پاک ہے یا ناپاک؟

جواب۔ جب اتنا پانی نکال ڈالا۔ جتنا نکالنا چاہیئے تھا تو کنواں اور ڈول اور رسّی سب پاک ہوجاتے ہیں!

تعلیم الاسلام کا دوسرا شعبہ تمام ہوا

قربانی کی نیت

اِنِّی وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔
اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ
اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ پڑھ کر جانور کو بائیں پہلو پر قبلہ رخ لٹائیں اور
داہنا پیر اس کے شانے پر رکھیں اور اَللّٰھُمَّ لَکَ وَمِنْکَ وَاِلَیْکَ بِسْمِ اللّٰہِ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر ذبح کریں۔ پکڑنے والا بسم اللہ کہتا جائے تو بہتر ہے۔ بعد ذبح
اپنی طرف سے ہو تو اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ
وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْھِمَا وَسَلَّمَ ۝ پڑھیں۔

دلائل الخیرات مترجم محشی جدید الطبع

قرآن مجید کی تلاوت کے بعد بہترین وظیفہ درود شریف ہے جسکی فضیلت آیاتِ قرآنیہ واحادیث نبویہ سے
ثابت ہو دین اور دنیا کی کامیابی درود شریف کے پڑھنے سے حاصل ہوتی ہے اور خواہ کیسی ہی بڑی مصیبت ہو درود
شریف پڑھنے کی برکت سے دور ہو جاتی ہے بیشمار حدیثیں درود شریف کی فضیلت میں وارد ہیں جن کا نقل کرنا بھی
مشکل ہے اسلئے ہم چند حدیثوں کے ترجمہ پر اکتفا کرتے ہیں تاکہ عوام درود شریف کی فضیلت سے واقف ہوں
اور اس پر عمل کر کے دین اور دنیا کی فلاح حاصل کریں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایکبار
مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ دس بار اس پر رحمت نازل کرتا ہے (مسلم شریف) اور نسائی شریف
میں اتنا اور زائد ہے کہ دس گناہ بھی معاف کرتا ہے اور دس درجہ بلند کرتا ہے۔ ترمذی شریف میں روایت ہے
کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے زیادہ نزدیک میرے قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جو تم میں سے
زیادہ درود شریف مجھ پر بھیجیگا۔ نسائی شریف اور دارمی میں روایت ہے کہ سرور عالم تشریف لائے اور آپکے
چہرہ مبارک پر خوشی کے آثار ظاہر ہو رہے تھے آپنے فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے میرے پاس
آکر یہ بشارت دی ہے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہوگے
کہ اگر تمہاری امت میں سے کوئی ایکبار تم پر درود بھیجے تو میں اس پر دس بار رحمت اور سلام بھیجوں گا۔ ترمذی شریف
میں روایت ہے کہ ابی بن کعبؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ پر بہت درود بھیجتا ہوں تو اپنے وظائف کے لئے
سے درود شریف کے لئے کتنا وقت مقرر کروں حضورؐ نے فرمایا کہ جتنا تم چاہو میں نے عرض کیا کہ ایک چوتھائی
مقرر کروں حضورؐ نے فرمایا جتنا تم چاہو اگر چوتھائی سے زیادہ ہو تو بہتر ہے میں نے عرض کیا کہ آدھا وقت
مقرر کروں حضورؐ نے فرمایا جتنا تم چاہو اگر آدھے سے زیادہ ہو تو تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا
دو تہائی وقت مقرر کروں حضورؐ نے فرمایا تم جتنا چاہو اور دو تہائی سے زیادہ ہو تو تمہارے لئے بہتر ہوگا
میں نے عرض کیا کہ میں تمام وقت درود شریف میں لگا دوں حضورؐ نے فرمایا کہ جب تو تمہارے دنیا اور آخرت کے

تمام کام پورے ہوجائیں گے۔

حضرت شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مقروض کا قصہ نقل کیا ہو کہ جب قرض خواہوں نے اُسے زیادہ تقاضا کیا اور اُسے کوئی صورت ادائیگی کی نہیں ہوئی تو اُس نے درود شریف کثرت سے پڑہنا شروع کیا ایک رات کو سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا آپ نے فرمایا بادشاہ سے جاکر میری طرف سے کہہ کہ وہ تیرا قرضہ ادا کردے گا یہ نہیں گیا اور درود شریف برابر پڑہے گیا پھر دوبارہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی آپ نے فرمایا تو بادشاہ کے پاس کیوں نہیں گیا اس نے عرض کی کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اسوجہ سے نہیں گیا کہ بادشاہ کو میرا اعتبار نہیں آئیگا آپ نے فرمایا اس کے پاس جا اگر اعتبار نہ کریگا تو یہ پتہ دینا کہ سرورِ عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا ہو کہ اے بادشاہ تو جو ایک ہزار بار رات کو خلوت میں درود شریف پڑہتا ہو وہ مجھ کو پہنچتا ہو اُس شخص نے جاکر تمام قصہ بیان کیا بادشاہ نے تمام قرضہ اس کا ادا کردیا اور کچھ روپیہ اس کو زیادہ دیا۔ درود شریف کی فضیلت ہی کی وجہ سے حضرت ابو عبداللہ محمد بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب دلائل الخیرات تالیف کی اور اس میں بہتر سے بہتر درود شریف جمع کیئے تاکہ پڑہنے والے ثواب دارین حاصل کریں۔ یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی کہ علما اور صوفیہ کرام کے وظائف میں داخل ہوگئی اور وظیفہ کے طور پر ہر روز ایک منزل پڑہی جاتی ہو اور صوفیہ کرام باقاعدہ اسکی اجازت بھی دیتے ہیں اور لاکھوں کی تعداد میں چھپ کر شائع ہوچکی ہے مگر کوئی زیادہ بڑی اور کوئی زیادہ چھوٹی تھی کتب خانہ رحیمیہ نے مشہور حضرت مولانا مولوی مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند ایک ایسے سائز پر جو سفر اور حضر میں بسہولت کام آئے طبع کرایا۔ پھر خط ایسا صاف اور واضح جو بوڑھے بھی بخوبی پڑھ لیں اور حواشی ایک سو پچیس ١٢٥ سے زائد۔ حدیث، تفسیر، فقہ، تصوف، سیر کی معتبر کتابوں سے اُس پر چڑھائے گئے۔ مثلاً سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا قیامت کے دن شفاعت کرنا آپکا رحمۃ للعالمین ہونا وغیرہ وغیرہ اور جو معجزات آپ سے صادر ہوئے ہیں وہ بھی اسکے حاشیہ پر چڑھائے گئے۔ مثلاً کنکریوں کا بولنا جانوروں کا آپ سے باتیں کرنا وغیرہ وغیرہ اور عاشقین خدا و رسول کے شوق و ذوق کے واسطے دو نقشے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے دیئے گئے ہیں تاکہ درود شریف کی تلاوت کے وقت روضہ مبارک کا خیال کرکے درود شریف پڑھا جائے۔

کاغذ سفید اور زرد چکنا نہایت عمدہ لگایا گیا ہی۔ قیمت سفید عہ/ زرد عہ/ مجلد عہ/ اور عہ/

ملنے کا پتہ کتب خانہ رحیمیہ سنہری مسجد دہلی

فہرست مضامین تعلیم الاسلام نمبر ۲

پہلا شعبہ معروف بہ تعلیم الایمان

دوسرا شعبہ معروف بہ تعلیم الارکان

فتاوی رشیدیہ کامل ہر سہ حصہ

از افادات طیبات عالم اجل فاضل اکمل مخزن اسرار شریعت معدن رموز طریقت حضرت مولانا المولوی الحافظ الحاج رشید احمد المحدث الگنگوہی قدس سرہٗ حضرت محدث گنگوہی رحمۃ اللہ جیسا کہ علم ظاہری میں تبحر و کمال رکھتے تھے علم باطنی میں بھی اپنے زمانہ کے جنید بغدادی تھے ہزارہا طلبہ نے جیسا کہ آپ سے علم ظاہری (حدیث و فقہ) حاصل کیا اسی طرح ہزارہا علماء و عوام نے آپ سے علم باطنی و روحانی فیض حاصل کیا ہر روز بیسیوں آدمی دور و دراز سے سفر کرکے اور مشقت اٹھا کر آپ کی زیارت کرنے اور بیعت کرنے آتے تھے اور آپ سے مسائل شرعیہ اور رموز تصوف دریافت کرتے تھے اور آپ سب کو اُن کی لیاقت کے موافق جوابات دیتے تھے اور انکے شکوک رفع کرتے تھے بیسیوں ذاکرین و شاغلین آپ کی خانقاہ میں رہتے تھے تزکیہ قلب اور صفائی ظاہری و باطنی کی حاصل کرتے تھے آپ کے وصال کے بعد بھی آپ کا فیض اسی طرح جاری ہے جیسا کہ آپ کی حیات میں جاری تھا کیونکہ صدہا علماء ربانیین شاگرد بلکہ ہزارہا شاگرد و شاگردانِ شاگرد۔ اور آپ کی تصنیفات موجود ہیں منجملہ آپکی تصنیفات کے ایک کتاب فتاویٰ رشیدیہ ہے کہ جس میں صدہا مسائل شریعت و نکات تصوف موجود ہیں دور و دراز سے علماء نے اپنے شکوک اور رہنمایان طریقت نے اپنے واردات اور عوام نے مسائل خطوط و تحریرات کے ذریعہ آپ کی خدمت میں ارسال کئے ہیں اور آپنے اُسکے جوابات تحریر کرکے روانہ کئے ہیں اور شریعت و طریقت کو ایک ہی کرکے دکھا دیا ہے غرض یہ ہے کہ فتاویٰ رشیدیہ کی مقبولیت اور فیض رسانی اظہر من الشمس ہے تھوڑے ہی عرصہ میں متعدد بار طبع ہو کر شائع ہوا لیکن مشتاقین علوم دینیہ کی کثرت طلب کیوجہ سے بہت جلد نایاب ہو گیا عرصہ سے لوگوں کی مشتاق نظریں اسکے مطالعہ سے محروم تھیں اس بناء پر رقم کثیر خرچ کرکے مالکان کتب خانہ رحیمیہ دہلی نے پہلے اصل نسخہ کی تصحیح کرائی اور جن جن کتب کی عبارتیں فتاویٰ میں نقل کیگئی تھیں اُنسے مقابلہ کراکر تصحیح کرائی اور بہتر کتابت کراکر عمدہ کاغذ پر طبع کرایا اور عوام کے نفع کی غرض سے قیمت بھی کم رکھی گئی فتاویٰ رشیدیہ جلد اول ۱۲ر جلد دوم ۱۲ر حصہ سوم ۱۲ر مجموعہ ہر سہ حصہ (۲ر) دو روپیہ چار آنہ ۲ر

ملنے کا پتہ کتب خانہ رحیمیہ سنہری مسجد دہلی

کل تعداد اشاعت منبر ہذا بشمول طبع نہم پچیاسی ہزار (۸۵۰۰۰)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا

الحمد للہ والمنۃ کہ مسلمان بچوں کی مذہبی تعلیم کے لیے

سلسلہ

تعلیم الاسلام

کا

تیسرا نمبر (۳)

مؤلفہ

حضرت علامہ مولانا مولوی مفتی محمد کفایت اللہ صاحب مدظلہ

شاہجہانپوری ثم الدہلوی مدرس اول مدرسہ امینیہ دہلی

سنہ ۱۳۴۹ھ

جید برقی پریس دہلی میں طبع ہو کر شائع ہوا

[illegible]

تعداد سات ہزار

عرضِ حال

حامداً و مصلیاً

ناظرین کرام! سلسلہ تعلیم الاسلام کا یہ تیسرا نمبر ہے اسکے دوسرے شعبے میں آپ چند عنوان ایسے دیکھیں گے "وضو کے باقی مسائل" وغیرہ۔ ان عنوانوں کے ذیل میں وہ مسائل بیان کئے گئے ہیں جو دوسرے نمبر میں نہیں آئے تھے لیکن لفظ باقی مسائل کا یہ مطلب نہیں ہو کہ اس عنوان کے تمام باقی مسائل نمبر ۳ میں آگئے۔ بلکہ بچوں کی طاقت کا لحاظ کر کے کچھ مسئلے دوسرے نمبر میں بیان کئے اور پھر اس تیسرے نمبر میں کچھ اضافہ کیا اسکے بعد بھی بہت سے مسائل رہ گئے جو بڑی کتابوں میں لکھے جا سکتے ہیں۔

بچوں کی طاقت اور ان کی سمجھ اور استعداد کی رعایت ملحوظ رکھکر وہ مسئلے بیان نہیں کئے جو ترتیب کے لحاظ سے بیان ہونے چاہئے تھے مثلاً حیض۔ نفاس جنابت، احتلام وطی وغیرہ کے مسئلے۔ ایسے مسائل خدا نے چاہا تو پانچویں یا چھٹے نمبر میں بیان کر دئے جائینگے۔ مضامین اور مسائل کی ترتیب میں بچوں کی حالت کا زیادہ لحاظ رکھا گیا ہو۔ اور حتی الامکان ہر بات کو نہایت صاف اور سلجھے ہوئے طریقے پر سمجھانیکی کوشش کی گئی ہے اور نہایت ضروری باتوں کو مقدم سمجھا گیا ہے۔

عقائد کا حصہ بچوں کو اچھی طرح سمجھا کر پڑھایا جاوئے اور یاد کرا دیں تو اور بھی زیادہ مفید ہوگا۔

دہلی
رجب المرجب ۱۳۴۹ھ

خاکسار محمد کفایت اللہ غفرلہٗ
شاہجہانپوری ثم الدہلوی

تعلیم الاسلام نمبر ۳ کا پہلا شعبہ

معروف بہ

تعلیم الایمان یا اسلامی عقائد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

توحید

س۔ توحید کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ دل سے اللہ تعالیٰ کو ایک سمجھنے اور زبان سے اس کا اقرار کرنے کو توحید کہتے ہیں!

س۔ خدا تعالیٰ کے ہونے کا مخلوق کو کس طرح علم حاصل ہوا؟

ج۔ اول تو انسانی عقل (بشرطیکہ عقل صحیح ہو) خدا تعالیٰ کے موجود ہونے اور اُسکے ایک ہونے کا یقین رکھتی ہے۔ اور اسی وجہ سے دنیا میں جتنے بڑے بڑے عقلمند اور حکیم اور فلسفی ہوئے ہیں وہ سب خدا تعالیٰ کی توحید کے قائل ہیں دوسرے یہ کہ خدا تعالیٰ کے پیغمبروں نے بالاتفاق مخلوق کو توحید کی تعلیم دی۔ اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ اُس جیسا اور کوئی دوسرا نہیں

س۔ کیا قرآن مجید میں توحید کی تعلیم دی گئی ہے؟

ج۔ ہاں قرآن مجید میں توحید کی تعلیم کامل طریقے اور اعلیٰ درجے پر دی گئی ہے بلکہ آج دنیا میں صرف قرآن مجید ہی ایسی کتاب ہے جو خالص توحید کی تعلیم دیتی ہے اگرچہ پہلی آسمانی کتابوں میں بھی توحید کی تعلیم تھی لیکن اُن تمام کتابوں میں لوگوں نے تحریف (اُلٹ بدل) کر ڈالی۔ اور توحید کے خلاف باتیں داخل کردیں اور خدا کی بھیجی ہوئی آسمانی تعلیم کو بدل دیا۔ اُس کی اصلاح کے لئے اور سچی توحید دنیا میں پھیلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا اور اپنی خاص کتاب قرآن مجید نازل فرمائی۔ اور اسمیں صاف صاف سچی اور خالص توحید کی تعلیم دی!

س۔ قرآن مجید کی کن آیات سے توحید ثابت ہوتی ہے؟

ج۔ تمام قرآن مجید میں اوّل سے آخر تک توحید کی تعلیم بھری ہوئی ہے۔ چند آیتیں یہ ہیں:۔ وَاِلٰـهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ‌ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِيۡمُ یعنے تمہارا معبود ایک اللہ ہے۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بہت بخشنے والا مہربان ہے (سورہ بقرہ ع ۱۹)

دوسری آیت یہ ہے:۔ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالۡمَلٰۤـئِكَةُ وَاُولُوا الۡعِلۡمِ قَآئِمًا ۢ بِالۡقِسۡطِ‌ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ؕ (آل عمران ع ۲) یعنے خدا تعالیٰ گواہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور فرشتے اور اہل علم بھی اِس بات کی گواہی دیتے ہیں۔ وہ انصاف قائم رکھنے والا ہے۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ غالب حکمت والا ہے!

اسی طرح اور بیشمار آیتیں خدا کی توحید کی تعلیم دیتی ہیں جیسے قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ تو کہہ کہ اللہ ایک ہے۔

س۔ خدا تعالیٰ کا ذاتی نام کیا ہے؟

ج ۔ خدا تعالیٰ کا ذاتی نام اللہ ہے۔ اس کو اسم ذات اور اسم ذاتی بھی کہتے ہیں

س ۔ لفظ اللہ کے سوا خدا تعالیٰ کے اور ناموں کو جیسے خالق رازق وغیرہ کیا کہتے ہیں؟

ج ۔ لفظ اللہ کے سوا خدا تعالیٰ کے اور ناموں کو صفاتی نام کہتے ہیں!

س ۔ صفاتی نام کے کیا معنے ہیں؟

ج ۔ خدا تعالیٰ کی بہت سی صفتیں ہیں۔ جیسے قدیم ہونا یعنی ہمیشہ سے ہونا اور ہمیشہ رہنا۔ عالِم یعنی ہر چیز کو جاننے والا ہونا۔ قادر یعنی ہر چیز پر اُس کی طاقت اور قدرت ہونا۔ حَیّ یعنے زندہ ہونا۔ وغیرہ وغیرہ تو جو نام کہ ان صفتوں میں سے کسی صفت کو ظاہر کرے۔ اُس کو صفاتی نام کہتے ہیں!

اس کی مثال ایسی سمجھو کہ جیسے ایک شخص کا نام جمیل ہے جو صرف اُسکی ذات کے لحاظ سے پہچان کے لئے رکھا گیا ہے اس میں کسی صفت کا لحاظ نہیں لیکن اُس نے علم بھی سیکھا ہے۔ لکھنا بھی جانتا ہے۔ قرآن مجید بھی اُسے حفظ یاد ہے اور ان صفتوں کے لحاظ سے اُسے عالم ۔منشی۔ حافظ بھی کہتے ہیں تو جمیل اس کا ذاتی نام ہے۔ اور عالم ۔منشی۔ حافظ صفاتی نام کہلائیں گے کیونکہ اس کے علم کی صفت یا لکھنا جاننے کی صفت یا قرآن مجید یاد ہونے کی صفت کے لحاظ سے یہ نام رکھے گئے ہیں۔

اسی طرح لفظ اللہ تو خدا تعالیٰ کا ذاتی نام یا اسم ذات ہے۔ اور خالق قادر۔ عالم۔ مالک وغیرہ اس کے صفاتی نام ہے۔

س ۔ خدا تعالیٰ کا ذاتی نام تو ایک لفظ اللہ ہے۔ اُسکے صفاتی نام کتنے ہیں؟

ج ۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا (اعراف ع ۲۲) یعنی خدا تعالیٰ کے بہت سے اچھے نام ہیں تم انہیں ناموں سے

اُسے پکارا کرو۔

اور حدیث شریف میں ہے اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مِائَۃً اِلَّا وَاحِدًا (بخاری) بیشک اللہ تعالیٰ کے ننانوے یعنی ایک کم سو نام ہیں!

ملائکہ۔ فرشتے

س۔ چار مُقرّب فرشتوں کے سوا اور سب فرشتوں کا مرتبہ آپس میں برابر ہے یا کم زیادہ مرتبہ رکھتے ہیں؟

ج۔ چار مقرّب فرشتے جن کے نام تم تعلیم الاسلام نمبر (۲) میں پڑھ چکے ہو، سب فرشتوں سے افضل ہیں۔ ان کے سوا اور فرشتے بھی آپس میں کم زیادہ مرتبے رکھتے ہیں۔ کوئی زیادہ مقرب ہیں کوئی کم!

س۔ فرشتے کیا کام کرتے ہیں؟

ج۔ تمام آسمانوں اور زمین میں بیشمار فرشتے مختلف کاموں پر مقرر ہیں یوں سمجھو کہ آسمان اور زمین کے سارے انتظامات خدا تعالیٰ نے فرشتوں کے متعلق کئے ہوئے ہیں۔ اور فرشتے تمام انتظام خدا تعالیٰ کے حکم کے موافق پُورے کرتے رہتے ہیں!

س۔ فرشتوں کے کچھ کام بتاؤ؟

ج۔ حضرت جبریل علیہ السلام خدا تعالیٰ کے احکام اور کتابیں پیغمبروں کے پاس لاتے تھے۔ بعض مرتبہ انبیاء علیہم السلام کی مدد کرنے اور خدا و رسولؐ کے دشمنوں سے لڑنے کے لئے بھی بھیجے گئے۔ بعض مرتبہ خدا تعالیٰ نے نافرمان بندوں پر عذاب بھی اُن کے ذریعہ سے بھیجا!

حضرت میکائیل علیہ السلام مخلوق کو روزی پہنچانے اور بارش وغیرہ کے

انتظاموں پر مقرر ہیں اور بیشمار فرشتے اُن کی ماتحتی میں کام کرتے ہیں بعض بادلوں کے انتظام پر مقرر ہیں بعض ہواؤں کے انتظام پر مامور ہیں اور بعض دریاؤں۔ تالابوں۔ نہروں پر مقرر ہیں۔ اور ان تمام چیزوں کا انتظام خدا تعالیٰ کے حکم کے موافق کرتے ہیں!

حضرت اسرافیل علیہ السلام قیامت کو صور پھونکیں گے۔

حضرت عزرائیل علیہ السلام مخلوق کی جان نکالنے پر مقرر ہیں اور انکی ماتحتی میں بھی بیشمار فرشتے کام کرتے ہیں۔

نیک بندوں کی جان نکالنے والے فرشتے علیحدہ ہیں۔ اور بدکار آدمیوں کی جان نکالنے والے علیحدہ ہیں۔ ان کے علاوہ فرشتوں کے بعض کام یہ ہیں:۔

(۱) ہر انسان کیساتھ دو فرشتے رہتے ہیں۔ ایک فرشتہ اُسکے نیک کام لکھتا ہے اور دوسرا بُرے کام لکھتا ہے۔ ان فرشتوں کو کراماً کاتبین[1] کہتے ہیں۔ (۲) کچھ فرشتے انسان کی آفتوں اور بلاؤں سے حفاظت کرنے پر مقرر ہیں بچوں، بوڑھوں، کمزوروں کی اور جن لوگوں کے بارے میں خدا تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے اُن کی حفاظت کرتے ہیں۔ (۳) کچھ فرشتے انسان کے مرجانے کے بعد قبر میں اُس سے سوال کرنے پر مقرر ہیں۔ ہر انسان کی قبر میں دو فرشتے آتے ہیں۔ اُن کو منکر اور نکیر کہتے ہیں (۴) کچھ فرشتے اس کام پر مقرر ہیں کہ دنیا میں پھرتے رہیں اور جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہو۔ وعظ ہوتا ہو۔ قرآن مجید پڑھا جاتا ہو۔ درود شریف پڑھا جارہا ہو۔ دین کے علم کی تعلیم ہوتی ہو۔ ایسی مجلسوں میں حاضر ہوں۔ اور جتنے لوگ اس مجلس میں

---

[1] کراماً کاتبین عربی لفظ ہے۔ اور ایک خاص ترکیب و اعرابی حالت میں اسطرح بولا جاتا ہے لیکن چونکہ اردو میں بھی اسی طریقے سے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس لئے ہمنے بھی اسی طرح لکھ دیا ہے ورنہ کاتبین کرام لکھنا چاہیئے تھا ۱۲

اُس نیک کام میں شریک ہوں۔ اُنکی شرکت کی خدا تعالیٰ کے سامنے گواہی دیں۔

دُنیا میں جو فرشتے کام کرتے ہیں اُن کی صبح و شام تبدیلی بھی ہوتی ہے صبح کی نماز کے وقت رات والے فرشتے آسمانوں پر چلے جاتے ہیں۔ اور دن میں کام کرنے والے آجاتے ہیں۔ اور عصر کی نماز کے بعد دن والے فرشتے چلے جاتے ہیں۔ رات میں کام کرنے والے آجاتے ہیں۔

(۵) کچھ فرشتے جنت کے انتظاموں اور اُس کے کاروبار پر مقرر ہیں۔

(۶) کچھ فرشتے دوزخ کے انتظام پر مقرر ہیں۔

(۷) کچھ فرشتے خدا تعالیٰ کی عبادت اور تسبیح و تقدیس میں مشغول رہتے ہیں

(۸) کچھ فرشتے خدا تعالیٰ کے عرش کے اُٹھانے والے ہیں۔

س۔ یہ کیسے معلوم ہوا کہ فرشتے یہ کام کرتے ہیں؟

ج۔ یہ تمام باتیں قرآن مجید اور احادیث میں مذکور ہیں +

خدا تعالےٰ کی کتابیں

س۔ توریت اور زبور اور انجیل کا آسمانی کتابیں ہونا کیسے معلوم ہوا؟

ج۔ ان تینوں کتابوں کا آسمانی کتابیں ہونا قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہے توریت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔ اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ (مائدہ ع ۷) یعنی بیشک ہم نے توریت اُتاری اُس میں ہدایت اور نور ہے۔

زبور کے بارے میں فرمایا:۔ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝ (نساء ۲۳۶)

یعنی اور ہم نے داؤد کو زبور دی۔

انجیل کے بارے میں فرمایا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ۔

(حدید پ ۲۷ ع ۴) یعنی ہم نے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور انہیں انجیل دی -

پس مسلمانوں کو قرآن مجید کے ذریعہ سے اِن تینوں کتابوں کا آسمانی کتابیں ہونا معلوم ہوا۔

س - اگر کوئی شخص توریت زبور انجیل کو خدا تعالیٰ کی کتابیں نہ مانے تو کیسا ہی؟

ج - ایسا شخص کافر ہی کیونکہ ان کتابوں کا خدا کی کتابیں ہونا قرآن مجید سے ثابت ہوا ہی تو جو شخص اُن کو خدا کی کتابیں نہیں مانتا - وہ قرآن مجید کی بتائی ہوئی بات کو نہیں مانتا - اور جو قرآن مجید کی بتائی ہوئی بات کو نہ مانے وہ کافر ہے -

س - تو کیا یہ توریت اور زبور اور انجیل جو عیسائیوں کے پاس موجود ہیں وہی اصلی آسمانی توریت اور زبور اور انجیل ہیں ؟

ج - نہیں - کیونکہ قرآن مجید سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہی کہ ان کتابوں کو لوگوں نے ادل بدل کر دیا ہے - اِسلئے موجودہ توریت زبور انجیل وہ اصلی آسمانی کتابیں نہیں ہیں - بلکہ اُن میں تحریف (ادل بدل) ہوئی ہی اِسلئے اِن موجودہ تینوں کتابوں کے متعلق یہ یقین نہ رکھنا چاہیئے کہ یہ اصلی آسمانی کتابیں ہیں !

س - یہ کیسے معلوم ہوا کہ بعض پیغمبروں پر صحیفے اُترے تھے ؟

ج - قرآن مجید سے ثابت ہی کہ بعض پیغمبروں پر صحیفے نازل ہوئے تھے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے صحیفوں کا ذکر سورۂ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی میں موجود ہے !

س - قرآن مجید خدا تعالیٰ کی کتاب ہی یا خدا تعالیٰ کا کلام ہے ؟

ج - قرآن مجید خدا تعالیٰ کی کتاب بھی ہی اور خدا تعالیٰ کا کلام بھی ہے - قرآن مجید میں اِس کو کتاب اللہ بھی فرمایا گیا ہی - اور کلام اللہ بھی +

س- توریت، زبور، انجیل، قرآن مجید میں افضل کون سی کتاب ہے؟

ج- قرآن مجید سب سے افضل ہے!

س- قرآن مجید کو پہلی کتابوں پر کیا فضیلت ہے؟

ج- بہت سی فضیلتیں ہیں۔ جن میں سے چند فضیلتیں یہ ہیں:-

اوّل یہ کہ قرآن مجید کا ایک ایک حرف اور ایک ایک لفظ محفوظ ہے اُس میں ایک نقطہ کی بھی کمی بیشی نہیں ہوئی۔ اور نہ قیامت تک ہوسکیگی اور پہلی کتابوں میں لوگوں نے تحریف کرڈالی۔

دوسری یہ کہ قرآن مجید کی نظم (عبارت) معجز ہے۔ یعنے ایسی درجہ کی عبارت ہے کہ قرآن مجید کی چھوٹی سی چھوٹی سورۃ کے مثل بھی کوئی شخص نہیں بنا سکتا۔

تیسری یہ کہ قرآن مجید آخری شریعت کے احکام لایا ہے۔ اسلئے اسکے بہت سے احکام نے پہلی کتابوں کے حکموں کو منسوخ کردیا۔

چوتھی یہ کہ پہلی کتابیں ایک دفعہ ہی اکٹھی نازل ہوئیں۔ اور قرآن مجید تیئیس ۲۳ برس تک ضرورتوں کے لحاظ سے تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا ہے آہستہ آہستہ اور ضرورتوں کے وقت اُترنے کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں اُترتا گیا اور سینکڑوں ہزاروں آدمی اُس کے احکام کو قبول کرتے اور مسلمان ہوتے گئے۔

پانچویں یہ کہ قرآن مجید ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کے سینوں میں محفوظ ہے اور یہ سینہ بہ سینہ حفاظت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے سے آجتک برابر چلی آتی ہے۔ اور انشاءاللہ تعالیٰ قیامت تک جاری رہیگی۔ اسی سینہ بسینہ حفاظت کی وجہ سے اسلام کے دشمنوں کو کسیوقت یہ موقع

نہ بلا کہ قرآن میں کمی بیشی کر سکیں۔ یا اُسے دنیا سے ناپید کر دیں اور نہ خدا چاہے
قیامت تک ایسا موقع ملے گا۔
چھٹے یہ کہ قرآن مجید کے احکام ایسے معتدل ہیں کہ ہر زمانے اور ہر قوم کے
مناسب ہیں۔ دنیا میں کوئی ایسی قوم نہیں کہ وہ قرآن مجید کے احکام پر عمل کرنے
سے عاجز ہو چونکہ قرآن مجید کے احکام ہر زمانے اور ہر قوم کے مناسب ہیں
اسلیئے قرآن مجید نازل ہونے کے بعد کسی دوسری شریعت اور آسمانی کتاب کی
حاجت نہیں رہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت تمام دنیا کے لیئے
عام کر دی گئی ✽

رسالت

س تمام پیغمبروں کی گنتی اور نام تو معلوم نہیں مگر مشہور پیغمبروں کے کچھ نام بتاؤ؟
ج۔ مشہور پیغمبروں کے چند نام یہ ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام۔ حضرت شیث
علیہ السلام۔ حضرت ادریس علیہ السلام۔ حضرت نوح علیہ السلام۔ حضرت ابراہیم
علیہ السلام۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام۔ حضرت اسحاق علیہ السلام۔ حضرت
یعقوب علیہ السلام۔ حضرت یوسف علیہ السلام۔ حضرت داؤد علیہ السلام
حضرت سلیمان علیہ السلام۔ حضرت موسٰی علیہ السلام۔ حضرت ہارون علیہ السلام
حضرت زکریا علیہ السلام۔ حضرت یحیٰی علیہ السلام۔ حضرت الیاس علیہ السلام حضرت
یونس علیہ السلام۔ حضرت لوط علیہ السلام۔ حضرت صالح علیہ السلام
حضرت ہود علیہ السلام۔ حضرت شعیب علیہ السلام۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام
حضرت خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔
س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرب کے کس خاندان میں سے ہیں؟

ج - حضور خاندان قریش میں سے ہیں، عرب کے تمام خاندانوں میں خاندان قریش کی عزت اور مرتبہ زیادہ تھا خاندان قریش کے لوگ عرب کے دوسرے خاندانوں کے سردار مانے جاتے تھے۔ پھر خاندان قریش کی ایک شاخ بنی ہاشم تھی جو قریش کی دوسری شاخوں سے زیادہ عزت رکھتی تھی، حضور اسی شاخ یعنی بنی ہاشم میں سے تھے اسی وجہ سے حضور کو ہاشمی بھی کہتے ہیں۔!

س - ہاشم کون تھے جنکی اولاد بنی ہاشم کہلاتی ہے؟

ج - حضور کے پردادا کا نام ہاشم ہے۔ آپ کے نسب کا سلسلہ اس طرح ہے۔ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔

س - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پشتوں میں حضرت آدم علیہ السلام کے بعد اور کوئی پیغمبر ہیں یا نہیں؟

ج - ہاں آپ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں ہیں اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں۔ ان دونوں کے علاوہ حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہ السلام اور حضرت شیث علیہ السلام حضور کے نسب کے سلسلے میں داخل ہیں۔

س - حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنی عمر میں پیغمبری ملی۔؟

ج - حضور کی عمر مبارک چالیس سال کی تھی کہ آپ پر وحی نازل ہوئی!

س - وحی سے کیا مراد ہے؟

ج - وحی سے مراد یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اپنے احکام اور اپنا کلام حضور پر اُتارنا شروع کیا۔

س - وحی نازل ہونے کے بعد کتنے دنوں تک حضور زندہ رہے؟

ج - تیئیس برس۔ تیرہ سال مکہ معظمہ میں اور دس سال مدینہ منورہ میں!

س ۔ مدینہ منورہ میں آپ کیوں چلے گئے ؟

ج ۔ جب حضورؐ نے مکہ معظمہ کے لوگوں کو خدا تعالیٰ کی توحید کی تعلیم دی اور اُن سے فرمایا کہ بُت پرستی چھوڑ دو ۔ اور ایک خدا پر ایمان لاؤ تو وہ لوگ آپ کے دشمن ہو گئے کیونکہ وہ بتوں کی عبادت کرتے اور اُن کو معبود سمجھتے تھے اور طرح طرح سے انہوں نے حضور کو تکلیفیں پہنچانا شروع کر دیں ۔ حضورِ انور اُن کی عداوت اور دشمنی کی سختیاں اور تکلیفیں برداشت کرتے اور توحید کی تعلیم دیتے اور خدا تعالیٰ کے احکام پہنچاتے رہے مگر جب ان کی دشمنی کی کوئی حد باقی نہ رہی ۔ اور سب نے مل کر حضور کو قتل کر دینے کا ارادہ کر لیا تو حضورِ انور خدا تعالیٰ کے حکم سے اپنے پیارے وطن مکہ معظمہ کو چھوڑ کر مدینہ منورہ میں تشریف لے گئے مدینہ منورہ کے لوگ پہلے مسلمان ہو چکے تھے اور وہ حضورؐ کے مدینہ منورہ میں تشریف لانے کے نہایت مشتاق تھے ۔ جب حضورِ انور مدینہ منورہ میں پہنچے تو ان مسلمانوں نے حضور کی اور حضور کے ہمراہیوں کی اپنی جان و مال سے مدد اور اعانت کی ۔

حضورؐ کے مدینہ منورہ میں تشریف لیجانے کی خبر سُنکر اور مسلمان بھی جن کو کافر ستاتے رہتے تھے آہستہ آہستہ مدینہ منورہ میں چلے گئے ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے مدینہ منورہ چلے جانے کو ہجرت کہتے ہیں اور ان مسلمانوں کو جو اپنے گھر بار چھوڑ کر مدینہ میں چلے آئے مہاجرین کہتے ہیں اور مدینہ کے مسلمان جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجرین کی مدد کی اُنہیں انصار کہتے ہیں ۔

س ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوے نبوت سے پہلے عرب کے لوگ آپ کو کیسا سمجھتے تھے ؟

ج ۔ دعوے نبوت سے پہلے تمام لوگ آپکو نہایت سچا ۔ پاکباز ۔ امانت دار شخص سمجھتے تھے ۔ محمد امین کہکر پکارتے تھے ۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اُنکے نزدیک نہایت درجہ

کے معتبر سچے آدمی تھے۔ اور تمام لوگ آپکی بہت عزت اور توقیر کرتے تھے۔

س ۔ اس بات کی کیا دلیل ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پچھلے پیغمبر ہیں اور آپکے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا؟

ج ۔ اول یہ کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاتم النبیین فرمایا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ تمام پیغمبروں میں آخری پیغمبر ہیں۔ دوسرے یہ کہ حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ میں کہ میں پچھلا نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی آنیوالا نہیں۔ تیسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (مائدہ ع ۱) یعنی آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تمہارے اوپر پوری کر دی۔ اور تمہارے لئے دین اسلام پسند کیا۔

اس سے ثابت ہوا کہ حضور کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ نے دین کی تکمیل کر دی اور اسلام ہر طرح کامل مکمل دین ہو گیا۔ اسلئے حضور کے بعد کسی پیغمبر کے آنے کی ضرورت ہی نہ رہی۔

س ۔ اس بات کی کیا دلیل ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں سے رتبے میں بڑے ہیں؟

ج ۔ حضور کا تمام پیغمبروں سے افضل ہونا قرآن مجید کی کئی آیتوں سے ثابت ہوتا ہے اور خود حضور نے بھی فرمایا ہے اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ کہ میں قیامت کے دن تمام اولاد آدم کا سردار ہونگا۔ اور ظاہر ہے کہ اولاد آدم میں تمام پیغمبر علیہم السلام بھی داخل ہیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں سے افضل اور ان کے سردار ہوئے ✤

صحابۂ کرام کا بیان

س - صحابی کسے کہتے ہیں؟

ج - صحابی اُس شخص کو کہتے ہیں - جنے ایمان کی حالت میں حضور کو دیکھا ہو یا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہو اور ایمان کے اوپر اسکی وفات ہوئی ہو -

س - صحابی کتنے ہیں؟

ج - ہزاروں ہیں جو آپکی خدمت میں حاضر ہوکر مسلمان ہوئے اور اسلام پر اُن کا انتقال ہوا -

س - سب صحابی مرتبے میں برابر ہیں یا کم زیادہ؟

ج - صحابہ کے مرتبے آپسمیں کم زیادہ ہیں لیکن تمام صحابہ باقی امت سے افضل ہیں!

س - صحابہ میں سب سے افضل صحابی کون ہیں؟

ج - تمام صحابہ میں چار صحابی سب سے افضل ہیں - اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو تمام امت سے افضل ہیں دوسرے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جو حضرت ابوبکرؓ کے سوا تمام امت سے افضل ہیں تیسرے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے بعد تمام امت سے افضل ہیں - چوتھے حضرت علی رضی اللہ عنہ جو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے بعد تمام امت سے افضل ہیں - یہی چاروں بزرگ حضور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے خلیفہ ہوئے -

س - خلیفہ ہونے کا کیا مطلب ہے؟

ج - حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے تشریف لیجانیکے بعد دین کا کام سنبھالنے اور جو انتظامات حضور فرماتے تھے انھیں قائم رکھنے میں جو شخص آپ کا قائم مقام ہوا اُسے خلیفہ کہتے ہیں - خلیفہ کے معنی قائم مقام اور نائب کے ہیں حضور کی وفات

کے بعد تمام مسلمانوں کے اتفاق سے حضرت ابوبکر صدیقؓ حضور کے قائم مقام بنائے گئے اسلیئے یہ خلیفہ اول ہیں۔ ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دوسرے خلیفہ ہوئے انکے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تیسرے خلیفہ ہوئے انکے بعد حضرت علیؓ چوتھے خلیفہ ہوئے۔ ان چاروں کو خلفائے اربعہ و خلفائے راشدین اور چار یار کہتے ہیں۔

ولایت اور اولیاء اللہ کا بیان

س - ولی کسے کہتے ہیں؟

ج - جو مسلمان خدا تعالےٰ اور پیغمبر صلعم کے حکموں کی تابعداری کرے اور کثرت سے عبادت کرے اور گناہوں سے بچتا رہے۔ خدا اور رسول کی محبت دنیا کی تمام چیزوں کی محبت سے زیادہ رکھتا ہو وہ خدا کا مقرب اور پیارا ہوجاتا ہے اُسکو ولی کہتے ہیں۔

س - ولی کی پہچان کیا ہے؟

ج - ولی کی پہچان یہی ہے کہ وہ مسلمان متقی پرہیزگار ہو کثرت سے عبادت کرتا ہو خدا اور رسولؐ کی محبت اُس پر غالب ہو دنیا کی حرص نہ ہو آخرت کا خیال ہر وقت پیش نظر رکھتا ہو۔

س - کیا صحابی کو ولی کہہ سکتے ہیں؟

ج - ہاں تمام صحابی خدا کے ولی تھے۔ کیونکہ حضور رسول کریمؐ کی صحبت کی برکت سے اُن کے دلوں میں خدا اور رسول کی محبت غالب تھی دنیا سے محبت نہیں رکھتے تھے۔ کثرت سے عبادت کرتے تھے۔ گناہوں سے بچتے تھے۔ خدا اور رسول کے حکموں کی تابعداری کرتے تھے!

س - کیا کوئی صحابی یا ولی کسی نبی کے برابر ہوسکتا ہے؟

ج - ہرگز نہیں صحابی یا ولی کتنا ہی بڑا درجہ رکھتا ہو کسی نبی کے برابر نہیں ہوسکتا!

س - ایسا ولی جو صحابی نہ ہو کسی صحابی کے مرتبہ کے برابر یا اس سے زیادہ مرتبے

والا ہو سکتا ہے۔

ج۔ نہیں صحابی ہونے کی فضیلت بہت بڑی ہے۔ اسلیئے کوئی ولی (جو صحابی نہو) مرتبے میں صحابی کے برابر یا بڑھ کر نہیں ہو سکتا۔!

س۔ بعض لوگ خلاف شرع کام کرتے ہیں مثلاً نماز نہیں پڑھتے۔ یا داڑھی منڈاتے ہیں اور لوگ انہیں ولی سمجھتے ہیں۔ تو ایسے لوگوں کو ولی سمجھنا کیسا ہے؟

ج۔ بالکل غلط ہے یاد رکھو کہ ایسا شخص جو شریعت کے خلاف کام کرتا ہو ہرگز ولی نہیں ہو سکتا۔!

س۔ کیا کوئی ولی ایسے بھی ہوتے ہیں کہ شرعی احکام مثلاً نماز روزہ انہیں معاف ہو جائیں

ج۔ جب تک آدمی اپنے ہوش وحواس میں ہو اور اسکی طاقت اور استطاعت درست ہو کوئی عبادت معاف نہیں ہوتی۔ اور نہ کوئی گناہ کی بات اسکے لیئے جائز ہوتی ہے جو لوگ ہوش وحواس اور استطاعت درست ہونے کی حالت میں عبادت نہ کریں۔ خلاف شرع کام کریں اور کہیں کہ ہمارے لیئے یہ بات جائز ہے وہ بے دین ہیں۔ ہرگز ولی نہیں ہو سکتے۔

معجزہ اور کرامت کا بیان

س۔ معجزہ کسے کہتے ہیں؟

ج۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں کے ہاتھ سے کبھی ایسی خلاف عادت باتیں ظاہر کرا دیتا ہے جن کے کرنے سے دنیا کے اور لوگ عاجز ہوتے ہیں تاکہ لوگ ایسی باتوں کو دیکھ کر سمجھ لیں کہ یہ خدا کے بھیجے ہوئے ہیں۔ ایسی باتوں کو معجزہ کہتے ہیں!

س۔ پیغمبروں نے کیا کیا معجزے دکھائے؟

ج۔ پیغمبروں نے خدا کے حکم سے بےشمار معجزے دکھلائے ہیں۔ چند مشہور معجزے یہ ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا (ہاتھ میں رکھنے کی لکڑی) سانپ کی شکل بن گیا اور جادوگروں کے جادو کے سانپوں کو نگل گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں خداتعالیٰ ایسی چمک پیدا کردیتا تھا کہ اسکی روشنی آفتاب کی روشنی پر غالب ہوجاتی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیئے دریائے نیل کے درمیان میں خشک راستے بن گئے۔ اور وہ مع اپنے ہمراہیوں کے اُن راستوں سے دریا کے پار اُتر گئے۔ جب فرعون کا لشکر اُن راستوں میں گزر جانے کے ارادے سے بیچ دریا میں پہنچا۔ تو پانی رل گیا اور فرعون مع لشکر کے ڈوب گیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام خداتعالیٰ کے حکم سے مردوں کو زندہ کردیتے تھے۔ مادرزاد اندھوں کو بینائی دیتے تھے۔ کوڑھیوں کو اچھا کردیتے تھے مٹی کی چڑیا بناکر انہیں زندہ کرکے اُڑادیتے تھے۔

ہمارے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا معجزہ قرآن مجید ہے کہ تقریباً ساڑھے تیرہ سو برس کا عرصہ گزر گیا۔ لیکن آجتک عربی زبان کے بڑے بڑے عالم فاضل باوجود اپنی کوشش ختم کرڈالنے کے بھی قرآن مجید کی ایک چھوٹی سی چھوٹی سورۃ کے مثل بھی نہ بناسکے۔ اور نہ قیامت تک بناسکیں گے۔

دوسرا معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج ہے

تیسرا معجزہ شق القمر ہے۔

چوتھا معجزہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ آپ نے خداتعالیٰ کے بتلانے سے بہت سی آنیوالی باتوں کی اُن کے ہونے سے پہلے خبر دی۔ اور وہ اسی طرح واقع ہوئیں۔

پانچواں معجزہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ حضورؐ کی دعا کی برکت سے ایک دو آدمیوں کا کھانا سینکڑوں آدمیوں نے پیٹ بھر کر کھالیا۔

اس کے علاوہ حضور سرور عالم کے سینکڑوں معجزے ہیں۔ جن کا بیان تعلیم الاسلام کے اگلے نمبروں میں آئے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

س۔ معراج کسے کہتے ہیں؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جاگتے میں براق پر سوار ہو کر مکہ معظمہ سے بیت المقدس تک اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور پھر جہاں تک خدا تعالیٰ کو منظور تھا وہاں تک تشریف لے گئے اسی رات میں جنت اور دوزخ کی سیر کی اور پھر اپنے مقام پر واپس آ گئے اسی کو معراج کہتے ہیں!

س۔ شق القمر سے کیا مراد ہے؟

ج۔ شق القمر سے مراد یہ ہے کہ ایک رات کفار مکہ نے حضور رسول انور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہمیں کوئی معجزہ دکھائیے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے اور سب حاضرین نے دونوں ٹکڑے دیکھ لیے پھر وہ دونوں ٹکڑے آپس میں مل گئے۔ اور چاند جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا!

س۔ کرامت کسے کہتے ہیں؟

ج۔ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی توقیر بڑھانے کے لیئے کبھی کبھی ان کے ذریعہ سے ایسی باتیں ظاہر کر دیتا ہے۔ جو عادت کے خلاف اور مشکل ہوتی ہیں کہ دوسرے لوگ نہیں کر سکتے۔ ان باتوں کو کرامت کہتے ہیں نیک بندوں اور اولیاء اللہ سے کرامتوں کا ظاہر ہونا حق ہے

س۔ معجزے اور کرامت میں کیا فرق ہے؟

ج۔ جو شخص نبوت اور پیغمبری کا دعوے کرتا ہو اور اُسکے ہاتھ سے کوئی خلاف عادت اور مشکل بات ظاہر ہو تو اُسے معجزہ کہتے ہیں اور جو شخص پیغمبری کا

دعوے نہ کرتا ہو لیکن متقی پرہیزگار ہو اُسکے تمام کام شرع شریف کے مطابق ہوں اور اُسکے ساتھ کوئی ایسی بات ظاہر ہو تو اُسے کرامت کہتے ہیں۔ اور اگر خلافِ شرع اور بے دین لوگوں سے کوئی خلافِ عادت بات ظاہر ہو تو اسے اِستدراج کہتے ہیں!

س۔ کیا اولیاء اللہ سے کرامتیں ظاہر ہونا ضروری ہے؟

ج۔ نہیں یہ کوئی ضروری بات نہیں کہ ولی سے کوئی کرامت ضرور ظاہر ہو ممکن ہے کہ کوئی شخص خدا کا دوست اور ولی ہو اور عمر بھر اُس سے کوئی کرامت ظاہر نہ ہو۔

س۔ بعضے خلاف شرع فقیروں سے ایسی باتیں ظاہر ہوتی ہیں جو اور لوگ نہیں کر سکتے۔ اُنہیں کیا سمجھنا چاہئے۔

ج۔ ایسے لوگوں سے جو شریعت کے خلاف کام کریں۔ اگر کوئی ایسی بات ظاہر ہو تو سمجھو کہ جادو یا استدراج ہے کرامت ہرگز نہیں ہو سکتی۔ ایسے لوگوں کو ولی سمجھنا اور اُن کی خلافِ عادت باتوں کو کرامت سمجھنا شیطانی دھوکا ہے +

تعلیم الاسلام نمبر (۲) کا دوسرا شعبہ

معروف بہ

تعلیم الارکان یا اسلامی اعمال

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

وضو کے باقی مسائل

س۔ بے وضو نماز پڑھنا کیسا ہے؟

ج۔ سخت گناہ کی بات ہے۔ بلکہ بعض علماء نے تو ایسے شخص کو جو بے وضو نماز میں کھڑا ہو جائے کافر کہدیا ہے!

س۔ نماز کے لیے وضو شرط ہونے کی کیا دلیل ہے؟

ج۔ قرآن مجید کی یہ آیت یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ (المائدہ ع) یعنی اے ایمان والو جب تم نماز کے لیے اٹھو تو (پہلے) اپنے منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھو لو اور اپنے سروں پر مسح کر لو اور گٹنوں تک پاؤں دھو ڈالو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا ہے مِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطُّھُوْرُ (ترمذی) یعنی نماز کی کنجی (یعنی شرط) طہارت (پاکی) ہے!

فرائضِ وضو کے باقی مسائل

س۔ دھونے کی حد کیا ہے جسے دھونا کہہ سکیں؟

ج۔ اتنا پانی ڈالنا کہ عضو پر بہہ کر ایک دو قطرے ٹپک جائیں۔ دھونے کی ادنیٰ مقدار ہے اس سے کم کو دھونا نہیں کہتے۔ مثلاً کسی نے ہاتھ بھگو کر منہ پر پھیر لیا یا اسقدر تھوڑا پانی منہ پر ڈالا کہ وہ بہہ کر منہ پر ہی رہ گیا۔ ٹپکا نہیں۔ تو یہ نہیں کہا جائیگا کہ اُسنے منہ دھویا اور وضو صحیح نہ ہوگا!

س۔ جن اعضاء کا دھونا وضو میں فرض ہے انہیں کتنی مرتبہ دھونیسے فرض ادا ہوگا؟

ج۔ ایک مرتبہ دھونا فرض ہے اور اس سے زیادہ تین مرتبہ تک دھونا سُنت ہے اور تین مرتبہ سے زیادہ دھونا ناجائز اور مکروہ ہے!

س۔ کہاں سے کہانتک منہ دھونا فرض ہے؟

ج پیشانی کے بالوں کی جگہ سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک دھونا فرض ہے؟

س۔ جن اعضاء کا دھونا فرض ہے اُن میں سے اگر تھوڑی سی جگہ خشک رہ جائے تو وضو دُرست ہوگا یا نہیں؟

ج۔ اگر ایک بال کے برابر بھی کوئی جگہ سوکھی رہ جائے تو وضو نہ ہوگا!

س۔ اگر کسی شخص کے ہاتھ میں چھ انگلیاں ہوں تو چھٹی اُنگلی کا دھونا فرض ہے یا نہیں

ج۔ ہاں فرض ہے اور اسی طرح جو چیز کہ زیادہ پیدا ہو جائے اور اس مقام کے اندر ہو جسکا دھونا فرض ہے تو اس زائد کا دھونا فرض ہو جاتا ہے۔

س۔ مسح کرنے کے کیا معنی ہیں؟

ج۔ ہاتھ کو پانی سے تر کر کے (بھگو کر) کسی عضو پر پھیرنے کو مسح کہتے ہیں!

س۔ سر پر مسح کرنیکے لئے نیا پانی لینا ضروری ہے یا ہاتھوں پر باقی رہی ہوئی تری کافی ہے؟

ج۔ نیا پانی لینا بہتر ہے۔ لیکن اگر ہاتھ دھونیکے بعد باقی رہی ہوئی تری سے مسح کرلے تو وہ بھی کافی ہے مگر جب ہاتھ سے ایک مرتبہ مسح کرلیا تو پھر دوسری جگہ اُس سے مسح کرنا جائز نہیں۔ اسی طرح اگر ہاتھ پر تری نہ تھی کسی دوسرے دھوئے ہوئے یا مسح کیئے ہوئے عضو سے اُسے تر کرلیا تو اس سے بھی مسح جائز نہیں!

س۔ اگر ننگے سر پر بارش کی بوندیں پڑ گئیں اور سوکھا ہاتھ سر پر پھیر لیا اور ہاتھ سے بارش کا پانی سر پر پھیل گیا تو مسح ادا ہوگیا یا نہیں؟

ج ادا ہوگیا۔

س۔ وضو میں آنکھوں کے اندر کا حصہ دھونا فرض ہے یا نہیں؟

ج آنکھوں کے اندر کا حصہ، ناک کے اندر کا حصہ، منہ کے اندر کا حصہ دھونا فرض نہیں!

س۔ وضو کرنے کے بعد سر منڈایا یا ناخون کتروائے تو سر پر دوبارا مسح کرنا یا ناخونوں کو دھونا ضروری ہے یا نہیں۔

ج۔ نہیں

س۔ اگر کسی شخص کا ہاتھ کہنی سے نیچے کٹا ہوا ہو تو اُس ہاتھ کو دھونا ضروری ہے یا نہیں؟

ج۔ ہاں جب تک کہنی اور اُسکے نیچے کا کچھ حصہ باقی ہو تو باقی حصے کو اور کہنی کو دھونا فرض ہے۔

سُنن وضو کے باقی مسائل

س۔ اگر وضو میں نیت نہ کرے تو کیا حکم ہے؟

س۔ غرغرہ کرنا کیسا ہے؟

ج۔ وضو اور غسل میں غرغرہ کرنا سنّت ہے لیکن روزے کی حالت میں غرغرہ نہ کرنا چاہیئے۔ داہنے ہاتھ سے کلی کرنا چاہیئے!

س۔ ناک میں پانی ڈالنے کا کیا طریقہ ہے؟

ج۔ داہنے ہاتھ میں پانی لیکر ناک سے لگائے اور سانس کے ذریعہ سے پانی ناک میں چڑھائے۔ لیکن اتنا نہ کھینچے کہ دماغ تک چڑھ جائے۔ روزہ دار کو چاہیئے کہ وہ صرف ہاتھ سے پانی ناک میں چڑھائے سانس سے نہ کھینچے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا دونوں سنت مؤکدہ ہیں۔

س۔ داڑھی کے کس حصّے کا خلال سنّت ہے؟

ج۔ داڑھی کے نیچے اور اندر کے بالوں کا خلال کرنا سنّت ہے اور جو بال کہ چہرے کیطرف چہرے کی کھال سے متصل ہیں اُن سب کا دھونا فرض ہے!

س۔ اُنگلیوں کا خلال کس طرح کرنا چاہیئے؟

ج۔ ہاتھوں کی اُنگلیوں کا خلال اسطرح کرے کہ ایک ہاتھ کی اُنگلیاں دوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں میں ڈال کر ہلائے۔ اور پاؤں کی اُنگلیوں کا خلال بائیں ہاتھ کی چھنگلیا (چھوٹی انگلی) سے کرے۔ داہنے پاؤں کی چھنگلیا سے شروع کرے بائیں پاؤں کی چھنگلیا پر ختم کرے!

س۔ تمام سر کا مسح کسطرح کرنا چاہیئے؟

ج۔ دونوں ہاتھ پانی سے تر کر کے سر کے دونطرف پیشانی کے بالوں کی جگہ پر رکھو اور ہتھیلیوں کو اُنگلیوں سمیت گدّی تک لیجاؤ اور پھر واپس لوٹا لاؤ اسکا خیال رکھو کہ تمام سر پر ہاتھ پھر جائے!

س۔ کانوں کے مسح کے لیئے نیا پانی لینا چاہیئے یا نہیں؟

ج۔ کوئی ناپاک چیز بدن سے نکلکر اُس مقام کی طرف جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے تھوڑی سی بھی بہ جائے۔ تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

س۔ آنکھ میں خون نکلکر آنکھ کے اندر بہا باہر نہیں نکلا تو وضو ٹوٹا یا نہیں

ج۔ نہیں ٹوٹا۔ کیونکہ آنکھ کے اندر کا حصہ نہ وضو میں دھونا فرض ہے نہ غسل میں

س۔ اگر زخم پر خون ظاہر ہوا اُسے انگلی یا کپڑے سے پونچھ لیا۔ پھر ظاہر ہوا۔ پھر پونچھ لیا۔ کئی بار ایسا کیا۔ تو وضو ٹوٹا یا نہیں؟

ج۔ یہ دیکھو کہ اگر خون پونچھا نہ جاتا تو بہ جانے کے لائق تھا یا نہیں اگر اتنا تھا کہ بہ جاتا تو وضو ٹوٹ گیا۔ اور اگر اتنا نہیں تھا۔ تو وضو نہیں ٹوٹا۔

س۔ قے میں کیا چیز نکلے تو وضو ٹوٹے گا؟

ج۔ قے میں پت یا خون یا کھانا یا پانی نکلے اور منہ بھر کے ہو تو وضو ٹوٹ جائیگا اور اگر خالص بلغم نکلے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

س۔ اگر تھوڑی تھوڑی قے کئی مرتبہ ہوئی تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر ایک متلی سے کئی بار قے ہوئی۔ اور اُس کا مجموعہ اس قدر ہے کہ منہ بھر جائے تو وضو ٹوٹ جائیگا۔ ہاں اگر ایک متلی سے تھوڑی قے ہوئی پھر وہ متلی جاتی رہی اور دوبارہ متلی پیدا ہو کر تھوڑی ہی قے ہوئی تو ان دونوں مرتبہ کی قے کو جمع نہ کیا جائے گا۔ اور وضو نہیں ٹوٹے گا۔

س۔ بدن میں کسی جگہ پھنسی ہے۔ اس میں سے خون یا پیپ کا دھبہ کپڑے میں لگ جاتا ہے تو کپڑا پاک ہے یا ناپاک؟

ج۔ اگر خون یا پیپ نکلکر بہنے کے لائق نہیں ہے۔ کپڑا لگنے سے دھبہ آجاتا ہے تو وہ کپڑا پاک ہے۔ لیکن پھر بھی دھو ڈالنا بہتر ہے!

س۔ قے اگر منہ بھر کر نہ ہو تو وہ ناپاک ہے یا نہیں؟

ج- نہیں!

س- جونک نے بدن میں چمٹ کر خون پیا۔ اور بھر گئی یا مچھر، پسو نے کاٹا تو اس سے وضو ٹوٹے گا یا نہیں؟

ج- جونک کے خون پینے سے وضو ٹوٹ جائیگا۔ اگرچہ چھڑانے کے بعد اُس کے کاٹے ہوئے زخم سے خون نہ بہے۔ کیونکہ جونک اتنا خون پی جاتی ہے کہ اگر وہ خون بدن سے نکلکر اُس کے پیٹ میں نہ جاتا تو یقیناً بہ جاتا اور مچھر پسو کے کاٹنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ کیونکہ یہ بہت تھوڑی مقدار میں خون پیتے ہیں جو بہنے کے لائق نہیں ہوتا!

س- کس نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا؟

ج- کھڑے کھڑے سوجانے یا بغیر سہارا لگائے ہوئے بیٹھکر سونے یا نماز کی کسی ہیئت پر سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ جیسے سجدے میں سو گیا یا قعدہ میں سو گیا۔ تو وضو نہیں ٹوٹے گا!

س- کیا کوئی شخص ایسا بھی ہے کہ سو جانے سے اس کا وضو نہیں ٹوٹتا؟

ج- ہاں انبیاء علیہم السلام کا وضو نیند سے نہیں ٹوٹتا۔ یہ اُن کی خصوصیت اور خاص فضیلت تھی!

س- کیا نماز میں قہقہہ مار کر (کھلکھلا کر) ہنسنے سے سب کا وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اور قہقہہ سے کیا مراد ہے؟

ج- قہقہہ سے مُراد یہ ہے۔ کہ اتنے زور سے ہنسے کہ اُس کی آواز دوسرے پاس والے لوگ سُن سکیں۔ نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنے سے وضو ٹوٹنے کی ۲ شرطیں ہیں:۔ (۱) ہنسنے والا بالغ مرد یا عورت ہو۔ کیونکہ نابالغ کے قہقہے سے وضو نہیں ٹوٹتا (۲) جاگتے میں ہنسے۔ پس اگر نماز میں سو گیا۔ اور سوتے میں

قہقہہ مار کر ہنسا تو وضو نہیں ٹوٹے گا (۳) جس نماز میں ہنسا ہے۔ وہ رکوع سجدے والی نماز ہو۔ پس نماز جنازہ میں قہقہہ سے وضو نہیں ٹوٹتا!

س۔ کیا کسی دوسرے شخص کے ستر پر نظر پڑ جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

ج۔ اپنے یا کسی دوسرے شخص کے ستر پر قصداً یا بلا قصد نظر پڑنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

غسل کے باقی مسائل

س۔ غسل کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج۔ تین قسمیں ہیں۔ فرض۔ سنت۔ مستحب

س۔ غسل فرض کتنے ہیں؟

ج۔ چھ ہیں۔ اور ان کا بیان تعلیم الاسلام کے کسی اگلے نمبر میں آئے گا!

س۔ غسل سنت کتنے ہیں۔ اور کون کون ہیں؟

ج۔ چار ہیں۔ اور وہ چاروں یہ ہیں۔ جمعہ کی نماز کے لئے غسل کرنا۔ دونوں عیدوں کی نماز کے لئے غسل کرنا۔ حج کا احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنا۔ عرفات میں وقوف کرنے کے لئے غسل کرنا۔

س۔ غسل مستحب کتنے ہیں۔ اور کون کون ہیں؟

ج۔ غسل مستحب بہت ہیں۔ جن میں سے چند غسل یہ ہیں۔ شعبان کے مہینے کی پندرہویں رات میں۔ جسے شب برات کہتے ہیں غسل کرنا۔ عرفہ کی رات میں غسل کرنا یعنی ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ کی شام کے بعد آنیوالی رات میں۔ سورج گرہن چاند گرہن کی نماز کے لئے غسل کرنا۔ نماز استسقاء کیلئے غسل کرنا۔ مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ

لہ لفظ احرام اور عرفات اور وقوف اور عرفہ کے معنی حج کے بیان میں تمہیں معلوم ہو جائیں گے۔

میں داخل ہونے کے لئے غسل کرنا میت کو غسل دینے کے بعد غسل دینے والے کا غسل کر لینا۔ کافر کا اسلام لانے کے بعد غسل کرنا۔

س۔ اگر غسل کی حاجت ہو اور دریا میں غوطہ لگائے یا بارش میں کھڑا ہو جائے اور تمام بدن پر پانی بہ جائے تو غسل ادا ہو جائے گا یا نہیں؟

ج۔ ہاں ادا ہو جائے گا بشرطیکہ کلی کر لے اور ناک میں پانی ڈال لے۔

س۔ غسل کی حالت میں قبلے کی طرف منہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ اگر غسل کے وقت بدن ننگا ہو تو قبلہ کی طرف منہ کرنا ناجائز ہے۔ اور ستر چھپا ہوا ہو تو مضائقہ نہیں

س۔ ستر کھول کر غسل کرنا کیسا ہے؟

ج۔ غسل خانہ میں یا کسی ایسے مقام پر جہاں دوسرے آدمی کی نگاہ اس کے ستر پر نہ پڑے ننگے بدن نہانا جائز ہے۔

س۔ غسل میں مکروہ کتنے ہیں۔

ج۔ پانی زیادہ بہانا۔ ستر کھلا ہونے کی حالت میں کلام کرنا۔ یا قبلہ کی طرف منہ کرنا۔ سنت کے خلاف غسل کرنا۔

س۔ اگر غسل سے پہلے وضو نہ کیا تو غسل کے بعد نماز کے لئے وضو کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

ج۔ غسل کے اندر وضو بھی ہو گیا پھر وضو کرنے کی حاجت نہیں۔

موزوں پر مسح کرنے کے باقی مسائل

س۔ مسح کی مدت کا کس وقت سے حساب کیا جائے؟

ج۔ جس وقت سے وضو ٹوٹا ہے۔ اس وقت سے ایک دن ایک رات یا تین

دن تین رات مسح جائز ہے مثلاً جمعہ کی صبح کو وضو کر کے موزے پہنے اور اس کا یہ وضو ظہر کا وقت ختم ہونے پر ٹوٹا۔ تو یہ شخص اگر مقیم ہے تو ہفتہ کی ظہر کے وقت تک مسح کر سکتا ہے۔ اور مسافر ہے تو پیر کے دن کی ظہر تک مسح کر سکتا ہے!

س۔ مسح کن کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟

ج۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے۔ ان سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے اور اُس کے علاوہ مسح کی مدت گزر جانے اور موزے اُتار دینے اور تین انگلیوں کے برابر موزے کے پھٹ جانے سے بھی مسح ٹوٹ جاتا ہے!

س۔ اگر وضو ہونے کی حالت میں موزہ اتار دیا یا وضو ہونے کی حالت میں مدت مسح کی پوری ہو گئی تو کیا حکم ہے؟

ج۔ ان دونوں صورتوں میں صرف پاؤں دھو کر موزے پہن لینا کافی ہے اور پورا وضو کر لینا مستحب ہے!

س۔ اگر مسافر نے موزوں پر مسح کرنا شروع کیا۔ اور ایک دن ایک رات کے بعد گھر آ گیا تو کیا کرے؟

ج۔ موزے اُتار دے اور نئے سرے سے مسح کرنا شروع کرے!

س۔ اگر مقیم نے مسح شروع کیا۔ اور پھر سفر میں چلا گیا تو کیا کرے؟

ج۔ اگر ایک دن ایک رات پوری ہونے سے پہلے سفر کیا تو تین دن تین رات تک موزے پہنے رہے۔ اور مسح کرتا رہے۔ اور ایک دن ایک رات پوری ہونے کے بعد سفر کیا تو موزے اُتار کر نئے سرے سے مسح شروع کرے!

س۔ اگر موزہ کئی جگہ سے تھوڑا تھوڑا پھٹا ہوا ہو تو کیا حکم ہے؟

ج۔ ایک موزہ کئی جگہ سے تھوڑا تھوڑا پھٹا ہو تو اُسے جمع کر کے دیکھو اگر مجموعہ تین انگلیوں کے برابر ہو جائے تو مسح ناجائز ہے اور کم رہے تو جائز ہے اور

دونوں موزے پھٹے ہوں اور دونوں کی پھٹن تین انگلیوں کی برابر ہو لیکن ہر ایک کی پھٹن تین انگلیوں کی مقدار سے کم ہو تو مسح جائز ہے؟

نجاست حقیقیہ اور اسکی طہارت کے باقی مسائل

س - چمڑے کی چیزیں۔ جیسے موزے۔ جوتی۔ بستر بند وغیرہ اگر ان میں جسم دار نجاست لگ جائے تو کس طرح پاک ہوتی ہیں؟

ج - زمین یا کسی اور چیز پر رگڑ دینے سے پاک ہو جاتی ہیں۔ بشرطیکہ رگڑنے سے نجاست کا جسم اور اثر جاتا رہے!

س - اگر انہیں چیزوں میں پیشاب۔ شراب یا اسی طرح کی اور کوئی نجاست لگ جائے تو کس طرح پاک کی جائیں؟

ج - پانی یا کسی اور بہنے والی پاک چیز سے جو نجاست کے اثر کو دور کر دے دھو کر پاک ہوں گی یعنی سوائے جسم دار نجاست کے اور نجاستیں لگ جائیں تو رگڑنے سے چمڑے کی چیزیں پاک نہ ہوں گی۔ بلکہ دھونا ضروری ہے۔

س - چاقو چھری۔ تلوار اور لوہے یا چاندی یا تانبے۔ المونیم وغیرہ کی چیزیں ناپاک ہو جائیں تو بغیر دھوئے پاک ہوں گی یا نہیں؟

ج - لوہے کی چیزیں جب کہ وہ صاف ہوں زنگ نہ ہو اور چاندی سونے تانبے۔ المونیم پیتل وغیرہ دھاتوں کی چیزیں اور شیشہ کی چیزیں اور ہاتھی دانت یا ہڈی کی چیزیں اور چینی کے برتن۔ یہ تمام چیزیں جب کہ صاف اور نقشی نہ ہوں۔ ایسی طرح رگڑنے سے کہ نجاست کا اثر جاتا رہے۔ پاک ہو جاتی ہیں!

س - نقشی نہ ہونے سے کیا مراد ہے؟

ج۔ یعنی ان کے جسم میں ایسے نقش ہوں جن سے جسم اونچا نیچا ہوجاتا ہے۔ کیونکہ ایسے نقش میں رگڑنے کے بعد بھی نجاست باقی رہ جانیکا احتمال ہے ہاں صرف رنگ کے نقش ہوں تو یہ چیزیں رگڑنے سے پاک ہوجائیں گی۔

س۔ زمین پر نجاست مثلاً پیشاب یا شراب وغیرہ گر جائے تو کس طرح پاک ہوگی؟

ج۔ زمین جب خشک ہوجائے اور نجاست کا اثر (رنگ۔ بو۔ مزہ) جاتا رہے تو پاک ہوجاتی ہے!

س۔ مکان یا مسجد وغیرہ میں پکی اینٹوں یا پتھر کے فرش یا دیوار پر نجاست لگ جائے تو کس طرح پاک کی جائے؟

ج۔ اینٹ اور پتھر جو عمارت میں لگے ہوئے ہوں۔ خشک ہوجانے اور نجاست کا اثر جاتے رہنے سے پاک ہوجاتے ہیں!

س۔ جو چیزیں کہ دھونے میں نچوڑی نہیں جاسکتیں مثلاً تانبے کے برتن یا بچھانے کے موٹے موٹے گدے تو اُن کو پاک کرنے کیلئے کس طرح دھویا جائے؟

ج۔ ایسی چیزیں جن کو نچوڑنا غیر ممکن یا مشکل ہے۔ اِن کے دھونے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ دھوکر چھوڑ دو جب پانی ٹپکنا بند ہوجائے تو دوسری بار دھوکر چھوڑ دو جب پانی ٹپکنا بند ہوجائے۔ تو تیسری بار دھو ڈالو۔ پاک ہوجائیں گی۔ مگر دھونے میں جس قدر مَلنا ممکن ہو۔ اس قدر مَلنا ضروری ہے۔ تاکہ نجاست نکالنے میں اپنی طاقت بھر کوشش ہوجائے!

س مٹی کے برتن ناپاک ہوجائیں تو پاک ہوسکتے ہیں یا نہیں؟

ج۔ مٹی کے برتن بھی دھونے سے پاک ہوجاتے ہیں۔ اور اُن کے پاک کرنے کا وہی طریقہ ہے جو اس سے پہلے سوال وجواب میں لکھا گیا +

س۔ نجس چیز مثلاً گوبر جلکر راکھ ہو جائے تو وہ راکھ پاک ہے یا ناپاک؟

ج۔ ناپاک چیز جب جلکر راکھ ہو جائے تو راکھ پاک ہے!

س۔ گھی میں چوہا گر کر مر گیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج۔ گھی اگر جما ہوا ہو تو چوہا اور اس کے آس پاس کا گھی نکال ڈالو۔ باقی گھی پاک ہے۔ اور اگر پگھلا ہوا ہو تو تمام گھی ناپاک ہے!

س۔ ناپاک گھی یا تیل کس طرح پاک کیا جائے؟

ج۔ ناپاک گھی یا تیل میں اسکے برابر پانی ڈالکر جوش دو پھر گھی یا تیل جو پانی کے اوپر آجائیگا اُسے اُتار لو اور تین مرتبہ اسی طرح کرو تو وہ گھی یا تیل پاک ہو جائیگا۔

استنجے کے باقی مسائل

س۔ استنجے کی کون کون سی صورتیں مکروہ ہیں؟

ج۔ قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے استنجا کرنا۔ ایسی جگہ استنجا کرنا کہ کسی شخص کی نظر استنجا کرنے والے کے ستر پر پڑتی ہو۔ مکروہ ہے۔

س۔ پاخانہ یا پیشاب کرنے کی حالت میں کیا کیا باتیں مکروہ ہیں؟

ج۔ قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے پاخانہ پیشاب کرنا۔ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا تالاب۔ یا نہر یا کنوئیں کے اندر یا ان کے کنارے پر پاخانہ پیشاب کرنا۔ مسجد کی دیوار کے پاس۔ یا قبرستان میں پاخانہ پیشاب کرنا۔ چوہے کے بل یا کسی سوراخ میں پیشاب کرنا۔ پیشاب پاخانہ کرتے وقت باتیں کرنا۔ نیچی طرف بیٹھ کر اونچی جگہ پر پیشاب کرنا۔ آدمیوں کے بیٹھنے یا راستہ چلنے کی جگہ پاخانہ پیشاب کرنا۔ وضو یا غسل کرنے کی جگہ میں پیشاب پاخانہ کرنا۔ یہ تمام باتیں مکروہ ہیں ؂

پانی کے باقی مسائل

س۔ دھوپ سے گرم ہوئے پانی سے وضو جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ جائز ہے۔ لیکن بہتر نہیں!

س۔ وضو کرتے وقت بدن پر سے پانی کے قطرے برتن میں گرے تو اُس پانی سے وضو جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ وضو کرتے وقت جو پانی بدن سے گرتا ہے (اگر بدن پر نجاست حقیقیہ ہو تو) وہ مُستعمل پانی کہلاتا ہے۔ مستعمل پانی غیر مستعمل میں ملجائے تو اُس کا حکم یہ ہے کہ جب تک مستعمل پانی کی مقدار غیر مستعمل سے کم رہے اُسوقت تک اُس سے وضو اور غسل جائز ہے۔ اور جب مستعمل پانی کی مقدار غیر مستعمل کے برابر یا اس سے زیادہ ہو جائے تو پھر اُس سے وضو اور غسل ناجائز ہے۔

س۔ اگر پانی میں کوئی پاک چیز مل جائے۔ مثلاً صابون یا زعفران تو اس سے وضو جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ پانی میں پاک چیز ملنے سے ایک دو وصف بدلجانے پر بھی وضو جائز رہتا ہے ہاں جب تینوں وصف بدلجائیں اور پانی گاڑھا ہو جائے تو وضو ناجائز ہو جاتا ہے!

س۔ اگر تالاب یا حوض شرعی گز[لہ] سے دو گز چوڑا اور پچاس گز لمبا ہو یا چار گز چوڑا اور پچیس گز لمبا یا پانچ گز چوڑا اور بیس گز لمبا ہو تو وہ جاری پانی کے حکم میں ہوگا یا نہیں؟

ج۔ ہاں وہ جاری پانی کے حکم ہے!

س۔ اگر حوض کا کھلا ہوا منہ شرعی مقدار سے کم ہے لیکن نیچے کا حصہ اس کا بہت بڑا ہے تو وہ بڑے حوض اور جاری پانی کے حکم میں ہے یا نہیں؟

ج۔ اگر حوض دس گز لمبا دس گز چوڑا ہے لیکن اُس کے چاروں طرف یا

لہ گز سے شرعی گز مراد ہے جو انگریزی گز سے تقریباً ۹ گرہ کا ہوتا ہے ۱۲

کسی ایک دو طرف سے اس کا منہ چھپا دیا ہے۔ تو جس چیز سے چھپایا ہے اگر وہ پانی سے اونچی اور الگ رہتی ہے۔ تو وہ حوض ٹھیک ہے اور جاری پانی کے حکم میں ہے۔ اور اگر وہ چیز جس سے پانی چھپایا ہے پانی سے لگی رہتی ہے تو وہ حوض ٹھیک نہیں اور تھوڑے پانی کا حکم رکھتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ پانی کا اتنا حصہ معتبر ہے جتنا اوپر سے کھلا ہوا ہو یعنی کسی چیز سے لگا ہوا نہ ہو۔ اس کی مقدار شرعی مقدار کے برابر ہونی چاہئے۔ اگر کھلا ہوا حصہ کم ہے تو نیچے سے چاہے جتنا زیادہ ہو اس کا اعتبار نہیں +

کنوئیں کے باقی مسائل

س۔ اگر کنوئیں میں کبوتر یا چڑیا کی بیٹ گر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج۔ کبوتر اور چڑیا کی بیٹ یا اونٹ۔ بکری بھیڑ کی دو چار مینگنیوں سے کنواں ناپاک نہیں ہوتا۔

س۔ اگر کنوئیں میں کافر ڈول نکالنے کے لئے اترا اور پانی میں غوطہ لگایا تو کنوئیں کا کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر اس کافر کو کنوئیں میں اترنے سے پہلے نہلا دیا جائے۔ اور پاک کپڑا ستر پر باندھ کر کنوئیں میں اترے تو کنواں پاک ہے اور اگر اترنے سے پہلے نہیں نہایا۔ اور اپنے مستعمل کپڑے کے ساتھ اترا تو کنوئیں کا سارا پانی نکالا جائے۔ کیونکہ کافروں کا بدن اور کپڑا اکثر ناپاک ہی رہتا ہے۔

س۔ اگر کنوئیں پر کوئی خاص ڈول پڑا نہ رہتا ہو۔ بلکہ لوگ چھوٹے بڑے مختلف ڈولوں سے پانی بھرتے ہوں۔ تو اس کنوئیں کو پاک کرنے کے لئے کس ڈول سے پانی نکالا جائے؟

پانی نہ ہونے کے حکم میں داخل ہیں!

س۔ بیمار ہو جانے کا خوف کب معتبر ہے؟

ج۔ جبکہ اپنے تجربہ سے گمان غالب ہو جائے یا کسی اچھے حکیم کے کہنے سے معلوم ہو کہ پانی کے استعمال کرنے سے بیمار ہو جائیگا، تو تیمم درست ہے!

س۔ پانی کے ایک میل دور ہونے سے کیا مراد ہے، ذرا کھول کر بیان کرو؟

ج۔ جب انسان کسی ایسی جگہ پر ہو جہاں پانی موجود نہیں لیکن اسے کسی کے بتانے سے یا اپنی اٹکل سے اس بات کا گمان غالب ہو جائے کہ پانی ایک میل کے اندر ہے تو پانی لانا اور وضو کرنا ضروری ہے۔

مگر جب کوئی بتانے والا بھی نہ ہو۔ اور کسی طریقے سے بھی پانی کا پتہ نہ چلے یا پانی کا پتہ تو چلے لیکن وہ ایک میل یا اس سے زیادہ دور ہو تو پھر پانی لانا ضروری نہیں۔ تیمم کر لینا جائز ہے۔

س۔ تیمم میں فرض کتنے ہیں؟

ج۔ تین فرض ہیں۔ اول نیت کرنا۔ دوسرے دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر منہ پر پھیرنا۔ تیسرے دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت ملنا۔

س۔ تیمم کرنے کا پورا طریقہ بتاؤ؟

ج۔ اول نیت کرے کہ میں ناپاکی دور کرنے اور نماز پڑھنے کے لئے تیمم کرتا ہوں پھر دونوں ہاتھ مٹی کے بڑے ڈھیلے پر مار کر انہیں جھاڑ دے۔ زیادہ مٹی لگ جائے تو منہ سے پھونک دے اور دونوں ہاتھوں کو منہ پر اس طرح پھیرے کہ کوئی جگہ باقی نہ رہ جائے۔ ایک بال برابر بھی جگہ چھوٹ جائے گی تو تیمم جائز نہ ہوگا۔ پھر دوسری مرتبہ دونوں ہاتھ مٹی پر مارے۔ اور انہیں جھاڑ کر پہلے بائیں ہاتھ کی چاروں انگلیاں سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کے سروں کے نیچے رکھکر کھینچتا ہوا کہنی

تک لیجائے اس طرح لیجانے میں سیدھے ہاتھ کے نیچے کی جانب ہاتھ پھر جائیگا پھر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سیدھے ہاتھ کے اوپر کی طرف کہنی سے انگلیوں تک کھینچتا ہوا لائے۔ اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے اندر کی جانب کو سیدھے ہاتھ کے انگھوٹھے کی پشت پر پھیرے۔ پھر اسی طرح سیدھے ہاتھ کو بائیں پر پھیرے پھر انگلیوں کا خلال کرے۔ اگر انگوٹھی پہنے ہوئے ہو تو اُسے اُتارنا یا ہلانا ضروری ہے۔ ڈاڑھی کا خلال کرنا بھی سنت ہے!

س۔ وضو اور غسل دونوں کا تیمم جائز ہے؟ یا صرف وضو کا؟

ج۔ دونوں کا تیمم جائز ہے!

س۔ کن چیزوں پر تیمم کرنا جائز ہے؟

ج۔ پاک مٹی اور ریت اور پتھر اور چونا اور مٹی کے کچے یا پکے برتن جن پر روغن نہو۔ اور مٹی کی کچی یا پکی اینٹیں اور مٹی یا اینٹوں یا پتھر یا چونے کی دیوار اور گیرو اور مُلتانی پر تیمم کرنا جائز ہے۔ اسی طرح پاک غبار سے بھی تیمم کرنا جائز ہے!

س۔ کن چیزوں پر تیمم ناجائز ہے؟

ج۔ لکڑی۔ لوہا۔ سونا۔ چاندی۔ تانبا۔ پیتل۔ المونیم۔ شیشہ۔ رانگ۔ جست گیہوں۔ جو اور تمام غلے۔ کپڑا۔ راکھ۔ ان تمام چیزوں پر ناجائز ہے۔ یوں سمجھو کہ جو چیزیں آگ میں پگھل جاتی ہیں یا جلکر راکھ ہو جاتی ہیں اُن پر تیمم ناجائز ہے!

س۔ پتھر یا چونے یا اینٹوں کی دیوار پر غبار نہ ہو تو تیمم جائز ہوگا یا نہیں؟

ج۔ جن چیزوں پر ہم نے تیمم جائز بتایا ہے اُن پر غبار ہونے کی شرط نہیں ہے۔ پتھر یا اینٹ یا مٹی کے برتن دھلے ہوئے ہوں جب بھی اُن پر تیمم جائز ہے!

س۔ جن چیزوں پر تیمم ناجائز ہے اگر اُن پر غبار ہو تو تیمم ہو جائیگا یا نہیں؟

ج۔ ہاں جب اتنا غبار ہو کہ ہاتھ مارنے سے اڑنے لگے یا اُس چیز پر ہاتھ رکھ کر

کھینچنے سے نشان پڑ جائے تو تیمم جائز ہے!

س۔ اگر قرآن مجید پڑھنے یا چھونے یا مسجد میں جانے یا اذان کہنے یا سلام کا جواب دینے کی نیت سے تیمم کیا تو اس سے نماز جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ جائز نہیں ہے!

س۔ نماز جنازہ یا سجدۂ تلاوت کی نیت سے تیمم کیا تو اس سے نماز جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ جائز ہے!

س۔ اگر پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کر لیا اور نماز پڑھ لی پھر پانی مل گیا تو کیا حکم ہے؟

ج۔ نماز ہوگئی اب اُسے لوٹانے کی حاجت نہیں۔ چاہے پانی وقت کے اندر ملا ہو یا وقت کے بعد!

س۔ تیمم کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟

ج۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے۔ اُن سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ ہاں غسل کا تیمم صرف حدث اکبر سے ٹوٹتا ہے۔ اور اگر پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا تھا۔ تو وہ تیمم پانی پر قدرت حاصل ہو جانے سے بھی ٹوٹ جاتا ہے اور اگر کسی اور عذر مثلاً مرض وغیرہ کی وجہ سے تیمم کیا تھا تو اس عذر کے جاتے رہنے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

س۔ ایک وقت کی نماز کیلئے تیمم کیا تو دوسرے وقت کی نماز اُس سے جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ ایک تیمم سے جب تک وہ ٹوٹے نہیں جتنے وقتوں کی چاہو نماز پڑھ سکتے ہو اسی طرح فرض نماز کیلئے جو تیمم کیا ہے اُس سے فرض نماز اور نفل نماز اور قرآن مجید کی تلاوت اور جنازہ کی نماز اور سجدۂ تلاوت اور تمام عبادتیں جائز ہیں!

س۔ تیمم کی مدت کیا ہے؟

ج۔ جب تک پانی نہ ملے یا عذر باقی رہے تیمم جائز ہے۔ اگر اسی حال میں کئی سال گذر جائیں تو کچھ مضائقہ نہیں!

نماز کی دوسری شرط کپڑے پاک ہونے کا بیان

س- کپڑوں کے پاک ہونے سے کیا مُراد ہے؟

ج- جو کپڑے کہ نماز پڑھنے والے کے بدن پر ہوں جیسے کُرتہ۔ پائجامہ۔ ٹوپی عمامہ۔ اچکن وغیرہ۔ ان سب کا پاک ہونا ضروری ہے۔ یعنی ان میں سے کسی پر نجاست غلیظہ ایک درہم سے زیادہ نہ ہونا اور نجاست خفیفہ کا چوتھائی کپڑے تک نہ پہنچنا۔ نماز جائز ہونے کے لئے شرط ہے۔ پس اگر نجاست غلیظہ ایک درہم یا اس سے کم اور نجاست خفیفہ چوتھائی کپڑے سے کم لگی ہو تو نماز ہو جائے گی۔ لیکن مکروہ ہوگی۔

س- اگر عمامہ کا ایک کنارہ ناپاک ہے مگر نماز پڑھنے والے نے اس کنارہ کو الگ کر دیا۔ دوسرے کنارہ سے آدھا عمامہ باندھ لیا تو نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

ج- جو کپڑا کہ نمازی کے بدن سے ایسا تعلق رکھتا ہو کہ اُس کے حرکت کرنے سے وہ بھی حرکت کرے۔ ایسے کپڑے کا پاک ہونا شرط ہے۔ پس اس صورت میں نماز نہ ہوگی۔ کیونکہ نمازی کے ہلنے سے عمامہ ضرور ہلے گا +

نماز کی تیسری شرط جگہ پاک ہونے کا بیان

س- جگہ پاک ہونیسے کیا مراد ہے؟

ج- نماز پڑھنے والے کے دونوں قدموں اور گھٹنوں اور ہاتھوں اور سجدے کی جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے!

س- جب چیز پر نماز پڑھی جائے اگر اُس کی دوسری جانب ناپاک ہو تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر لکڑی کے تختے یا پتھر یا بچھی ہوئی اینٹوں پر یا کسی اور ایسی ہی سخت یا موٹی چیز پر نماز پڑھو۔ اور اُس کا وہ رُخ جس پر نماز پڑھی پاک ہو تو نماز ہو جائیگی دوسرا رُخ ناپاک ہو تو کچھ حرج نہیں

اور اگر پتلے کپڑے پر نماز پڑھی اور اُس کے دوسرے رخ پر نجاست تھی تو نماز درست نہ ہوگی!

س۔ اگر کپڑا دوہرا ہو اور اوپر والا پاک۔ نیچے والا ناپاک ہو تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر یہ دونوں آپس میں سلے ہوئے نہ ہوں اور اوپر والا اتنا موٹا ہو کہ نیچے کی نجاست کی بو یا رنگ معلوم نہ ہوتا ہو تو نماز جائز ہے۔ اگر دونوں تہ کپڑے کی سلی ہوئی ہیں۔ تو احتیاط یہ ہے کہ اس پر نماز نہ پڑھے۔

س۔ ناپاک زمین یا کپڑے یا فرش پر پاک کپڑا بچھا کر نماز پڑھے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ جبکہ اوپر والے کپڑے میں نیچے کی نجاست کی بو یا رنگ ظاہر نہ ہو تو نماز جائز ہے!

س۔ اگر نماز کی جگہ پاک ہے۔ لیکن کہیں آس پاس نجاست ہے اس کی بو نماز میں آتی ہے تو نماز ہوگی یا نہیں؟

ج۔ نماز ہو جائے گی۔ لیکن قصداً ایسی جگہ پر نماز پڑھنی بہتر نہیں!

نماز کی چوتھی شرط (ستر چھپانے) کا بیان

س۔ ستر چھپانے سے کیا مراد ہے؟

ج مرد کو ناف سے گھٹنے تک اپنا بدن چھپانا فرض ہے یہ ایسا فرض ہے کہ نماز کے اندر بھی فرض ہے اور نماز کے باہر بھی فرض ہے۔ اور عورت کو سوائے

دونوں ہتھیلیوں اور پاؤں اور منہ کے تمام بدن ڈھانکنا فرض ہے۔ اگرچہ عورت کو نماز میں منہ چھپانا فرض نہیں لیکن غیر مردوں کے سامنے بے پردہ کھلے منہ آنا بھی جائز نہیں ہے۔

س۔ اگر ستر کا کوئی حصہ بلا قصد کھل جائے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر چوتھائی عضو کھل جائے اور اتنی دیر کھلا رہے جتنی دیر میں تین بار سبحان ربی العظیم کہہ سکے تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ اور کھلتے ہی فوراً ڈھانک لیا تو نماز صحیح ہوگی۔

س۔ اگر کوئی شخص اندھیرے میں ننگا نماز پڑھ لے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر کپڑا ہوتے ہوئے ننگے بدن نماز پڑھی تو اندھیرے میں ہو یا اجالے میں نماز نہ ہوگی!

س۔ اگر قصداً چوتھائی عضو کھولے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ قصداً چوتھائی عضو کھولتے ہی نماز ٹوٹ جائے گی۔

س۔ اگر کسی کے پاس بالکل کپڑا نہ ہو تو کیا کرے؟

ج۔ اگر کسی طرح کا کپڑا نہ ہو تو کسی اور چیز سے بدن ڈھانکے مثلاً درختوں کے پتے یا ٹاٹ وغیرہ۔ اور جب کچھ بھی ستر ڈھانکنے کو نہ ملے تو ننگا نماز پڑھ لے۔ لیکن اس حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا اور رکوع اور سجدے کو اشارے سے ادا کرنا بہتر ہے۔

نماز کی پانچویں شرط (وقت) کا بیان

س۔ نماز کے لئے وقت شرط ہونے سے کیا مراد ہے؟

ج۔ نماز کو ادا کرنے کے لئے یہ شرط ہے کہ جو وقت اس کے لئے مقرر کیا گیا

ہے اسی وقت میں پڑھی جائے۔ اس وقت سے پہلے پڑھنے سے تو بالکل نماز درست نہ ہوگی۔ اور اس کے بعد پڑھنے سے ادا نہیں بلکہ قضا ہوگی!

س۔ نماز کتنے وقتوں کی فرض ہے؟

ج۔ دن رات میں پانچ وقت کی پانچ نمازیں فرض ہیں۔ ان کے علاوہ ایک نماز وتر واجب ہے!

س۔ فرض۔ واجب۔ سنت۔ نفل۔ کسے کہتے ہیں۔ اور ان میں کیا کیا فرق ہے؟

ج۔ فرض اسے کہتے ہیں۔ جو قطعی دلیل سے ثابت ہو یعنی اس کے ثبوت میں کوئی شبہ نہ ہو۔ اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہو جاتا ہے اور بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔ واجب وہ ہے جو ظنی دلیل سے ثابت ہو اس کا انکار کرنے والا کافر نہیں ہوتا۔ ہاں بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔ سنت اس کام کو کہتے ہیں۔ جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا صحابہ کرام نے کیا ہو یا کرنے کا حکم فرمایا ہو۔ نفل اُن کاموں کو کہتے ہیں جن کی فضیلت شریعت میں ثابت ہو۔ اُن کے کرنے میں ثواب ہو اور چھوڑنے میں عذاب نہ ہو اسے مستحب اور مندوب اور تطوع بھی کہتے ہیں!

س۔ فرض کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج۔ دو قسمیں ہیں۔ فرض عینؔ اور فرض کفایہؔ۔ فرض عین اس فرض کو کہتے ہیں جس کا ادا کرنا ہر شخص پر ضروری ہو۔ اور بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور گنہگار ہو۔ اور فرض کفایہ وہ فرض ہے جو ایک دو آدمیوں کے ادا کر لینے سے سب کے ذمہ سے اُتر جائے۔ اور کوئی ادا نہ کرے تو سب گنہگار ہوں +

س۔ سنت کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج۔ دو قسمیں ہیں، سنت مؤکدہ اور سنت غیر مؤکدہ۔ سنت مؤکدہ اس کام کو کہتے ہیں۔ جسے حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو یا کرنے کے لئے فرمایا ہو اور ہمیشہ کیا گیا ہو۔ یعنی بلا عذر کبھی نہ چھوڑا ہو۔ ایسی سنتوں کو بغیر عذر چھوڑ دینا گناہ ہے۔ اور چھوڑنے کی عادت کر لینا سخت گناہ ہے اور سنت غیر مؤکدہ اسے کہتے ہیں جسے حضورؐ نے اکثر کیا ہو لیکن کبھی کبھی بغیر عذر چھوڑ بھی دیا ہو۔ ان سنتوں کے کرنے میں مستحب سے زیادہ ثواب ہے۔ اور چھوڑنے میں گناہ نہیں۔ ان سنتوں کو سنن زوائد بھی کہتے ہیں!

س۔ حرام اور مکروہ تحریمی اور مکروہ تنزیہی سے کیا مراد ہے؟

ج۔ حرام اُس کام کو کہتے ہیں جس کی ممانعت دلیل قطعی سے ثابت ہو۔ اور اُس کو کرنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہو۔ اور اس کا منکر کافر ہو۔ مکروہ تحریمی اس کام کو کہتے ہیں جس کی ممانعت دلیل ظنی سے ثابت ہو۔ اس کا منکر کافر نہیں مگر کرنے والا اس کا بھی گنہگار ہوتا ہے۔ مکروہ تنزیہی اس کام کو کہتے ہیں جس کے چھوڑنے میں ثواب ہے اور کرنے میں عذاب تو نہیں لیکن ایک قسم کی بُرائی ہے!

س۔ مباح کسے کہتے ہیں؟

ج۔ مباح اس کام کو کہتے ہیں جس کے کرنے میں ثواب نہ ہو۔ اور نہ کرنے میں گناہ اور عذاب نہ ہو۔

س۔ نماز فجر کا وقت بیان کرو۔

ج۔ سورج نکلنے سے تخمیناً ڈیڑھ گھنٹے پہلے مشرق (پورب) کی طرف آسمان کے کنارے پر ایک سفیدی ظاہر ہوتی ہے۔ وہ سفیدی زمین سے اٹھکر

اوپر کی طرف ایک ستون کی شکل میں بلند ہوتی ہے۔ اُسے صبح کاذب کہتے ہیں۔ تھوڑی ہی دیر رہ کر یہ سفیدی غائب ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد دوسری سفیدی ظاہر ہوتی ہے۔ جو مشرق کی طرف سے دائیں بائیں جانب کو پھیلتی ہوئی اٹھتی ہے یعنی آسمان کے تمام مشرقی کنارے پر پھیلی ہوئی ہوتی ہے اوپر کی طرف لمبی لمبی نہیں اٹھتی۔ اُسے صبح صادق کہتے ہیں۔ اسی صبح صادق کے نکلنے سے نماز فجر کا وقت شروع ہوتا ہے۔ اور آفتاب نکلنے سے پہلے پہلے تک رہتا ہے جب آفتاب کا ذرا سا کنارہ بھی نکل آیا۔ تو فجر کا وقت جاتا رہا۔

س۔ فجر کا مستحب وقت کیا ہے؟

ج۔ جب اُجالا ہو جائے۔ اور اتنا وقت ہو کہ سنت کے موافق اچھی طرح نماز ادا کی جائے۔ اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد اتنا وقت باقی رہے کہ اگر شاید یہ نماز کسی وجہ سے درست نہ ہوئی ہو تو سورج نکلنے سے پہلے دوبارہ سنت کے موافق نماز پڑھی جا سکتی ہو۔ ایسے وقت نماز پڑھنا افضل ہے!

س۔ نماز ظہر کا وقت بیان کرو؟

ج۔ نماز ظہر کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور ٹھیک دوپہر کے وقت ہر چیز کا جتنا سایہ ہو اس کے علاوہ جب ہر چیز کا سایہ اُس چیز سے دوگنا ہو جائے۔ تو ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے!

س۔ ظہر کا مستحب وقت کیا ہے؟

ج۔ گرمی کے موسم میں اتنی تاخیر کر کے پڑھنا کہ گرمی کی تیزی کم ہو جائے اور جاڑوں کے موسم میں اول وقت پڑھنا مستحب ہے۔ لیکن اس کا خیال رکھنا چاہیے کہ ظہر کی نماز بہر حال ایک مثل کے اندر پڑھ لی جائے۔

س۔ نماز عصر کا وقت بتاؤ؟

ج۔ جب ہر چیز کا سایہ اصلی سایہ کے علاوہ دو مثل ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو کر عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور غروب آفتاب تک رہتا ہے۔ لیکن جب آفتاب بہت نیچا ہو جائے اور دھوپ کمزور اور پیلی پیلی ہو جائے تو اُس وقت نماز مکروہ ہوتی ہے۔ اس سے پہلے پہلے عصر کی نماز پڑھ لینی چاہیے!

س۔ نمازِ مغرب کا وقت بیان کرو؟

ج۔ جب آفتاب غروب ہو جائے تو مغرب کا وقت شروع ہوتا ہے۔ اور شفق غروب ہونے تک رہتا ہے!

س۔ شفق کسے کہتے ہیں؟

ج۔ آفتاب غروب ہونے کے بعد پچھم کی طرف آسمان پر جو سُرخی رہتی ہے۔ اُسے شفق احمر (یعنی شفق سرخ) کہتے ہیں۔ پھر سرخی غائب ہونے کے بعد ایک سپیدی باقی رہتی ہے اُسے شفق ابیض کہتے ہیں۔ پھر یہ سپیدی بھی غائب ہو جاتی ہے۔ اور تمام آسمان یکساں نظر آتا ہے۔ اس شفق ابیض کے غائب ہونے سے پہلے پہلے تک مغرب کا وقت رہتا ہے!

س۔ مغرب کا وقت مستحب کیا ہے؟

ج۔ اول وقت مستحب ہے اور بلا عذر دیر کرکے نماز پڑھنا مکروہ ہے!

س۔ نمازِ عشاء کا وقت کیا ہے؟

ج۔ سفید شفق جاتے رہنے کے بعد سے عشاء کا وقت شروع ہوتا ہے اور صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے تک رہتا ہے!

س۔ عشاء کا مستحب وقت کیا ہے؟

ج۔ ایک تہائی رات تک مستحب وقت ہے۔ اس کے بعد آدھی رات تک مباح ہے۔ اس کے بعد مکروہ ہو جاتا ہے!

س۔ نماز وتر کا وقت بتاؤ؟

ج۔ نماز وتر کا وقت وہی ہے جو نماز عشاء کا ہے۔ لیکن وتر کی نماز عشاء کی نماز سے پہلے جائز نہیں ہوتی۔ گویا عشاء کی نماز کے بعد اس کا وقت ہوتا ہے!

س۔ وتر کا مستحب وقت کونسا ہے؟

ج۔ اگر کسی کو اپنے اوپر بھروسہ ہو کہ اخیر رات میں ضرور جاگ جاؤں گا۔ تو اس کے لئے اخیر رات کو وتر پڑھنا مستحب ہے۔ لیکن اگر جاگنے پر بھروسہ نہ ہو تو سونے سے پہلے ہی وتر پڑھ لینا چاہئے!

نماز کی چھٹی شرط (استقبال قبلہ) کا بیان

س۔ استقبال قبلہ کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ قبلہ کی طرف منہ کرنے کو استقبال قبلہ کہتے ہیں!

س۔ استقبال قبلہ نماز میں شرط ہونے کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ نماز پڑھتے وقت ضروری ہے کہ نماز پڑھنے والے کا منہ قبلہ کی طرف ہو؟

س۔ مسلمانوں کا قبلہ کیا ہے؟

ج۔ مسلمانوں کا قبلہ خانہ کعبہ ہے۔ خانہ کعبہ کوٹھے کی شکل کا ایک گھر ہے۔ جو ملک عرب کے شہر مکہ معظمہ میں واقع ہے۔ خانہ کعبہ کو کعبۃ اللہ۔ بیت اللہ بیت الحرام بھی کہتے ہیں۔

س۔ قبلہ کس طرف ہے؟

ج۔ ہندوستان۔ برہما بنگال اور بہت سے ملکوں میں قبلہ پچھم کی طرف ہے کیونکہ یہ تمام ملک مکہ معظمہ سے مشرق کی طرف واقع ہیں!

س۔ اگر بیمار کا منہ قبلہ کی طرف نہ ہو اور اسمیں ہلنے کی بھی طاقت نہ ہو تو کیا کرے؟

ج۔ اگر کوئی دوسرا شخص موجود ہو جو بیمار کو قبلہ رخ کر سکتا ہو۔ اور مریض کو زیادہ تکلیف ہونے کا اندیشہ بھی نہ ہو تو اس کا منہ قبلہ کی طرف کر دیا جائے اور اگر دوسرا آدمی نہ ہو یا مریض کو سخت تکلیف ہوتی ہو تو جس طرف منہ ہو اسی طرف نماز پڑھ لے

نماز کی ساتویں شرط (نیت) کا بیان

س۔ نیت سے کیا مراد ہے؟

ج۔ نیت دل سے ارادہ کرنے کو کہتے ہیں!

س۔ نیت میں کس چیز کا ارادہ کرے؟

ج۔ نیت میں خاص اس فرض کا ارادہ کرنا ضروری ہے۔ جو پڑھنا چاہتا ہے مثلاً فجر کی نماز پڑھنی ہے تو یہ ارادہ کرے کہ آج کی نماز فجر پڑھتا ہوں یا قضا نماز ہو تو یوں نیت کرے کہ فلاں دن کی نماز فجر پڑھتا ہوں۔ اور اگر امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہو تو اس کی بھی نیت کرنا ضروری ہے؛

س۔ نیت کا زبان سے کہنا کیسا ہے؟

ج۔ مستحب ہے اگر زبان سے نہ کہے تو نماز میں کچھ نقصان نہیں اور کہہ لے تو اچھا ہے

س۔ نفل نماز کی نیت کس طرح کرنی چاہئے؟

ج۔ نماز نفل کی نیت اتنی کافی ہے کہ نماز نفل پڑھتا ہوں نماز سنت اور تراویح کے لئے بھی اتنی ہی نیت کافی ہے!

اذان کا بیان

س۔ اذان کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ اذان کے معنی خبر کرنے کے ہیں لیکن شریعت میں خاص نمازوں کیلئے

خاص الفاظ سے خبر کرنے کو اذان کہتے ہیں۔ (اذان کے الفاظ تعلیم الاسلام نمبر (۱) میں لکھے جا چکے ہیں)!

س۔ اذان فرض ہے یا سنت؟

ج۔ اذان سنت ہے لیکن چونکہ اذان سے اسلام کی ایک خاص شان ظاہر ہوتی ہے اس لئے اس کی تاکید بہت ہے!

س۔ اذان کن نمازوں کے لئے مسنون ہے؟

ج۔ پانچوں فرض نمازوں اور جمعہ کی نماز کے لئے اذان مسنون ہے۔ ان کے علاوہ اور کسی نماز کے لئے اذان مسنون نہیں!

س۔ اذان کس وقت کہنی چاہیئے؟

ج۔ ہر نماز فرض کی اذان اُس کے وقت میں کہنی چاہیے۔ اگر وقت سے پہلے کہدی تو وقت آنے پر دوبارہ کہی جائے!

س۔ اذان کا مستحب طریقہ کیا ہے؟

ج۔ اذان میں سات باتیں مستحب ہیں۔ قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا۔ اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہنا یعنی جلدی نہ کرنا۔ اذان کہتے وقت دونوں شہادت کی انگلیاں کانوں میں رکھنا۔ اونچی جگہ پر اذان کہنا۔ بلند آواز سے اذان کہنا۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہتے وقت دائیں جانب اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہتے وقت بائیں جانب منہ پھیرنا۔ فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم دو بار کہنا!

س۔ اِقامت کسے کہتے ہیں؟

ج۔ فرض نماز شروع کرتے وقت یہی کلمات جو اذان کے ہیں سب کہے جاتے ہیں۔ مگر حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد اقامت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ

دو مرتبہ اذان کے کلموں سے زیادہ ہے!

س۔ اقامت کہنا کیسا ہے؟

ج۔ اقامت بھی فرض نمازوں کے لیے سنت ہے۔ فرض نمازوں کے علاوہ کسی نماز کے لیے مسنون نہیں!

س۔ کیا اذان اور اقامت مردوں اور عورتوں دونوں کیلئے سنت ہے؟

ج۔ نہیں بلکہ صرف مردوں کے لیے سنت ہے!

س۔ بے وضو اذان اور اقامت کہنا کیسا ہے؟

ج۔ اذان بے وضو کہنا جائز ہے۔ مگر اس کی عادت کر لینا برا ہے۔ اور اقامت بے وضو مکروہ ہے!

س۔ اگر کسی وقت کوئی شخص اپنے گھر میں فرض نماز پڑھے تو اذان اور اقامت کہے یا نہیں؟

ج۔ محلہ کی مسجد کی اذان اور اقامت کافی ہے۔ لیکن کہہ لے تو اچھا ہے!

س۔ مسافر حالت سفر میں اذان و اقامت کہے یا نہیں؟

ج۔ ہاں حالت سفر میں جب آبادی سے باہر ہو اذان اور اقامت دونوں کہنی چاہئے۔ لیکن اگر اذان نہ کہے صرف اقامت کہہ لے جب بھی مضائقہ نہیں اور دونوں کو چھوڑ دینا مکروہ ہے!

س۔ اذان ایک شخص کہے اور اقامت دوسرا کہہ دے تو یہ جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ اگر اذان کہنے والا موجود نہ ہو یا موجود تو ہو مگر دوسرے شخص کے اقامت کہنے سے ناراض نہ ہو تو جائز ہے لیکن اگر اس کو ناخوشی ہو تو مکروہ ہے!

س۔ اذان کے بعد کتنی دیر ٹھہر کر اقامت کہنی چاہیے؟

ج۔ مغرب کی اذان کے سوا اور سب وقتوں میں اتنی دیر ٹھہرنا چاہئے کہ جو لوگ

کھانے پینے میں مشغول ہوں یا پاخانہ پیشاب کر رہے ہوں وہ فارغ ہو کر نماز میں شریک ہو سکیں۔ اور مغرب کی اذان کے بعد بقدر تین آیتیں پڑھنے کے ٹھیر کر تکبیر کہے!

س۔ اذان اور اقامت کی اجابت کسے کہتے ہیں اور اس کا کیا حکم ہے؟

ج۔ اذان اور اقامت دونوں کی اجابت مستحب ہے اور اجابت سے مراد یہ ہے کہ سننے والے بھی وہی کلمے کہتے جائیں۔ جو مؤذن یا مکبر کہتا ہے مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ سنکر لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہنا چاہیے۔ اور فجر کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ سنکر صَدَقْتَ وَبَرِرْتَ کہنا چاہیے اور تکبیر میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ سنکر اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا کہنا چاہیے!

س۔ اذان کے بعد کیا دعا پڑھنی چاہیے؟

ج۔ اذان کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآءِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔

نماز کے ارکان کا بیان

س۔ ارکان نماز کسے کہتے ہیں؟

ج۔ ارکان نماز ان چیزوں کو کہتے ہیں۔ جو نماز کے اندر فرض ہیں ارکان رکن کی جمع ہے۔ رکن کے معنی فرض اور ارکان کے معنی فرائض ہیں۔

س۔ نماز کے اندر فرض کتنے ہیں؟

ج۔ چھ چیزیں فرض ہیں۔ اول تکبیر تحریمہ کہنا۔ دوسرے قیام (کھڑا ہونا) تیسرے قرات (یعنی قرآن مجید پڑھنا) چوتھے رکوع کرنا۔ پانچویں دونوں سجدے۔

چھٹے قعدہ اخیرہ یعنی نماز کے اخیر میں التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنا۔ مگر تکبیر تحریمہ شرط ہے۔ رکن نہیں ہے!

س۔ تکبیر تحریمہ شرط ہے تو اسے پہلی سات شرطوں کے ساتھ کیوں بیان نہیں کیا۔

ج۔ چونکہ تکبیر تحریمہ اور نماز کے ارکان میں کوئی فاصلہ نہیں ہے اور اسی سے نماز شروع ہوتی ہے اسلئے تکبیر تحریمہ کو ارکان نماز کیساتھ بیان کرنا مناسب معلوم ہوا۔

تکبیر تحریمہ کا بیان

س۔ تکبیر تحریمہ سے کیا مراد ہے؟

ج۔ نیت باندھتے وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہیں۔ اس تکبیر کے کہنے سے نماز شروع ہوجاتی ہے۔ اور جو باتیں کہ نماز کے خلاف ہیں وہ حرام ہوجاتی ہیں اس لئے اسے تکبیر تحریمہ کہتے ہیں!

س۔ فرض نماز کی تکبیر تحریمہ جھکے جھکے کہی تو جائز ہوئی یا نہیں؟

ج۔ نہیں۔ کیونکہ تحریمہ کے وقت فرض اور واجب نمازوں میں جبکہ کوئی عذر نہ ہو سیدھا کھڑا ہونا شرط ہے۔

نماز کے پہلے رکن یعنی قیام کا بیان

س۔ قیام سے کیا مراد ہے؟

ج۔ قیام کھڑے ہونے کو کہتے ہیں۔ اور کھڑے ہونے سے ایسا سیدھا کھڑا ہونا مراد ہے کہ گھٹنوں تک ہاتھ نہ پہنچ سکے۔

س۔ قیام کس قدر اور کس نماز میں فرض ہے؟

ج۔ فرض اور واجب نمازوں میں اتنا کھڑا ہونا فرض ہے۔ جس میں بقدر

فرض قرأت پڑہی جا سکے۔

س۔ اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو تو کیا کرے؟

ج۔ بیماری یا زخم یا دشمن کے خوف یا ایسے ہی کسی قوی عذر سے کھڑا نہ ہو سکے تو بیٹھ کر فرض اور واجب نمازیں پڑھنا جائز ہے۔

س۔ نفل نماز میں قیام کا کیا حکم ہے؟

ج۔ نفل نماز میں قیام فرض نہیں۔ بلا عذر بھی بیٹھکر نفل نماز پڑھنا جائز ہے۔ لیکن بلا عذر بیٹھ کر نفل نماز پڑھنے میں آدھا ثواب ملتا ہے؟

نماز کے دوسرے رکن قرأت کا بیان

س۔ قرأت سے کیا مراد ہے؟

ج۔ قرأت قرآن مجید پڑھنے کو کہتے ہیں!

س۔ نماز میں کتنا قرآن مجید پڑھنا ضروری ہے؟

ج۔ کم از کم ایک آیت پڑھنا فرض ہے۔ اور سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور فرض کی پہلی دو رکعتوں اور نماز وتر اور سنت اور نفل کی تمام رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورت یا بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا بھی واجب ہی!

س۔ کیا سورہ فاتحہ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں پڑھنا واجب ہے۔

ج۔ فرض نماز کی تیسری رکعت اور چوتھی رکعت کے علاوہ ہر نماز کی (خواہ وہ فرض نماز ہو یا واجب یا سنت یا نفل) ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے!

س۔ اگر کسی کو ایک آیت بھی یاد نہ ہو تو کیا کرے؟

ج۔ سبحان اللہ یا الحمد للہ بجائے قرأت کے پڑھ لے اور جلد سے جلد اُسپر قرآن مجید سیکھنا اور یاد کرنا فرض ہے۔ قرأت فرض کی مقدار یاد کر لینا فرض اور واجب کی

مقدار واجب ہے اور نہ سیکھنے میں سخت گنہگار ہوگا۔

س۔ قرآن مجید کس کس نماز میں زور سے پڑھنا چاہیے؟

ج۔ امام پر واجب ہے کہ نماز مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں اور فجر اور جمعہ اور عیدین کی نمازوں میں اور رمضان المبارک کے مہینے میں تراویح اور وتر کی نمازوں میں آواز سے پڑھے!

س۔ کن نمازوں میں قرأت آہستہ کرنی چاہیے؟

ج۔ نماز ظہر اور نماز عصر میں امام اور منفرد سب کو اور نماز وتر میں منفرد کو قرأت آہستہ کرنی چاہیے؟

س۔ زور سے پڑھنے کی کیا مقدار ہے؟

ج۔ زور سے پڑھنے کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اپنی آواز پاس والے شخص کے کان میں پہنچ سکے اور آہستہ پڑھنے کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اپنی آواز اپنے کان میں پہنچ سکے۔

س۔ جن نمازوں میں آواز سے قرأت کی جاتی ہے اُنہیں کیا کہتے ہیں؟

ج۔ انہیں جہری نمازیں کہتے ہیں کیونکہ جہر کے معنی زور سے پڑھنے کے ہیں؟

س۔ جن نمازوں میں آہستہ قرأت کی جاتی ہے اُنہیں کیا کہتے ہیں؟

ج۔ انہیں سری نمازیں کہتے ہیں۔ کیونکہ سر کے معنی آہستہ پڑھنے کے ہیں!

س۔ اگر کوئی شخص زبان سے الفاظ نہ کہے۔ صرف خیال میں پڑھ جائے تو جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ صرف خیال دوڑا لینے سے نماز نہ ہوگی۔ بلکہ زبان سے پڑھنا ضروری ہے؟

نماز کے تیسرے رکن (رکوع) اور چوتھے رکن (سجدے) کا بیان

س۔ رکوع کی ادنیٰ مقدار کیا ہے؟

ج۔ رکوع کی ادنیٰ مقدار اس قدر جھکنا ہے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں!

س۔ رکوع کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

ج۔ اس قدر جھکنا کہ سر اور کمر برابر رہے اور ہاتھ پسلیوں سے جدا رہیں اور گھٹنوں کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا جائے!

س۔ اگر بڑھاپے کی وجہ سے اس قدر کمر جھک جائے یا کوئی اتنا کبڑا ہو کہ رکوع کی شکل ہو جائے۔ تو رکوع کس طرح کرے؟

ج۔ سر سے اشارہ کرے یعنی صرف سر کو ذرا جھکا دینے سے اسکا رکوع ادا ہو جائیگا

س سجدے سے کیا مراد ہے؟

ج۔ زمین پر پیشانی رکھنے کو سجدہ کہتے ہیں!

س۔ اگر صرف ناک یا پیشانی پر سجدہ کرے تو سجدہ ادا ہوگا یا نہیں؟

ج۔ اگر کسی عذر سے ایسا کرے تو جائز ہے اور بلا عذر صرف پیشانی پر سجدہ کیا تو سجدہ تو ہو جائیگا لیکن مکروہ ہے۔ اور بلا عذر صرف ناک پر سجدہ کرنے سے سجدہ ادا ہی نہ ہوگا۔

س۔ ہر رکعت میں ایک سجدہ فرض ہے یا دونوں؟

ج۔ دونوں سجدے فرض ہیں!

س۔ اگر پیشانی اور ناک دونوں پر زخم ہو تو کیا کرے؟

ج۔ سجدے کا اشارہ سر سے کر لینا ایسے شخص کے لئے کافی ہے!

س۔ پہلے سجدے کے بعد کس قدر ٹھیر کر دوسرا سجدہ کرے۔

ج۔ اچھی طرح بیٹھ جائے۔ پھر دوسرا سجدہ کرے ا

س۔ عیدین یا جمعہ یا اور کسی بڑی جماعت میں لوگوں کی کثرت کی وجہ سے جگہ تنگ ہو گئی۔ اور پیچھے والے شخص نے اپنے آگے والے کی پیٹھ پر سجدہ کر لیا

تو جائز ہے یا نہیں ؟

ج ۔ جائز ہے !

نماز کے پانچویں رکن (قعدہ اخیرہ) کا بیان

س ۔ قعدۂ اخیرہ کی کتنی مقدار فرض ہے ؟

ج ۔ التحیات کے آخری الفاظ عبدُہٗ ورسولہٗ تک پڑھنے کی مقدار بیٹھنا فرض ہے !

س ۔ قعدۂ اخیرہ کن کن نمازوں میں فرض ہے ؟

ج ۔ تمام نمازوں میں ۔ خواہ فرض ہوں یا واجب ۔ سنت ہوں یا نفل قعدہ اخیرہ فرض ہے !

واجبات نماز کا بیان

س ۔ واجباتِ نماز سے کیا مراد ہے ؟

ج ۔ واجباتِ نماز ان چیزوں کو کہتے ہیں جن کا نماز میں ادا کرنا ضروری ہے اگر ان میں سے کوئی چیز بھولے سے چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کر لینے سے نماز درست ہوجاتی ہے اور بھولے سے چھوٹنے کے بعد سجدہ سہو نہ کیا جائے یا قصداً کوئی چیز چھوڑ دی جائے تو نماز کا لوٹانا واجب ہوتا ہے !

س ۔ واجبات نماز کتنے ہیں ؟

ج ۔ واجبات نماز چودہ (۱۴) ہیں :۔

(۱) فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں کو قرأت کیلئے مقرر کرنا (۲) فرض نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا

(۳) تیسرے فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور واجب اور سنت اور نفل نمازوں کی تمام رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ یا بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا (۴) سورۂ فاتحہ کو سورۃ سے پہلے پڑھنا (۵) قرأت اور رکوع میں اور سجدوں اور رکعتوں میں ترتیب قائم رکھنا (۶) قومہ کرنا یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا (۷) جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان میں سیدھا بیٹھ جانا (۸) تعدیل ارکان یعنی رکوع سجدہ وغیرہ کو اطمینان سے اچھی طرح ادا کرنا (۹) قعدۂ اولیٰ یعنی تین اور چار رکعت والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد تشہد کے مقدار بیٹھنا (۱۰) دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا (۱۱) امام کو نماز فجر، مغرب، عشاء، جمعہ، عیدین، تراویح۔ اور رمضان شریف کے وتروں میں آواز سے قرأت کرنا۔ اور ظہر عصر وغیرہ نمازوں میں آہستہ پڑھنا (۱۲) لفظ سلام کے ساتھ نماز سے علیحدہ ہونا (۱۳) نماز وتر میں قنوت کے لئے تکبیر کہنا اور دعائے قنوت پڑھنا (۱۴) دونوں عیدوں کی نماز میں تکبیریں کہنا +

نماز کی سُنّتوں کا بیان

س۔ نماز کی سنتوں سے کیا مراد ہے؟

ج۔ جو چیزیں نماز میں حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوئی ہیں لیکن اُن کی تاکید فرض اور واجب کے برابر ثابت نہیں ہوئی۔ اُنہیں سُنت کہتے ہیں۔ ان چیزوں میں سے کوئی چیز اگر بھولے سے چھوٹ جائے تو نہ نماز ٹوٹتی ہے۔ نہ سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے۔ نہ گناہ ہوتا ہے۔ اور قصداً چھوڑ دینے سے نماز تو نہیں ٹوٹتی۔ اور نہ سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے لیکن چھوڑنے والا ملامت کا مستحق ہوتا ہے +

س۔ نماز میں کتنی سنتیں ہیں؟

ج۔ نماز میں اکیس سنتیں ہیں:۔

(۱) تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھانا (۲) دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں اپنے حال میں کھلی اور قبلہ رُخ رکھنا (۳) تکبیر کہتے وقت سر کو نہ جھکانا (۴) امام کا تکبیر تحریمہ اور ایک رکن سے دوسرے میں جانے کی تمام تکبیریں بقدر حاجت بلند آواز سے کہنا (۵) سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھنا (۶) ثنا پڑھنا (۷) تعوذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الخ پڑھنا (۸) بِسْمِ اللّٰہِ الخ پڑھنا (۹) فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھنا (۱۰) آمین کہنا (۱۱) ثنا اور تعوذ اور بسم اللہ اور آمین سب کو آہستہ پڑھنا (۱۲) سنت کے موافق قرات کرنا یعنی جس جس نماز میں جس قدر قرآن مجید پڑھنا سنت ہے اس کے موافق پڑھنا (۱۳) رکوع اور سجدے میں تین تین بار تسبیح پڑھنا (۱۴) رکوع میں سر اور پیٹھ کو ایک سیدھ میں برابر رکھنا۔ اور دونوں ہاتھوں کی کھلی انگلیوں سے گھٹنوں کو پکڑ لینا (۱۵) قومہ میں امام کو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور مقتدی کو رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا۔ اور منفرد کو تسمیع اور تحمید دونوں کہنا (۱۶) سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے پھر دونوں ہاتھ پھر پیشانی پر رکھنا (۱۷) جلسہ اور قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا۔ اور سیدھے پاؤں کو اس طرح کھڑا رکھنا کہ اس کی انگلیوں کے سرے قبلے کی طرف رہیں۔ اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا (۱۸) تشہد میں اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ پر کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرنا (۱۹) قعدہ اخیرہ میں تشہد کے بعد درود پڑھنا (۲۰) درود کے بعد دعا پڑھنا (۲۱) پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرنا +

نماز کے مستحبات کا بیان

س۔ نماز میں کتنی چیزیں مستحب ہیں؟

ج۔ نماز میں پانچ چیزیں مستحب ہیں۔ (۱) تکبیر تحریمہ کہتے وقت آستینوں سے دونوں ہتھیلیاں نکال لینا (۲) رکوع سجدے میں منفرد کو تین مرتبہ سے زیادہ تسبیح کہنا (۳) قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ پر اور رکوع میں قدموں کی پیٹھ پر اور جلسہ اور قعدہ میں اپنی گود پر اور سلام کے وقت اپنے مونڈھوں پر نظر رکھنا (۴) کھانسی کو اپنی طاقت بھر نہ آنے دینا (۵) جماہی میں منہ بند رکھنا اور کھل جائے تو قیام کی حالت میں سیدھے ہاتھ اور باقی حالتوں میں بائیں ہاتھ کی پشت سے منہ چھپا لینا

نماز پڑھنے کی پوری ترکیب

جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو پہلے اپنا بدن حدث اکبر اور حدث اصغر اور ظاہری ناپاکی سے پاک کرلو۔ اور پاک کپڑے پہنکر پاک جگہ پر قبلے کی طرف منہ کرکے اس طرح کھڑے ہو کہ دونوں قدموں کے درمیان چار انگل یا اسکے قریب قریب فاصلہ رہے پھر جو نماز پڑھنی ہو اسکی نیت دل سے کرو مثلاً یہ کہ فجر کی نماز فرض خدا کیواسطے پڑھتا ہوں اور زبان سے بھی کہہ لو تو اچھا ہے پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاؤ ہاتھوں کی ہتھیلیاں اور انگلیاں قبلہ رُخ رہیں اور انگوٹھے کانوں کی لَو کے مقابل ہوں اور انگلیاں کھُلی کھُلی رہیں۔ اس وقت اللہ اکبر کہکر دونوں ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لو۔ سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رہے اور انگوٹھے اور چھنگلیاں سے حلقے کے طور پر گٹے کو پکڑ لو۔ اور باقی تین انگلیاں

کلائی پر رہیں اور نظر سجدہ کی جگہ پر رہے ہاتھ باندھ کر آہستہ آہستہ ثنا پڑھو پھر تعوذ پھر تسمیہ
پڑھ کر سورہ فاتحہ پڑھو جب سورۂ فاتحہ ختم کر لو تو آہستہ سے آمین کہو پھر کوئی سورۃ یا
کوئی بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھو لیکن اگر تم امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہو
تو صرف ثنا پڑھ کر خاموش کھڑے رہو. تعوذ اور تسمیہ اور سورۂ فاتحہ اور سورۃ کچھ نہ پڑھو.
قرأت صاف صاف اور صحیح صحیح پڑھو. جلدی نہ کرو. پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں
جاؤ. انگلیوں کو کھول کر ان سے گھٹنوں کو پکڑ لو پیٹھ کو ایسا سیدھا کر لو کہ اگر اس پر پانی
کا پیالہ رکھ دیا جائے تو ٹھیک رکھا رہے. سر کو پیٹھ کی سیدھ میں رکھو نہ اونچا کرو
نہ نیچا رکھو ہاتھ پسلیوں سے علیحدہ رہیں اور پنڈلیاں سیدھی کھڑی رہیں. پھر رکوع
کی تسبیح تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ پڑھو. پھر تسمیع کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ
تحمید بھی پڑھ لو (امام صرف تسمیع پڑھے. اور مقتدی صرف تحمید پڑھے اور منفرد تسمیع
وتحمید دونوں پڑھے) پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں جاؤ. پہلے دونوں گھٹنے
پھر دونوں ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی رکھو. چہرہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان اور
انگوٹھے کان کے مقابل رہیں. ہاتھوں کی انگلیاں ملی رکھو تاکہ سب کے سر قبلہ کی
طرف رہیں کہنیاں پسلیوں سے اور پیٹ ران سے علیحدہ رہیں. کہنیاں زمین
پر مت بچھاؤ سجدے میں تین یا پانچ مرتبہ سجدے کی تسبیح کہو. پھر پہلے پیشانی
پھر ناک پھر ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہتے ہوئے اٹھو اور سیدھے بیٹھ جاؤ. پھر تکبیر
کہکر دوسرا سجدہ کرو پھر تکبیر کہتے ہوئے اٹھو اٹھنے میں پہلے پیشانی پھر ناک پھر
ہاتھ پھر گھٹنے اٹھا کر پنجوں کے بل سیدھے کھڑے ہو جاؤ. اور کھڑے ہو کر ہاتھ
باندھ لو اور بسم اللہ اور سورۂ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھو (امام کے پیچھے ہو تو کچھ نہ
پڑھو خاموش کھڑے رہو) پھر اسی قدر قاعدے سے رکوع. قومہ. سجدہ. جلسہ
دوسرا سجدہ کرو. دوسرے سجدے سے اٹھ کر بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جاؤ سیدھا

پاؤں کھڑا رکھو۔ دونوں پاؤں کی انگلیوں کے سر قبلے کی طرف رہیں اور دونوں
ہاتھ رانوں پر رکھو اور التحیات پڑھو جب اشہدان لاالہ الا اللہ پر پہنچو تو سیدھے ہاتھ کے
انگوٹھے اور بیچ کی انگلی سے حلقہ باندھ لو اور چھنگلیا اور اس کے پاس والی انگلی
کو بند کر لو۔ اور کلمہ کی انگلی اٹھا کر اشارہ کرو۔ لاالہ پر انگلی اٹھاؤ اور الا اللہ پر جھکا دو
اور اسی طرح اخیر تک حلقہ باندھے رکھو۔ تشہد ختم کر کے اگر دو رکعت والی نماز ہے۔ تو
درود شریف پڑھو۔ اس کے بعد دعا پڑھو پھر پہلے داہنی طرف پھر بائیں طرف
سلام پھیرو داہنی طرف سلام پھیرتے وقت داہنی طرف منہ پھیرو اور بائیں طرف
سلام میں بائیں طرف منہ پھیرو۔ داہنے سلام میں داہنی طرف کے فرشتوں
اور نمازیوں کی نیت کرو اور بائیں سلام میں بائیں طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی
نیت کرو۔ اور جس طرف امام ہو اس طرف کے سلام میں امام کی بھی نیت کرو۔
اور امام دونوں سلاموں میں مقتدیوں کی نیت کرے اور اگر تین یا چار رکعت
والی نماز ہے تو تشہد کے بعد درود نہ پڑھو بلکہ تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ۔ اور
تیسری اور چوتھی رکعت اگر نماز فرض ہے تو اس کے قاعدے سے اور واجب
یا سنت یا نفل ہے تو اس کے قاعدے سے پوری کر کے سلام پھیر دو سلام
کے بعد اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِکْرَامِ۔ اور اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ
پڑھو۔ اور یہ دعا بھی مسنون ہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا
اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ ط

تیسرا حصہ تمام ہوا

فہرست مضامین تعلیم الاسلام نمبر ۳

تمت بالخیر

یا ایہا الذین اٰمنوا قوا انفسکم واہلیکم نارا

الحمد للہ والمنۃ کہ مسلمان بچوں کی مذہبی تعلیم کے لئے

سلسلہ

تعلیم الاسلام

کا

چوتھا نمبر (۴)

مؤلفہ

حضرت علامہ مولانا مولوی مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

شاہجہانپوری ثم الدہلوی مدرس اول مدرسہ امینیہ دہلی

سنہ ۱۳۵۰ھ

جید برقی پریس بازار بلیماران دہلی میں طبع ہوا

فہرست مضامین تعلیم الاسلام نمبر (۴)

تعلیم الاسلام کا پہلا شعبہ یعنی تعلیم الایمان یا اسلامی عقائد

تعلیم الاسلام کا دوسرا شعبہ یعنی تعلیم الارکان یا اسلامی اعمال

تعلیم الاسلام نمبر (۴) کا پہلا شعبہ

معروف بہ

تعلیم الایمان یا اسلامی عقائد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

توحید

س- لفظ اللہ کے کیا معنے ہیں؟

ج- اللہ اُس ذات (خدا تعالیٰ) کا نام ہے جو واجب الوجود ہے اور تمام صفاتِ کمالیہ اُس میں موجود ہیں!

س- واجب الوجود کے کیا معنے ہیں؟

ج- واجب الوجود ایسی ہستی کو کہتے ہیں- یا ایسی موجود شے کو کہتے ہیں جس کا وجود (موجود ہونا) واجب یعنی ضروری ہو- اور اس کا عدم (نیستی) محال ہو-

جو واجب الوجود ہوگا وہ ہمیشہ سے ہوگا اور ہمیشہ رہیگا- نہ اسکی ابتدا ہوگی نہ انتہا- اور کسی وقت اسکی نیستی نہو سکے گی- اور وہ خود بخود موجود ہوگا- کیونکہ جو چیز کسی دوسرے کے پیدا کرنیسے پیدا ہو اور وجود میں

آئے وہ واجب الوجود نہیں ہو سکتی۔ پس اسلامی تعلیم کے بموجب اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے۔ اُس کے سوا عالم کی کوئی چیز واجب الوجود نہیں۔

س۔ صفاتِ کمالیہ کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ خدا تعالیٰ چونکہ واجب الوجود ہے۔ اور واجب الوجود کا اپنی ذات میں کامل ہونا ضروری ہے تو اس کمالِ ذاتی کے لئے جن جن صفتوں کا اس میں ہونا ضروری ہے وہ سب اُس کے لیئے ثابت ہیں۔ اِنہیں صفتوں کو صفاتِ کمالیہ کہتے ہیں!

س۔ جو چیز ہمیشہ سے ہو اور ہمیشہ رہے اُسے کیا کہتے ہیں؟

ج۔ ایسی شے کو قدیم کہتے ہیں!

س۔ خدا تعالیٰ کے سوا اور کیا چیزیں قدیم ہیں؟

ج۔ خدا تعالیٰ اور اُس کی تمام صفات قدیم ہیں ان کے سوا اور کوئی چیز قدیم نہیں!

س۔ جب خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی چیز ہمیشہ سے موجود نہیں تھی تو خدا تعالیٰ نے آسمان و زمین اور تمام چیزیں کیسے بنائیں؟

ج۔ خدا تعالیٰ نے تمام عالم کو اپنے حکم اور اپنی قدرت سے پیدا کر دیا اُسے عالم کے بنانے اور آسمان و زمین پیدا کرنے کے لیئے کسی چیز کی حاجت نہیں تھی کیونکہ اگر خدا تعالیٰ بھی عالم کو پیدا کرنے میں کسی چیز کا محتاج ہوتا تو وہ واجب الوجود نہیں ہو سکتا!

یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ واجب الوجود ہے۔ اور واجب الوجود اپنے کسی کام میں کسی دوسرے شخص یا دوسری چیز کا محتاج نہیں ہوتا!

س۔ خدا تعالیٰ کی صفاتِ کمالیہ کیا کیا ہیں؟

ج - وحدت - قِدَم یا وجوبِ وجود - حیٰوۃ - قدرت - عِلم - ارادہ - سمع بصر - کلام - خلق - تکوین وغیرہا -

س - صفتِ وحدت کے کیا معنے ہیں ؟

ج - وحدت کے معنیٰ ایک ہونا - یہ خدا تعالیٰ کی صفت ہے کہ وہ اپنی ذات میں بھی ایک ہے اور صفات میں بھی یکتا ہے - اور توحید کے معنیٰ خدا کو ایک سمجھنا یا اس کے ایک ہونے کا یقین اور اقرار کرنا !

س - صفتِ قِدَم اور وجوبِ وجود کے کیا معنے ہیں ؟

ج - قِدَم کے معنیٰ قدیم ہونا یعنی ہمیشہ سے ہونا اور ہمیشہ رہنا - اور وجوبِ وجود کے معنے واجب الوجود ہونا (واجب الوجود کے معنے تم اِس رسالہ کے شروع میں پڑھ چکے ہو)

س - اَزَلی - اَبَدی کے کیا معنے ہیں ؟

ج - جس چیز کی اِبتدا نہ ہو یعنی ہمیشہ سے ہو اُسے اَزَلی کہتے ہیں - اور جس چیز کی اِنتہا نہ ہو یعنی ہمیشہ رہے اُسے اَبَدی کہتے ہیں پس خدا تعالیٰ اَزَلی بھی ہے اور اَبَدی بھی ہے اور یہی معنے قدیم ہونے کے ہیں !

س - حیٰوۃ کے کیا معنے ہیں ؟

ج - حیٰوۃ کے معنے زندگی کے ہیں یعنی خدا تعالیٰ زندہ ہے - زندگی کی صفت اس کے لیئے ثابت ہے !

س - صفتِ قدرت کے کیا معنے ہیں ؟

ج - قدرت کے معنے طاقت کے ہیں - یعنی عالَم کو پیدا کرنے اور قائم رکھنے اور پھر فنا کرنے اور پھر موجود کرنے کی قدرت (طاقت) رکھتا ہے !

س - صفتِ عِلم کے کیا معنے ہیں ؟

ج۔ علم کے معنے جاننا یعنی خدا تعالیٰ تمام چیزوں کا عالم (جاننے والا) ہے اس کے علم سے کوئی چیز چھوٹی ہو یا بڑی نکلی ہوئی نہیں۔ ذرہ ذرہ کا اُسے علم ہے۔ ہر چیز کو اسکے وجود سے پہلے اور معدوم ہونیکے بعد بھی جانتا ہے اندھیری رات میں کالی چیونٹی کے چلنے میں اُسکے پاؤں کی حرکت کو بخوبی جانتا اور دیکھتا ہے انسان کے دل میں جو خیالات آتے ہیں۔ وہ خدا کے علم میں سب روشن ہیں۔ علم غیب خاص خدا تعالیٰ کی صفت ہے۔

س۔ ارادہ کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ ارادہ کے معنے اپنے اختیار سے کام کرنا یعنی خدا تعالیٰ جس چیز کو چاہتا ہے اپنے اختیار سے پیدا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اپنے اختیار سے معدوم (نیست) کرتا ہے۔ دنیا کی تمام باتیں اُسکے اختیار اور ارادے سے ہوتی ہیں۔ عالم کی کوئی چیز اس کے اختیار اور ارادہ سے باہر نہیں۔ وہ کسی کام میں مجبور نہیں ہے۔

س۔ صفتِ سمع اور بصر سے کیا مُراد ہے؟

ج۔ سمع کے معنے سُننا اور بصر کے معنے دیکھنا یعنی خدا تعالیٰ ہر بات کو سُنتا اور ہر چیز کو دیکھتا ہے لیکن مخلوق کی طرح اسکے کان نہیں ہیں اور نہ مخلوق کی طرح اُس کی آنکھیں ہیں نہ اُس کے کانوں اور آنکھوں کی کوئی شکل اور صورت ہے چھوٹی سے چھوٹی آواز کو سُنتا ہے اور چھوٹی سے چھوٹی چیز کو دیکھتا ہے۔ اسکے سُننے اور دیکھنے میں نزدیک۔ دُور۔ اندھیرے۔ اُجالے کا کوئی فرق نہیں!

س۔ صفتِ کلام کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ کلام کے معنے بولنا۔ بات کرنا ہیں۔ خدا تعالیٰ کے لیئے یہ صفت بھی ثابت ہے لیکن اس کے لیئے مخلوق جیسی زبان نہیں ہے!

س - اگر خدا تعالیٰ کی زبان نہیں تو وہ باتیں کیسے کرتا ہے ؟

ج - مخلوق بغیر زبان کے بات نہیں کر سکتی - کیونکہ مخلوق اپنے تمام کاموں میں اسباب اور آلات کی محتاج ہے - لیکن خدا تعالیٰ جو اپنے کسی کام میں کسی چیز کا محتاج نہیں وہ کلام کرنے میں بھی زبان کا محتاج نہیں - اگر وہ بھی باتیں کرنے کے لیئے زبان کا محتاج ہو تو وہ خدا اور واجب الوجود نہیں ہو سکتا !

س - صفتِ خَلق اور تکوین کے کیا معنے ہیں ؟

ج - خَلق کے معنے پیدا کرنا - اور تکوین کے معنے وجود میں لانا - خدا تعالیٰ کے لیئے یہ صفت بھی ثابت ہے - وہی تمام عالم کا خالق (پیدا کرنے والا) مُکوِّن (وجود میں لانیوالا) ہے !

س - اِن صفات کے علاوہ خدا تعالیٰ کی اور صفتیں بھی ہیں یا نہیں ؟

ج - ہاں خدا تعالیٰ کی اور بھی بہت سی صفتیں ہیں - جیسے مارنا - زندہ کرنا - رزق دینا - عزت دینا - ذلت دینا وغیرہ وغیرہ - اور خدا تعالیٰ کی تمام صفتیں ازلی - ابدی اور قدیم ہیں - اُن میں کمی بیشی تغیر تبدل نہیں ہو سکتا +

خدا تعالےٰ کی کتابیں

س - اسلامی عقائد میں بتایا گیا ہے کہ قرآن مجید تئیس ۲۳ برس میں اُترا - اور قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ - بقرہ ع ۲۳ یعنی رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا - اس سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید رمضان کے مہینہ میں اُترا -

اور قرآن مجید میں دوسری جگہ فرمایا اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ یعنے ہمنے اس کو (قرآن مجید کو) شبِ قدر میں اُتارا - اِس سے معلوم ہوا کہ

قرآن مجید شب قدر میں اُترا۔ یہ تینوں باتیں آپس میں ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ ان میں سے کونسی بات صحیح ہے۔

ج۔ تینوں باتیں صحیح ہیں۔ بات یہ ہے کہ قرآن مجید کے نزول دو ہیں۔ اول یہ کہ پہلے تمام قرآن مجید ایک ہی مرتبہ لوح محفوظ سے آسمان دنیا (پہلے آسمان) پر نازل کیا گیا۔ دوسرا نزول یہ کہ وقتاً فوقتاً ضرورتوں کے لحاظ سے تھوڑا تھوڑا دنیا میں اُترا پس قرآن مجید کی ان دونوں آیتوں میں نزول سے پہلا نزول مراد ہے کہ رمضان شریف کے مہینے کی ایک رات میں جو شب قدر تھی لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل ہو گیا۔ اور تیئیس ۲۳ برس میں نازل ہونے سے دوسرا نزول مراد ہے کہ آسمان دنیا سے حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر تیئیس ۲۳ سال میں نازل ہوا۔ پس یہ تینوں باتیں آپس میں مخالف نہیں بلکہ تینوں صحیح ہیں۔

س۔ قرآن مجید کے نزول کی ابتدا کہاں ہوئی یعنی کس جگہ قرآن مجید اُترنا شروع ہوا؟

ج۔ مکہ معظمہ میں ایک پہاڑ ہے جس کا نام حرا ہے اُس میں ایک غار تھا۔ حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُس غار میں خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لئے تشریف لیجاتے تھے اور کئی کئی روز تک اس میں رہتے تھے جب کھانا ختم ہو جاتا تھا تو مکان پر تشریف لاکر پھر کئی روز کا سامان لیجاتے اور خلوت و تنہائی میں خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے رہتے۔ اسی غار حرا میں حضور پر قرآن مجید اُترنا شروع ہوا تھا

س۔ قرآن مجید کے نزول کی ابتدا کیسے ہوئی؟

ج۔ حضور اسی غار حرا میں تشریف رکھتے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور آپکے سامنے ظاہر ہو کر آپ سے فرمایا کہ اِقْرَأْ یہ لفظ سورۃ علق کا پہلا لفظ ہے اور اسکے معنی ہیں (پڑھ)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں پڑھا ہوا نہیں

ہوں۔ اسیطرح تین بار ہوا۔ پھر جبرئیل علیہ السلام نے یہ آیتیں پڑھ دیں
اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ
وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۝
اور اُن سے سُنکر حضور نے بھی پڑھ لیں۔ پس یہ آیتیں قرآن مجید میں سب سے
پہلے آنحضرت صلعم پر نازل ہوئی ہیں!

س۔ اگر قرآن مجید کے نزول کی ابتدا سورۂ علق کی ان ابتدائی آیتوں سے ہوئی ہو
تو کیا قرآن شریف جس ترتیب سے اَب موجود ہے۔ اِس ترتیب سے نازل نہیں؟

ج۔ نہیں۔ موجودہ ترتیب نزول کی ترتیب نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ قرآن مجید کا
نزول تو ضرورت اور موقع کے لحاظ سے ہوتا تھا۔ مگر جب کوئی سورۃ اُترتی تھی تو
حضور رسولِ کریم صلعم بتا دیتے تھے۔ کہ اس سورت کو فلاں سورت کے بعد اور
فلاں سورت سے پہلے لکھ لو۔ اور جب کوئی آیت یا آیتیں نازل ہوتی تھیں تو
حضور فرما دیتے تھے کہ اس آیت یا ان آیتوں کو فلاں سورت کی فلاں آیت کے بعد
اور فلاں آیت سے پہلے لکھ لو۔ پس اگرچہ قرآن مجید کا نزول تو موقع اور ضرورت
کے لحاظ سے اِس موجودہ ترتیب کے خلاف ہوا ہے لیکن یہ موجودہ ترتیب بھی حضور انور
صلعم کی بتائی ہوئی ہے اور حضور کے ارشاد اور حکم کے موافق قائم کی ہوئی ہے۔

س۔ حضور انور صلعم نے جس ترتیب سے قرآن مجید لکھوایا تھا۔ اور جو ترتیب
آپنے قائم فرمائی تھی۔ یہ خود آپ کی رائے سے تھی۔ یا خدا تعالیٰ کے حکم کے
موافق۔ آپ بتاتے تھے؟

ج۔ سورتوں کی تعداد اور ان کی ابتدا اور انتہا اور ہر سورت کی آیتوں کی تعداد
اور ہر آیت کی ابتدا اور انتہا۔ اسیطرح تمام قرآن مجید کی ترتیب خدا تعالیٰ کی
طرف سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو معلوم ہوئی۔ اور اُنہوں نے حضور

رسول کریم صلعم کو بتائی۔ اور حضور کے ذریعہ سے ہمیں معلوم ہوئی ہے۔

س۔ قرآن مجید کو اُترے ہوئے تیرہ سو سال سے زیادہ ہو گئے تو اس بات کی کیا دلیل ہے کہ یہ قرآن مجید جو ہمارے پاس موجود ہے۔ وہی قرآن مجید ہے جو حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا؟

ج۔ اس بات کی کہ یہ قرآن مجید وہی اصلی قرآن مجید ہے جو حضور پر نازل ہوا تھا بہت سی دلیلیں ہیں۔ ہم چند آسان آسان دلیلیں بیان کئے دیتے ہیں۔

پہلی دلیل۔ قرآن مجید کا متواتر ہونا۔ یعنی تواتر کیساتھ حضور کے زمانے سے آجتک نقل ہوتے چلا آنا۔ جو چیز تواتر سے ثابت ہو جائے اس کا ثبوت یقینی اور قطعی ہوتا ہے۔ اسمیں کسی طرح شبہ اور شک کی گنجائش نہیں ہوتی۔

س۔ متواتر اور تواتر کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ جس بات کے نقل کرنیوالے اس کثرت سے ہوں کہ اُن سب کا جھوٹ بولنا عقل کے نزدیک محال ہو اس بات کو متواتر کہتے ہیں۔ اور اس بات کے اس طرح نقل ہوتے ہوتے چلے آنے کو تواتر کہتے ہیں!

پس قرآن مجید کو حضور کے زمانے سے اسقدر کثرت سے لوگ نقل کرتے ہوئے اور پڑھتے پڑھاتے ہوتے چلے آتے ہیں کہ ادنیٰ عقل والا آدمی بھی یہ یقین نہیں کر سکتا کہ اتنے آدمی سب کے سب جھوٹ بولتے ہوں۔

دوسری دلیل۔ حضور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے آجتک لاکھوں بلکہ کروڑوں مسلمان قرآن مجید کے حافظ ہوتے چلے آئے ہیں اور آج بھی دنیا میں مسلمانوں کے لاکھوں بچے۔ جوان۔ بوڑھے ایسے موجود ہیں جن کے سینوں میں قرآن مجید محفوظ ہے۔

اور جس کتاب کے نزول کے وقت سے آجتک اتنے حافظ موجود رہے

ہوں اور انہوں نے اپنے سینوں میں اس کی حفاظت کی ہو۔ اسکے محفوظ اور اصلی ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔

تیسری دلیل۔ خود قرآن مجید میں حضرت رب العزت نے فرمایا ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ یعنی ہمنے ذکر (قرآن مجید) کو اتارا ہے۔ اور ہم ہی اُس کے محافظ ہیں۔

پس جبکہ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت اپنے ذمہ لی ہوئی ہے اور اسکی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہوا ہے تو ضروری طور پر ثابت ہو گیا کہ یہ قرآن مجید بعینہٖ وہی قرآن مجید ہے جو حضور انور صلعم پر نازل ہوا تھا کیونکہ اسی کی حفاظت کا وعدہ خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ پس وہ آجتک محفوظ ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک محفوظ رہے گا۔

چوتھی دلیل قرآن مجید نے اپنے نزول کیوقت جو دعویٰ کیا تھا کہ اس جیسا کلام کوئی شخص نہیں بنا سکتا یہ دعویٰ آجتک اس قرآن مجید کے متعلق صحیح رہا کیونکہ جو قرآن مجید آج موجود ہے اس کا مثل نہ کوئی شخص بنا سکا نہ بنانیکا دعویٰ کیا نہ بنا سکتا ہے نہ بنا سکیگا۔ پس یہ اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ یہ قرآن مجید ہی اصلی قرآن مجید ہے جو حضور رسول کریم صلعم پر نازل ہوا تھا +

رسالت

س۔ قرآن مجید میں ہے وَ اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ (فاطر ع ۳) یعنی کوئی قوم ایسی نہیں جسمیں خدا کیطرف سے کوئی ڈرانیوالا نہ آیا ہو۔ اور دوسری جگہ فرمایا ہے لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (رعد ع ۱) یعنی ہر قوم کے لئے ہدایت کرنیوالا بھیجا گیا ہے۔ ان آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ملک اور ہر قوم میں خدا کی طرف سے کوئی

پیغمبر بھیجا گیا ہے تو کیا ہندوستان میں بھی کوئی پیغمبر آئے تھے ؟

ج ۔ ہاں ان آیتوں سے بیشک یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہر قوم کے لئے خدا نے کوئی ہادی اور ڈرانے والا بھیجا ہے ۔ اور اسلئے ممکن ہے کہ ہندوستان میں بھی کوئی نبی آئے ہوں ۔

س ۔ کیا یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہندوؤں کے پیشوا جیسے رامچندرجی وغیرہ خدا کے پیغمبر تھے ؟

ج ۔ نہیں کہہ سکتے ۔ کیونکہ پیغمبری ایک خاص عہدہ تھا جو خدا کیطرف سے اُسکے برگزیدہ اور خاص بندوں کو عطا فرمایا جاتا تھا ۔ تو جب تک شریعت سے یہ بات معلوم نہو کہ یہ خاص عہدہ خداتعالیٰ نے فلاں شخص کو عطا فرمایا تھا ۔ اُس وقت تک ہم بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ خدا کا نبی تھا ۔ اگر ہمنے بلا دلیل شرعی صرف اپنی رائے سے کسی شخص کو پیغمبر سمجھ لیا اور فی الواقع وہ پیغمبر نہیں تھا تو خداتعالیٰ کے حضور میں ہم سے اِس غلط عقیدے کا مواخذہ ہوگا ۔

یوں سمجھو کہ اگر تم صرف اپنے خیال سے کسی شخص کو سمجھ لو کہ وہ بادشاہ کا نائب یعنی گورنر جنرل ہے اور وہ فی الواقع گورنر جنرل نہو تو تم حکومت کے نزدیک مجرم ہوگے کہ ایک ایسے شخص کو جسے بادشاہ نے گورنر جنرل نہیں بنایا ہے تم نے گورنر جنرل مان کر بادشاہ کی طرف ایک غلط بات کی نسبت کی ۔

پس گذشتہ لوگوں میں سے ہم خاص طور پر اُنہیں بزرگوں کو پیغمبر کہہ سکتے ہیں جن کا پیغمبر ہونا شریعت سے ثابت ہو ۔ اور قرآن مجید یا حدیث شریف میں اُن کو پیغمبر بتایا گیا ہو ۔

ہندوؤں یا اور قوموں کے پیشواؤں کے متعلق ہم زیادہ سے زیادہ اِس قدر کہہ سکتے ہیں کہ اگر اُن کے عقائد اور اعمال درست ہوں اور انکی تعلیم آسمانی تعلیم کے

خلاف نہ ہو اور اُنہوں نے خلقِ خدا کی ہدایت اور رہنمائی کا کام بھی کیا ہو تو ممکن ہے کہ وہ نبی ہوں مگر یہ کہنا کہ وہ نبی تھے یقیناً بے دلیل بات اور اٹکل کا تیر ہے۔

س۔ حضور رسولِ مقبول صلعم کے متعلق کیا عقیدے رکھنے چاہیئے ہیں؟

ج۔ آپؐ خدا تعالیٰ کے بندے اور ایک انسان تھے۔ خدا تعالیٰ کے بعد آپؐ تمام مخلوق سے افضل ہیں۔ آپؐ گناہوں سے معصوم ہیں۔ آپؐ پر خدا تعالیٰ نے قرآن مجید نازل فرمایا۔ آپؐ کو شبِ معراج میں خدا تعالیٰ نے آسمانوں پر بلایا اور جنت و دوزخ وغیرہ کی سیر کرائی۔ آپؐ نے خدا تعالیٰ کے حکم سے بہت سے معجزے دکھائے آپؐ خدا تعالیٰ کی بہت زیادہ عبادت اور بندگی کرتے تھے۔ آپؐ کے اخلاق و عادات نہایت اعلیٰ درجہ کے تھے۔ آپؐ کو خدا تعالیٰ نے بہت سی گذشتہ اور آیندہ باتوں کا علم عطا فرمادیا تھا جنکی آپؐ نے اپنی اُمت کو خبر دی۔ آپؐ کو خدا تعالیٰ نے تمام مخلوق سے زیادہ علم عطا فرمایا تھا۔ لیکن آپؐ عالم الغیب نہیں تھے۔ کیونکہ عالم الغیب ہونا صرف خدا تعالیٰ کی شان اور اُسی کی خاص صفت ہے۔ آپؐ خاتم النبیین ہیں کہ آپؐ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوگا۔ ہاں صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو پہلے نبی ہیں آسمان سے اُترینگے اور اسلامی شریعت کی پیروی کرینگے۔ آپؐ انسانوں اور جنات سب کے لئے رسول ہیں۔ آپؐ قیامت کے روز خدا تعالیٰ کی اجازت سے گنہگاروں کی شفاعت کرینگے۔ اسیوجہ سے حضور کو شفیع المذنبین کہتے ہیں اور خدا تعالیٰ حضور کی شفاعت قبول بھی فرمائیگا۔ آپؐ نے جن باتوں کا حکم کیا ہے اُن پر عمل کرنا اور جن سے منع کیا ہے اُنسے باز رہنا اور جن واقعات کی خبر دی ہے اُنکو اسی طرح ماننا اور یقین کرنا اُمت پر ضروری ہے۔ آپؐ کے ساتھ محبت رکھنا اور آپکی تعظیم اور تکریم کرنا ہر امتی کے ذمہ لازم ہے لیکن تعظیم سے مُراد وہی تعظیم ہے جو شرعی قاعدے کے موافق ہو اور خلافِ شرع باتوں کو تعظیم یا محبت سمجھنا نادانی ہے

س۔ معصوم ہونے سے کیا مُراد ہے؟

ج۔ معصوم ہونے سے مراد یہ ہے کہ کوئی صغیرہ یا کبیرہ گناہ حضور صلعم سے قصداً یا سہواً واقع نہیں ہوا۔ تمام انبیاء علیہم السلام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔

س۔ حضورؐ کی معراج جسمانی تھی یا منامی؟

ج۔ حضور اپنے جسم مبارک کیساتھ معراج میں تشریف لے گئے تھے اسلیئے آپ کی معراج جسمانی تھی ہاں اس جسمانی معراج کے علاوہ چند مرتبہ حضور کو خواب میں بھی معراج ہوئی ہے وہ منامی معراجیں کہلاتی ہیں کیونکہ منام خواب کو کہتے ہیں لیکن حضور صلعم کا خواب اور اسی طرح تمام انبیاء علیہم السلام کے خواب سچے ہوتے ہیں اُن میں غلطی اور خطا کا شبہ نہیں ہو سکتا۔ پس حضور کی ایک معراج تو جسمانی معراج تھی اور چار یا پانچ معراجیں منامی تھیں۔

س۔ شفاعت سے کیا مراد ہے؟

ج۔ شفاعت سفارش کو کہتے ہیں۔ قیامت کے دن حضور صلعم گنہگار بندوں کی خدا تعالیٰ کے سامنے سفارش کریں گے۔ حضور کو یہ فضیلت عطا ہو چکی ہے لیکن پھر بھی خدا تعالیٰ کے جلال و جبروت کے ادب سے حضور بھی شفاعت کی اجازت مانگیں گے۔ جب اجازت ملیگی تو شفاعت فرمائینگے۔

حضور کے علاوہ اور انبیاء اور اولیاء اور شہداء وغیرہم بھی شفاعت کرینگے لیکن بلا اجازت کوئی شخص شفاعت نہ کر سکے گا۔

س۔ کس قسم کے گناہوں کی معافی کے لئے شفاعت ہوگی؟

ج۔ سوائے کفر اور شرک کے باقی تمام گناہوں کی معافی کے لیئے شفاعت ہو سکتی ہے کبیرہ گناہوں والے شفاعت کے زیادہ محتاج ہوں گے۔ کیونکہ صغیرہ گناہ تو دنیا میں بھی عبادتوں سے معاف ہوتے رہتے ہیں ٭

ایمان اور اعمالِ صالحہ کا بیان

س - ایمان کسے کہتے ہیں ؟

ج - ایمان اسے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اور اس کی تمام صفتوں اور فرشتوں اور آسمانی کتابوں اور پیغمبروں کی دل سے تصدیق کرے اور جو باتیں کہ حضرت محمد صلعم خدا کی طرف سے لائے ہیں اُن سب کو سچا سمجھے اور زبان سے ان تمام باتوں کا اقرار کرے یہی تصدیق اور اقرار ایمان کی حقیقت ہے۔ لیکن اقرار کسی ضرورت یا مجبوری کے وقت ساقط ہو جاتا ہے جیسے گونگے آدمی کا ایمان بغیر اقرار زبانی کے بھی معتبر ہے !

س - اعمالِ صالحہ کسے کہتے ہیں ؟

ج - اعمالِ صالحہ کے معنیٰ ہیں نیک کام - جو عبادتیں اور نیک کام کہ خدا تعالےٰ اور اُس کے پیغمبروں نے مخلوق کو سکھائے اور بتائے ہیں وہ سب اعمالِ صالحہ کہلاتے ہیں

س - کیا عبادتیں اور نیک کام بھی ایمان کی حقیقت میں داخل ہیں ؟

ج - ہاں ایمانِ کامل میں اعمالِ صالحہ داخل ہیں اعمالِ صالحہ سے ایمان میں رُوشنی اور کمال پیدا ہو جاتا ہے اور اعمالِ صالحہ نہوں تو ایمان ناقص رہتا ہے۔

س - عبادت کے کیا معنے ہیں ؟

ج - عبادت بندگی کرنیکو کہتے ہیں - جو بندگی کرے اُسے عابد اور جس کی بندگی کیجائے اُسے معبود کہتے ہیں ہمارا سب کا سچا اور حقیقی معبود وہی ایک خدا ہے جس نے ہمیں اور ساری دنیا کو پیدا کیا ہے اور ہم سب اُسکے بندے ہیں اُسنے ہمیں اپنی عبادت کا حکم دیا ہے - اس لئے ہمارے ذمے عبادت کرنا فرض ہے -

س - خدا تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے کس کس مخلوق کو عبادت کا حکم کیا ہے ؟

ج - آدمیوں اور جنوں کو عبادت کرنیکا حکم دیا گیا ہے انہیں دونوں کو مکلف کہتے

ہیں فرشتے اور دنیا کے باقی جاندار عبادت کے مکلّف نہیں ہیں۔

س۔ جِنّ کون ہیں؟

ج۔ جنّ بھی خدا تعالیٰ کی ایک بڑی مخلوق ہے جو آگ سے پیدا ہوئی ہے جنوں کے جسم ایسے لطیف ہیں کہ ہمیں نظر نہیں آتے۔ لیکن جب وہ کسی آدمی یا جانور کی شکل میں ہو جاتے ہیں تو نظر آنے لگتے ہیں۔ اپنی شکل بدلنے اور آدمیوں اور جانوروں کی صورت میں ہو جانے کی خدا تعالیٰ نے انہیں طاقت دی ہے۔ اُن میں مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی۔ اُن کی اولاد بھی ہوتی ہے۔

س۔ عبادت کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

ج۔ عبادت کے بہت سے طریقے ہیں جیسے نماز پڑھنا۔ روزہ رکھنا۔ زکوٰۃ دینا حج کرنا۔ قربانی کرنا۔ اعتکاف کرنا۔ مخلوق کو نیک باتوں کی ہدایت کرنا۔ بُری باتوں سے روکنا۔ ماں باپ اور اُستادوں اور بزرگوں کی عزت اور ادب کرنا۔ مسجد بنانا۔ مدرسہ جاری کرنا۔ علمِ دین پڑھنا۔ علمِ دین پڑھانا۔ علمِ دین پڑھنے والوں کی امداد کرنا۔ خدا کی راہ میں خدا کے دشمنوں سے لڑنا۔ غریبوں کی حاجت روائی کرنا۔ بھوکوں کو کھانا کھلانا۔ پیاسوں کو پانی پلانا۔ اور ان کے علاوہ تمام ایسے کام جو خدا کے حکم اور مرضی کے موافق ہوں۔ سب عبادت میں داخل ہیں اور انہیں کاموں کو اعمالِ صالحہ کہتے ہیں

مَعصِیَت اور گناہ کا بیان

س۔ مَعصِیَت کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ مَعصِیَت کے معنے نافرمانی کرنا حکم نہ ماننا جس کام میں خدا تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی ہوتی ہو۔ اُسے معصیت اور گناہ کہتے ہیں۔

گناہ کرنا بہت بُری بات ہے۔ خدا تعالیٰ کا غضب اور ناراضی اور عذاب

گناہ کی وجہ سے ہوتا ہے گناہوں میں سب سے بڑے گناہ کفر و شرک ہیں۔ کافر اور مشرک ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ کافر اور مشرک کی شفاعت بھی کوئی نہیں کرے گا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ شرک کو میں کبھی نہیں بخشوں گا *

کُفر اور شرک کا بیان!

س - کفر اور شرک کسے کہتے ہیں؟

ج - جن چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے اُن میں سے کسی ایک بات کو بھی نہ ماننا کفر ہے۔ مثلاً کوئی خدا تعالیٰ کو نہ مانے یا خدا تعالیٰ کی صفات کا انکار کرے یا دو تین خدا مانے یا فرشتوں کا انکار کرے یا خدا تعالیٰ کی کتابوں میں سے کسی کتاب کا انکار کرے یا کسی پیغمبر کو نہ مانے یا تقدیر سے منکر ہو یا قیامت کے دن کو نہ مانے یا خدا تعالیٰ کے قطعی احکام میں سے کسی حکم کا انکار کرے یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی کسی خبر کو جھوٹی سمجھے۔ تو ان تمام صورتوں میں کافر ہو جائے گا۔

اور شرک اسے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی ذات یا صفات میں کسی دوسرے کو شریک کرے۔

س - خدا تعالیٰ کی ذات میں شرک کرنے کے کیا معنے ہیں؟

ج - ذات میں شرک کرنیکے معنے یہ ہیں کہ دو تین خدا ماننے لگے۔ جیسے عیسائی کہ تین خدا ماننے کی وجہ سے مشرک ہیں اور جیسے آتش پرست کہ دو خدا ماننے کی وجہ سے مشرک ہوتے اور جیسے ہندو کہ بہت سے خدا مان کر مشرک ہوئے ہیں۔

س - صفات میں شرک کرنے کے کیا معنے ہیں؟

ج - خدا کی صفات کی طرح کسی دوسرے کے لئے کوئی صفت ثابت کرنا شرک

ہو۔ کیونکہ کسی مخلوق میں خواہ وہ فرشتہ ہو یا نبی ہو یا ولی ہو۔ یا شہید ہو یا پیر ہو یا امام
ہو خدا تعالیٰ کی صفتوں کی طرح کوئی صفت نہیں ہو سکتی۔

س۔ شرک فی الصفات کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج۔ بہت سی قسمیں ہیں۔ یہاں پر ہم چند قسموں کا ذکر کئے دیتے ہیں۔

(۱) شرک فی القدرۃ یعنی خدا تعالیٰ کی طرح صفتِ قدرت کسی دوسرے کے لئے ثابت کرنا مثلاً یہ سمجھنا کہ فلاں پیغمبر یا ولی یا شہید وغیرہ پانی برسا سکتے ہیں یا بیٹا بیٹی دے سکتے ہیں۔ یا مرادیں پوری کر سکتے ہیں یا روزی دے سکتے ہیں۔ یا مارنا اور جلانا اُن کے قبضے میں ہو یا کسی نفع اور نقصان پہنچانے پر قدرت رکھتے ہیں۔ یہ تمام باتیں شرک ہیں۔

(۲) شرک فی العلم یعنی خدا تعالیٰ کی طرح کسی دوسرے کے لئے صفتِ علم ثابت کرنا۔ مثلاً یوں سمجھنا کہ خدا تعالیٰ کی طرح فلاں پیغمبر یا ولی وغیرہ علم غیب جانتے تھے یا خدا کی طرح ذرہ ذرہ کا انہیں علم ہے یا ہمارے تمام حالات سے وہ واقف ہیں یا دور و نزدیک کی چیزوں کی خبر رکھتے ہیں یہ سب شرک فی العلم ہے۔

(۳) شرک فی السمع والبصر یعنی خدا تعالیٰ کی صفت سمع یا بصر میں کسی دوسرے کو شریک کرنا۔ مثلاً یہ اعتقاد رکھنا کہ فلاں پیغمبر یا ولی ہماری تمام باتوں کو دُور و نزدیک سے سُن لیتے ہیں یا ہمارے کاموں کو ہر جگہ سے دیکھ لیتے ہیں سب شرک ہے۔

(۴) شرک فی الحکم یعنی خدا تعالیٰ کی طرح کسی اور کو حاکم سمجھنا اور اُسکے حکم کو خدا کے حکم کی طرح ماننا۔ مثلاً پیر صاحب نے حکم دیا کہ یہ وظیفہ نماز عصر سے پہلے پڑھا کرو تو اس حکم کی تعمیل اس طرح ضروری سمجھے کہ وظیفہ پورا کرنے کی وجہ سے عصر کا وقت مکروہ ہو جانے کی پرواہ نہ کرے یہ بھی شرک ہے۔

(۵) شرک فی العبادۃ یعنی خدا تعالیٰ کی طرح کسی دوسرے کو عبادت کا مستحق

سمجھنا۔ مثلاً کسی قبر یا پیر کو سجدہ کرنا۔ یا کسی کے لئے رکوع کرنا یا کسی پیر پیغمبر ولی امام کے نام کا روزہ رکھنا یا کسی کی نذر اور منت ماننی۔ یا کسی قبر یا گھر کا خانہ کعبہ کی طرح طواف کرنا وغیرہ یہ سب شرک فی العبادۃ ہے۔

س۔ ان باتوں کے علاوہ اور بھی افعال شرکیہ ہیں یا نہیں؟

ج۔ ہاں بہت سے کام ایسے ہیں کہ ان میں شرک کی لگاوٹ ہے ان تمام کاموں سے پرہیز کرنا لازم ہے وہ کام یہ ہیں۔ نجومیوں سے غیب کی خبریں پوچھنا پنڈت کو ہاتھ دکھلانا۔ کسی سے فال کھلوانا چیچک یا کسی اور بیماری کی چھوت کرنا اور یہ سمجھنا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہو۔ تعزیہ بنانا۔ عَلَم چڑھانا قبروں پر چڑھاوا چڑھانا۔ نذر نیاز گزارنا۔ خدا تعالیٰ کے سوا کسی کے نام کی قسم کھانا۔ تصویریں بنانا یا تصویروں کی تعظیم کرنا کسی پیر یا ولی کو حاجت روا مشکل کشا کہہ کر پکارنا کسی پیر کے نام کی سر پر چوٹی رکھنا۔ یا محرم میں اماموں کے نام کا فقیر بننا۔ قبروں پر میلہ لگانا وغیرہ +

بدعت کا بیان

س۔ کفر اور شرک کے بعد کونسا گناہ بڑا ہے؟

ج۔ کفر اور شرک کے بعد بدعت بڑا گناہ ہے۔

بدعت اُن چیزوں کو کہتے ہیں جن کی اصل شریعت سے ثابت نہو یعنے قرآن مجید اور حدیث شریف میں اس کا ثبوت نہ ملے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ میں اس کا وجود نہو اور اُسے دین کا کام سمجھ کر کیا یا چھوڑا جائے۔

بدعت بہت بُری چیز ہے۔ حضور رسول مقبول صلعم نے بدعت کو مردود

فرمایا ہے اور جو شخص بدعت نکالے اس کو دین کا ڈھانے والا بتایا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لیجانیوالی ہے۔

س۔ بدعت کے کچھ کام بتاؤ؟

ج۔ لوگوں نے ہزاروں بدعتیں نکالی ہیں چند بدعتیں یہ ہیں۔ پختہ قبریں بنانا۔ قبروں پر گنبد بنانا۔ دھوم دھام سے عُرس کرنا۔ قبروں پر چراغ جلانا قبروں پر چادریں اور غلاف ڈالنا۔ میت کے مکان پر کھانے کے لئے جمع ہونا شادی میں سہرا باندھنا۔ بدھی پہنانا اور ہر جائز یا مستحب کام میں ایسی شرطیں اپنی طرف سے لگانا جن کا شریعت سے ثبوت نہ ہو بدعت ہے ✱

باقی گناہوں کا بیان

س۔ کفر و شرک اور بدعت کے علاوہ اور کیا کیا باتیں گناہ کی ہیں؟

ج۔ کفر و شرک اور بدعت کے علاوہ بھی بہت سے گناہ ہیں جیسے جھوٹ بولنا۔ نماز نہ پڑھنا۔ روزہ نہ رکھنا۔ زکوٰۃ نہ دینا۔ باوجود مال اور طاقت ہونیکے حج نہ کرنا۔ شراب پینا۔ چوری کرنا۔ زنا کرنا۔ غیبت کرنا۔ جھوٹی گواہی دینا۔ کسی کو ناحق مارنا ستانا چغلی کھانا۔ دھوکا دینا۔ ماں باپ اُستاد کی نافرمانی کرنا۔ اپنے گھروں اور کمروں میں تصویریں لگانا۔ امانت میں خیانت کرنا۔ لوگوں کو حقیر اور ذلیل سمجھنا جوا کھیلنا۔ گالی دینا۔ ناچ دیکھنا۔ سود لینا اور دینا۔ داڑھی منڈانا۔ گٹوں سے نیچا پائجامہ پہننا۔ فضول خرچی کرنا۔ کھیل تماشوں۔ ناٹکوں۔ تھیٹروں میں جانا۔ اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سے گناہ ہیں جو بڑی کتابوں میں تم پڑھو گے۔

س۔ گناہ کرنیوالا آدمی مسلمان رہتا ہے یا نہیں؟

ج۔ جو کوئی ایسا گناہ کرے جس میں کفر یا شرک پایا جاتا ہو وہ مسلمان نہیں رہتا

بلکہ کافر اور مشرک ہوجاتا ہی اور جو کوئی بدعت کا کام کرے تو وہ مسلمان تو رہتا ہی لیکن اُس کا اسلام اور ایمان بہت ناقص ہوجاتا ہی۔ ایسے شخص کو مُبتدع اور بدعتی کہتے ہیں۔ اور جو کوئی کفر و شرک اور بدعت کے علاوہ کوئی کبیرہ گناہ کرے وہ بھی مسلمان تو ہے لیکن ناقص مسلمان ہی اُسے فاسق کہتے ہیں۔

س۔ اگر کسی سے کوئی گناہ ہو جائے تو عذاب سے بچنے کی کیا صورت ہی؟

ج۔ توبہ کر لینے سے خدا تعالیٰ گناہ معاف فرما دیتا ہی توبہ اُسے کہتے ہیں کہ اپنے گناہ پر شرمندہ اور پشیمان ہو۔ اور خدا کے سامنے رو کر گڑگڑا کر توبہ کرے کہ اے اللہ میرا گناہ معاف کر دے اور دل میں عہد کرے کہ اب کبھی گناہ نہ کرونگا یاد رکھو کہ صرف زبان سے توبہ توبہ کہہ لینا اصلی توبہ نہیں ہے۔

س۔ کیا توبہ کر لینے سے ہر قسم کے گناہ معاف ہو سکتے ہیں؟

ج۔ جو گناہ ایسے ہیں کہ کسی بندے کا اُن میں تعلق نہیں ہی صرف خدا تعالیٰ کا حق ہی کہ وہ نافرمانی کرنے کی وجہ سے سزا دے ایسے تمام گناہ توبہ سے معاف ہو سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ کفر اور شرک کا گناہ بھی سچی توبہ سے معاف ہو جاتا ہی۔ لیکن جو گناہ ایسے ہیں کہ اُن میں کسی بندے کا تعلق ہی مثلاً کسی یتیم کا مال کھالیا۔ یا کسی پر تہمت لگائی۔ یا ظلم کیا۔ ایسے گناہوں کو حقوق العباد کہتے ہیں یہ صرف توبہ سے معاف نہیں ہوتے۔ بلکہ اُن کی معافی کے لئے ضروری ہی کہ پہلے اُس شخص کا حق ادا کرو۔ یا اُس سے معافی کراؤ۔ اُس کے بعد خدا کے حضور میں توبہ کرو۔ جب معافی کی اُمید ہو سکتی ہی۔

س۔ توبہ کس وقت قبول ہوتی ہے؟

ج۔ جب اِنسان مرنے لگے۔ اور عذاب کے فرشتے اُسکے سامنے آجائیں اور حلق میں دم آجائے اُس وقت کی توبہ مقبول نہیں۔ اور اس حالت سے

پہلے پہلے ہر وقت کی توبہ مقبول ہو!

س۔ اگر گنہگار آدمی بغیر توبہ کئے مرجائے تو جنت میں جائیگا یا نہیں؟

ج۔ ہاں سوائے کافر اور مشرک کے باقی تمام گناہ گار اپنے گناہوں کی سزا پاکر جنت میں جائینگے اور یہ بھی ممکن ہو کہ خدا تعالیٰ کفر و شرک کے علاوہ باقی گناہوں کو بغیر سزا دیئے کسی کی شفاعت سے یا بغیر شفاعت بخشدے!

س۔ میت کو دنیا کے عزیز۔ قریب۔ رشتہ دار۔ دوست وغیرہ بھی کچھ فائدہ پہنچا سکتے ہیں یا نہیں؟

ج۔ ہاں میت کو عبادت بدنی اور مالی کا ثواب پہنچتا ہے۔ یعنی زندہ لوگ اگر کوئی نیک کام کریں مثلاً قرآن شریف یا درود شریف پڑہیں۔ خدا کی راہ میں صدقہ خیرات دیں۔ کسی بھوکے کو کھانا کھلائیں۔ تو ان کاموں کا ثواب خدا کی طرف سے اُنہیں ملیگا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت سے اِتنا بھی اِختیار دیا ہو کہ اگر یہ کام کرنے والے اپنا ثواب کسی میت کو پہنچانا چاہیں تو خدا تعالیٰ اُس میت کو وہ ثواب پہنچا دیتا ہے۔

اُس ثواب پہنچانے کے لئے کسی خاص چیز یا خاص وقت یا خاص صورت کی اپنی طرف سے تخصیص نہ کرنی چاہیئے۔ بلکہ جو چیز جس وقت میسر ہو اُسے خدا کے واسطے کسی مستحق کو دیکر اُس کا ثواب بخشدینا چاہیئے۔ رسم کی پابندی یا دکھاوے اور نام اور شہرت کے لئے بڑی بڑی دعوتیں کرنا۔ یا اپنی طاقت سے زیادہ قرض ادھار لیکر رسم پوری کرنا بہت بُرا ہے *

تعلیم الاسلام کا دوسرا شعبہ

معروف بہ

تعلیم الارکان یا اسلامی اعمال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرأت کے چند احکام کا بیان

س۔ اگر فجر اور مغرب اور عشاء کی نماز اکیلے پڑھے تو جہر کرنا (آواز سے پڑھنا) واجب ہے یا نہیں؟

ج۔ واجب تو نہیں مگر آواز سے پڑھنا افضل ہے!

س۔ اگر یہ نمازیں قضا پڑھے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ قضا میں امام کو تو جہر سے ہی پڑھنا چاہیئے۔ اور منفرد کو اختیار ہے چاہے آواز سے پڑھے چاہے آہستہ سے!

س۔ فرض نمازوں میں کتنی کتنی قرأت مسنون ہے؟

ج۔ حالت سفر میں تو اختیار ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد جو سورت چاہے پڑھ لے البتہ اقامت (یعنی گھر رہنے کی حالت) میں قرأت کی خاص مقدار مسنون ہے!

س۔ حالتِ اقامت کی قرأتِ مسنونہ کیا ہے؟

ج۔ حالتِ اقامت میں نمازِ فجر اور نمازِ ظہر میں طوالِ مُفصّل پڑھنا۔
اور نمازِ عصر اور نمازِ عشا میں اوساطِ مُفصّل پڑھنا۔
اور نمازِ مغرب میں قصارِ مُفصّل پڑھنا مسنون ہے۔

س۔ طوالِ مُفصّل۔ اور اوساطِ مُفصّل۔ اور قصارِ مُفصّل کسے کہتے ہیں؟

ج۔ قرآن مجید کے چھبیسویں پارہ کی سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک کی سورتوں کو طوالِ مُفصّل کہتے ہیں۔
اور سورۂ طارق سے سورۂ لم یکن تک کی سورتوں کو اوساطِ مُفصّل کہتے ہیں۔
اور سورۂ اِذَا زُلزِلَت سے الناس یعنی آخر قرآن مجید تک کی سورتوں کو قصارِ مُفصّل کہتے ہیں۔

س۔ یہ قرأت مسنونہ امام کے لئے ہے یا منفرد کے لئے۔

ج۔ امام اور منفرد دونوں کے لئے یہ قرأت مسنون ہے۔

س۔ اگر حالتِ اقامت میں کسی ضرورت سے قرأت مسنونہ چھوڑ دے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ جائز ہے!

س۔ کیا کسی نماز میں کوئی خاص سورت اس طرح بھی مقرر ہے کہ اسکے سوا دوسری سورت جائز نہ ہو۔

ج۔ کسی نماز کے لئے کوئی سورت اس طرح مقرر نہیں شریعت نے آسانی کے لئے ہر جگہ سے قرآن مجید پڑھنے کی اجازت دی ہے۔ پس اپنی طرف سے مقرر کر لینا شریعت کے خلاف ہے۔

س۔ فجر کی سنتوں میں قرأتِ مسنونہ کیا ہے؟

ج۔ اکثر حضور رسولِ کریم صلعم فجر کی سنتوں کی پہلی رکعت میں قُل یَا اَیُّھَا

الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ پڑھتے تھے۔

س۔ نماز وتر کی مسنون قرأت کیا ہے؟

ج۔ پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور دوسری رکعت میں قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ پڑھنا حضور سے ثابت ہے *

جماعت اور امامت کا بیان!

س۔ امامت سے کیا مُراد ہے؟

ج۔ امامت کے معنی سردار ہونا۔ نماز میں جو شخص ساری جماعت کا سردار ہو اور سب مقتدی اُس کی تابعداری کریں اُسے امام کہتے ہیں!

س۔ جماعت کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ جماعت ملکر نماز پڑھنے کو کہتے ہیں۔ جس میں ایک امام ہوتا ہے اور سب مقتدی ہوتے ہیں!

س۔ جماعت فرض ہے یا واجب یا سُنّت؟

ج۔ جماعت سنّت موکدہ ہے اس کی بہت تاکید ہے بعض علماء تو اُسے فرض اور بعض واجب بھی کہتے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ جماعت میں بہت فائدے ہیں!

س۔ جماعت سے نماز پڑھنے میں کیا کیا فائدے ہیں؟

ج۔ ایک نماز پر ستائیس نماز کا ثواب ملنا۔ پانچوں وقت مسلمانوں کا آپس میں ملنا اسکی وجہ سے آپس میں اتفاق اور محبت پیدا ہونا۔ دوسروں کو دیکھ کر عبادت کا شوق اور رغبت پیدا ہونا۔ نماز میں دل لگنا۔ جماعت میں بزرگ اور نیک لوگوں کی برکت سے گنہگاروں کی نماز کا بھی قبول ہوجانا۔

ناواقفوں کو واقف لوگوں سے مسائل پوچھنے میں آسانی ہونا۔ حاجتمندوں اور غریبوں کا حال معلوم ہوتا رہنا ایک خاص عبادت یعنی نماز کی شان ظاہر ہونا۔ اِن کے سوا اور بھی بہت سے فائدے ہیں!

س۔ کِن لوگوں کو جماعت میں نہ آنے کی اجازت ہے؟

ج۔ عورتیں۔ نابالغ بچے۔ بیمار۔ بیمار کی خدمت کرنے والے۔ لُولے لنگڑے۔ اپاہج کٹے ہوئے پاؤں والے۔ بہت بوڑھے اندھے۔ اِن سب کے ذمے جماعت میں حاضر ہونا لازم نہیں!

س۔ وہ کیا عذر ہیں جن سے اچھے خاصے آدمی کو جماعت میں نہ آنا جائز ہو جاتا ہے؟

ج۔ سخت بارش۔ راستہ میں زیادہ کیچڑ۔ سخت جاڑا۔ رات میں آندھی۔ سفر۔ مثلاً ریل یا جہاز کی روانگی کا وقت قریب آجانا۔ پائخانہ پیشاب کی حاجت ہونا۔ کھانے کا اس حال میں کہ بھوک زیادہ لگی ہو سامنے آجانا۔ اِن عذروں سے جماعت کی حاضری کی تاکید جاتی رہتی ہے۔

س۔ کِن نمازوں میں جماعت سنت موکدہ یا واجب ہے؟

ج۔ تمام نمازوں میں جماعت سے نماز پڑھنا سنت موکدہ ہے۔ نماز تراویح کی جماعت سنت کفایہ ہے۔ رمضان شریف میں نماز وتر کی جماعت مستحب ہے!

س۔ کم سے کم کتنے آدمیوں کی جماعت ہوتی ہے؟

ج۔ کم سے کم دو آدمی جماعت کے لئے کافی ہیں۔ ایک مقتدی ہو اور ایک امام مگر اس حالت میں مقتدی امام کے داہنی طرف کھڑا ہو۔ اور جب دو مقتدی ہوں تو امام کو آگے بڑھ کر کھڑا ہونا چاہیئے!

س۔ جماعت میں لوگوں کو کس طرح کھڑا ہونا چاہیئے؟

ج - مِلکر اور صفیں سیدھی کر کے کھڑے ہوں درمیان میں خالی جگہ نہ چھوڑیں بچوں کو پیچھے کھڑا کریں۔ بڑے آدمیوں کی صفوں میں بچوں کو کھڑا کرنا مکروہ ہے۔ عورتوں کی صف بچوں کے بعد ہونی چاہیئے!

س - اگر امام کی نماز فاسد ہو جائے تو مقتدیوں کی نماز صحیح ہو جائیگی یا نہیں؟

ج - جب امام کی نماز فاسد ہو جائے تو مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو جائیگی مقتدیوں کو بھی اپنی نماز دُھرانا ضروری ہوگا۔

س - امامت کا مستحق کون شخص ہے؟

ج - اوّل عالم یعنی وہ شخص جو مسائل نماز سے اچھی طرح واقف ہو بشرطیکہ اُس کے اعمال بھی اچھے ہوں۔ اُس کے بعد جو قرآن اچھا پڑھتا ہو اُس کے بعد زیادہ متقی پرہیزگار ہو اُس کے بعد جو زیادہ عمر والا ہو اُس کے بعد جو خوش خلق ہو اور شرافتِ ذاتی رکھتا ہو اُس کے بعد جو زیادہ خوبصورت اور صاحبِ وقار ہو اُسکے بعد جو نسبی شرافت رکھتا ہو۔

س - اگر مسجد کا امام معیّن ہو اور جماعت کے وقت اُس سے افضل کوئی شخص آجائے تو امامت کا زیادہ مستحق کون ہے؟

ج - امام مُعیّن اُس اجنبی آنیوالے سے زیادہ مستحق ہے اگرچہ یہ اجنبی شخص امامِ معین سے زیادہ افضل ہو!

س - کن لوگوں کے پیچھے نماز مکروہ ہے؟

ج - بدعتی اور فاسق اور جاہل غلام اور جاہل گنوار اور احتیاط نہ کرنیوالے اندھے اور وَلَدُالزنا۔ یعنے حرامی کے پیچھے نماز مکروہ ہے!

لیکن اگر غلام اور گاؤں کا رہنے والا شخص عالم ہو اور اندھا احتیاط رکھتا ہو اور عالم ہو یا قرآن مجید اچھا پڑھتا ہو۔ اور ولدالزنا عالم اور نیک بخت ہو اور

ان سے افضل کوئی اور شخص موجود نہ ہو تو ان کی امامت بلا کراہت جائز ہے!

س۔ کن لوگوں کے پیچھے نماز بالکل نہیں ہوتی؟

ج۔ دیوانے اور نشہ والے اور کافر یا مشرک کے پیچھے تو کسی شخص کی نماز صحیح نہیں ہوتی اور نابالغ کے پیچھے بالغوں کی اور عورت کے پیچھے مردوں کی نماز صحیح نہیں ہوتی۔

اور جس نے باقاعدہ وضو یا غسل کیا ہو اُس کی نماز معذور کے پیچھے نہیں ہوتی۔

اور جو پورا ستر ڈھانکے ہوئے ہے اُس کی نماز ایسے شخص کے پیچھے جس کا ستر کھلا ہوا ہے صحیح نہیں ہوتی۔

اور جو رکوع سجدہ کرتا ہے اُس کی نماز رکوع سجدے کو اشارے سے ادا کرنیوالے کے پیچھے نہیں ہوتی۔

اور فرض پڑھنے والے کی نماز نفل پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہوتی۔

اسی طرح ایک فرض (مثلاً ظہر) پڑھنے والے کی نماز دوسرا فرض (مثلاً عصر) پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہوتی۔

س۔ نابالغ لڑکے کے پیچھے تراویح جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ تراویح بھی نابالغ کے پیچھے جائز نہیں ہاں جب لڑکا پندرہ سال کا ہو جائے تو اگرچہ اور کوئی علامت بلوغ کی ظاہر نہ ہو اُس کے پیچھے تراویح اور فرض نماز جائز ہے ✢

مُفسِداتِ نماز کا بیان

س۔ مفسداتِ نماز کس کو کہتے ہیں؟

ج۔ مفسداتِ نماز اُن چیزوں کو کہتے ہیں جن سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

یعنے ٹوٹ جاتی ہے۔ اور اُسے لوٹانا ضروری ہو جاتا ہے!

س۔ مفسداتِ نماز کیا کیا ہیں؟

ج۔ (۱) نماز میں کلام کرنا۔ چاہے قصدًا یا بھولکر تھوڑا ہو یا بہت ہر صورت میں نماز ٹوٹ جاتی ہے (۲) سلام کرنا یعنی کسی شخص کو سلام کرنیکے قصد سے سلام یا تسلیم یا السلام علیکم یا اسی جیسا کوئی لفظ کہدینا (۳) سلام کا جواب دینا یا چھینکنے والیکو یرحمک اللہ کہنا یا نماز سے باہر والے کسی شخص کی دُعا پر آمین کہنا (۴) کسی بُری خبر پر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھنا۔ یا کسی اچھی خبر پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا یا کسی عجیب خبر پر سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا (۵) درد یا رنج کی وجہ سے آہ یا اوہ یا اُف کرنا (۶) اپنے امام کے سوا کسی دوسرے کو لقمہ دینا یعنے قرأت بتانا (۷) قرآن شریف دیکھ کر پڑھنا (۸) قرآن مجید پڑھنے میں کوئی سخت غلطی کرنا (۹) عمل کثیر کرنا یعنے کوئی ایسا کام کرنا جس سے دیکھنے والے یہ سمجھیں کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا ہے (۱۰) کھانا پینا قصدًا ہو یا بھولے سے (۱۱) دو صفوں کی مقدار برابر چلنا (۱۲) قبلے کی طرف سے بلا عذر سینہ پھیر لینا (۱۳) ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا (۱۴) ستر کھلجانے کی حالت میں ایک رکن کی مقدار ٹھیرنا (۱۵) دعا میں ایسی چیز مانگنا جو آدمیوں سے مانگی جاتی ہو مثلاً یا اللہ مجھے آج سو روپے دیدے (۱۶) درد یا مُصیبت کی وجہ ایسی طرح رونا کہ آواز میں حروف ظاہر ہو جائیں (۱۷) بالغ آدمی کا نماز میں قہقہہ مار کر یا آواز سے ہنسنا (۱۸) امام سے آگے بڑھ جانا۔ وغیرہا۔

مکروہاتِ نماز کا بیان

س۔ نماز میں کتنی چیزیں مکروہ ہیں؟

ج (۱) سدل یعنی کپڑے کو لٹکانا۔ مثلاً چادر سر پر ڈالکر اُسکے دونوں کنارے

لٹکا دینا۔ یا اچکن یا چوغہ بغیر اسکے کہ آستینوں میں ہاتھ ڈالے جائیں۔ مونڈھوں پر ڈالدینا (۲) کپڑوں کو مٹی سے بچانیکے لئے ہاتھ سے روکنا یا سمیٹنا (۳) اپنے کپڑوں یا بدن سے کھیلنا (۴) معمولی کپڑوں میں جنہیں پہنکر مجمع میں جانا پسند نہیں کیا جاتا نماز پڑھنا (۵) منہ میں روپیہ یا پیسہ یا اور کوئی ایسی چیز رکھ کر نماز پڑھنا جس کی وجہ سے قرأت کرنے سے مجبور نہ رہے۔ اور اگر قرأت سے مجبوری ہو جائے تو بالکل نماز نہ ہوگی (۶) سستی اور بے پروائی کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنا (۷) پائخانہ یا پیشاب کی حاجت ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا (۸) بالونکو سر پر جمع کر کے چٹلا باندھنا (۹) کنکریوں کو ہٹانا۔ لیکن اگر سجدہ کرنا مشکل ہو تو ایک مرتبہ ہٹانے میں مضائقہ نہیں (۱۰) انگلیاں چٹخانا یا ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا (۱۱) کمر یا کوک یا کولے پر ہاتھ رکھنا (۱۲) قبلے کی طرف سے منہ پھیر کر یا صرف نگاہ سے اِدھر اُدھر دیکھنا (۱۳) کتے کی طرح بیٹھنا یعنی رانیں کھڑی کر کے بیٹھنا اور رانوں کو پیٹ سے اور گھٹنوں کو سینے سے ملا لینا اور ہاتھوں کو زمین پر رکھ لینا (۱۴) سجدے میں دونوں کلائیوں کو زمین پر بچھا لینا مرد کے لئے مکروہ ہے (۱۵) کسی ایسے آدمی کی طرف نماز پڑھنا جو نمازی کی طرف منہ کئے ہوئے بیٹھا ہو (۱۶) ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا (۱۷) بلا عذر چار زانو (آلتی پالتی مار کر) بیٹھنا (۱۸) قصداً جمائی لینا۔ یا روک سکنے کی حالت میں نہ روکنا (۱۹) آنکھوں کو بند کرنا لیکن اگر نماز میں دل لگنے کے لئے بند کرے تو مکروہ نہیں (۲۰) امام کا محراب کے اندر کھڑا ہونا لیکن اگر قدم محراب سے باہر ہوں تو مکروہ نہیں (۲۱) اکیلے امام کا ایک ہاتھ اونچی جگہ پر کھڑا ہونا اور اگر اس کے ساتھ کچھ مقتدی بھی ہوں تو مکروہ نہیں (۲۲) ایسی صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہونا جس میں جگہ خالی ہو (۲۳) کسی جاندار کی

تصویر والے کپڑے پہنکر نماز پڑھنا (۲۴) ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ نمازی کے سر کے اوپر یا اس کے سامنے یا داہنی یا بائیں طرف یا سجدے کی جگہ تصویر ہو (۲۵) آیتیں یا سورتیں یا تسبیحیں انگلیوں پر شمار کرنا (۲۶) چادر یا کوئی اور کپڑا ایسی طرح لپیٹ کر نماز پڑھنا کہ جلدی سے ہاتھ نہ نکل سکیں (۲۷) نماز میں انگڑائی لینا یعنے سستی اُتارنا (۲۸) عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرنا (۲۹) سُنّت کے خلاف نماز میں کوئی کام کرنا

نمازِ وتر کا بیان

س۔ نماز وتر واجب ہے یا سنت؟

ج۔ نماز وتر واجب ہے اسکے پڑھنے کی تاکید فرض نمازوں کے برابر ہے اور چھوٹ جائے تو قضا پڑھنا واجب ہے اور بلا عذر قصداً چھوڑنا بڑا گناہ ہے!

س۔ نماز وتر کی کتنی رکعتیں ہیں؟

ج۔ نماز وتر کی تین رکعتیں ہیں دو رکعتیں پڑھ کر قعدہ کیا جاتا ہے اور التحیات پڑھکر کھڑے ہو جاتے ہیں پھر ایک رکعت پڑھ کر قعدہ کرتے ہیں اور التحیات درود شریف دُعا پڑھ کر سلام پھیرتے ہیں۔

س۔ وتر کی نماز میں دوسری نمازوں سے کیا فرق ہے؟

ج۔ اسکی تیسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھی جاتی ہے جسکی ترکیب یہ ہے کہ تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورت سے فارغ ہو کر اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور پھر ہاتھ باندھ کر دعائے قنوت پڑھے پھر رکوع میں جائے۔ اور باقی نماز معمول کے موافق پوری کرے!

س۔ دعائے قنوت زور سے پڑھنی چاہیئے یا آہستہ؟

کرنے کی فضیلت اس وقت ہے کہ مقتدیوں کو دشواری نہ ہو۔
ہاں ایک مرتبہ ختم کرنے میں لوگوں کی سستی کا لحاظ نہ کیا جائے!

س۔ نماز تراویح بیٹھ کر پڑھنا کیسا ہے؟

ج۔ کھڑے ہونے کی طاقت ہوتے ہوئے بیٹھ کر تراویح پڑھنا مکروہ ہے!

س۔ بعض لوگ رکعت کے شروع سے شریک نہیں ہوتے جب امام رکوع میں جانے لگتا ہے تو شریک ہو جاتے ہیں یہ کیسا ہے؟

ج۔ مکروہ ہے۔ شروع رکعت سے شریک ہو جانا چاہیئے!

س۔ اگر کسی شخص کو فرض کی نماز جماعت سے نہیں ملی تو اُسے فرض تنہا پڑھ کر تراویح کی جماعت میں شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ جائز ہے!

نمازوں کو قضا پڑھنے کا بیان

س۔ ادا اور قضا کسے کہتے ہیں؟

ج۔ ادا اُسے کہتے ہیں کہ کسی عبادت کو اُسکے مقررہ وقت پر کر لیا جائے اور قضا اُسے کہتے ہیں کہ کسی فرض یا واجب کو اسکے مقررہ وقت گزر جانے کے بعد کیا جائے!
مثلاً ظہر کی نماز ظہر کے وقت میں پڑھ لی تو ادا کہلائے گی اور ظہر کا وقت نکل جانے کے بعد پڑھی تو قضا سمجھی جائے گی!

س۔ قضا کن نمازوں کی واجب ہوتی ہے؟

ج۔ تمام فرض نمازوں کی قضا فرض اور واجب کی قضا واجب ہے اور بعض سنتوں کی قضا سنت ہے!

س۔ کسی فرض یا واجب کو وقت پر ادا نہ کرنا اور قضا کر دینا کیسا ہے؟

ج۔ قصداً اور بلا عذر کسی فرض یا واجب یا سنت مؤکدہ کو اس کے وقت پر ادا نہ کرنا گناہ ہے۔ فرض اور واجب کو وقت پر ادا نہ کرنے کا گناہ بہت بڑا ہو اس کے بعد سنت کا۔

ہاں اگر بلا قصد قضا ہو جائے مثلاً نماز پڑھنا بھول گیا یا نماز کے وقت آنکھ نہ کھلی سوتا رہ گیا تو گناہ نہیں!

س۔ فرض یا واجب نماز قضا ہو جائے تو کس وقت پڑھنی چاہیے؟

ج۔ جو وقت یاد آجائے یا جاگے فوراً پڑھ لے۔ دیر کرنا گناہ ہو ہاں اگر وقت مکروہ میں یاد آئے یا جاگے تو وقت مکروہ نکل جانے کے بعد پڑھے!

س۔ قضا نماز کی نیت کس طرح کرنی چاہیے؟

ج۔ قضا نماز کی نیت اس طرح کرنی چاہیے کہ میں فلاں دن کی فجر یا ظہر کی نماز قضا کرتا ہوں۔ صرف یہ نیت کر لینا کہ ظہر یا فجر کی قضا پڑھتا ہوں کافی نہیں ہو۔

س۔ اگر کسی کے ذمے بہت سی نمازیں قضا ہوں اور اُسے دن یاد نہوں مثلاً اُس نے مہینہ دو مہینے بالکل نماز نہیں پڑھی اور اُسے یہ تو معلوم ہو کہ میرے اوپر فجر کی مثلاً تیس نمازیں اور اسیقدر ظہر وغیرہ کی نمازیں ہیں لیکن اُسے مہینہ یاد نہیں کہ کس مہینے کی نمازیں چھوٹی تھیں تو نیت کس طرح کرے؟

ج۔ ایسی صورت میں جب کسی نماز مثلاً فجر کی قضا کرے تو اس طرح نیت کرے کہ میرے ذمے جسقدر فجر کی نمازیں باقی ہیں ان میں سے پہلی فجر کی نماز پڑھتا ہوں یا اُن میں سے آخری فجر کی نماز پڑھتا ہوں۔ اسی طرح جو نماز قضا کرے اس کی اسی طریقے سے کرنی چاہیے!

س۔ قضا نماز مسجد میں پڑھنا بہتر ہے یا گھر میں؟

ج۔ اگر اکیلے آدمی کی نماز قضا ہو تو گھر میں پڑھنا بہتر ہے!

اور مسجد میں بھی پڑھ لے تو مضائقہ نہیں لیکن کسی سے یہ ذکر نہ کرے کہ میں نے یہ نماز قضا پڑھی ہے کیونکہ اپنی قضا نمازوں کا دوسروں سے ذکر کرنا مکروہ ہے!

س۔ وہ سنتیں کونسی ہیں جن کا قضا کرنا سنت ہے؟

ج۔ فجر کی سنتیں اگر مع فرض کے قضا ہو جائیں تو زوال سے پہلے ان کو بھی مع فرضوں کے قضا پڑھ لینا چاہیے اور زوال کے بعد پڑھے تو صرف فرضوں کی قضا کرے۔ اور اگر صرف سنتیں چھوٹ گئیں تو سنتوں کی قضا نہیں طلوعِ آفتاب سے پہلے پڑھ لینا تو مکروہ ہے اور آفتاب نکلنے کے بعد پڑھنا مکروہ تو نہیں مگر وہ سنتیں نہ ہوں گی نفل ہو جائیں گے!

س۔ ظہر کی چار سنتیں اگر فرض سے پہلے نہ پڑھی گئیں تو ان کا کیا حکم ہے؟

ج۔ ظہر اور جمعہ کی سنتیں اگر فرض سے پہلے نہیں پڑھیں تو فرض کے بعد پڑھ لے اور فرض کے بعد دو سنتوں سے پہلے یا ان کے بعد دونوں طرح پڑھنے کی گنجائش ہے۔ بہتر یہ ہے کہ دو سنتوں کے بعد پڑھے ÷

مُدرِک مسبُوق۔ لاحِق کا بیان

س۔ مُدرِک کسے کہتے ہیں؟

ج۔ جس کو امام کے ساتھ پُوری نماز ملی ہو یعنے پہلی رکعت سے شریک ہوا ہو اور آخر تک ساتھ رہا ہو اُسے مُدرِک کہتے ہیں!

س۔ مسبُوق کسے کہتے ہیں؟

ج۔ مسبُوق اُس شخص کو کہتے ہیں کہ جس کو امام کے ساتھ شروع سے ایک یا کئی رکعتیں نہ ملی ہوں۔

س۔ لاحق کسے کہتے ہیں؟

ج۔ لاحق اُس شخص کو کہتے ہیں جس کی امام کے ساتھ شریک ہونے کے بعد ایک یا کئی رکعتیں جاتی رہی ہوں جیسے ایک شخص امام کیساتھ شریک ہوا لیکن قعدہ میں بیٹھے بیٹھے سو گیا اور اتنی دیر سوتا رہا کہ امام نے ایک یا دو رکعتیں اور پڑھ لیں!

س۔ مسبوق اپنی چھوٹی ہوئی نماز کس وقت اور کس طرح پوری کرے؟

ج۔ امام کیساتھ آخر نماز تک شریک رہے جب امام سلام پھیرے تو مسبوق اُس کے ساتھ سلام نہ پھیرے بلکہ کھڑا ہو جائے اور چھوٹی ہوئی رکعتوں کو اِس طرح ادا کرے کہ گویا اس نے ابھی نماز شروع کی ہے۔ مثلاً جب تمہاری صرف ایک رکعت چھوٹی ہو تو امام کے سلام کے بعد اُسے اس طرح پڑھو کہ پہلے ثنا اور اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر سورہ فاتحہ پڑھو۔ پھر کوئی سورت ملاؤ۔ پھر قاعدہ کے موافق رکعت پوری کر کے قعدہ کرو۔ اور سلام پھیرو۔ یہ طریقہ ہر نماز کی چھوٹی ہوئی رکعت پوری کرنے کا ہے۔

اور جب تمہاری ظہر یا عصر یا عشا یا فجر کی دو رکعتیں رہ گئی ہوں تو پہلی رکعت میں ثنا اور تعوذ اور تسمیہ کے بعد فاتحہ اور سورت اور دوسری رکعت میں فاتحہ اور سورت پڑھ کر رکوع سجدے کر کے قعدہ کرو اور سلام پھیرو۔ اور اگر ظہر یا عصر یا عشا کی صرف ایک رکعت امام کیساتھ ملی تو اپنی تین رکعتیں اسی طرح پوری کرو کہ پہلی رکعت فاتحہ اور سورت کیساتھ پڑھ کر قعدہ کرو اور پھر ایک رکعت فاتحہ اور سورت کیساتھ پڑھو پھر ایک رکعت میں صرف فاتحہ پڑھ کر رکعت پوری کرو اور سلام پھیرو۔

اور اگر مغرب کی ایک رکعت امام کیساتھ ملی ہو تو ایک رکعت فاتحہ اور سورت کیساتھ پڑھ کر قعدہ کرو پھر دوسری رکعت بھی فاتحہ اور سورت کیساتھ پڑھ کر قعدہ کرو اور سلام پھیرو۔ غرض جب نماز کی صرف ایک رکعت امام کیساتھ ملی ہو تو اپنی نماز میں ایک رکعت کے بعد قعدہ کرنا چاہیئے۔ خواہ کسی وقت کی نماز ہو!

س- اگر مسبوق امام کے سلام پھیرتے ہی کھڑا ہوگیا- اور امام نے سجدہ سہو کیا تو مسبوق کیا کرے؟

ج- لوٹ آئے اور امام کیساتھ سجدہ سہو میں شریک ہو جائے!

س- اگر مسبوق نے بھولے سے امام کیساتھ خود بھی سلام پھیر دیا تو کیا حکم ہے؟

ج- اگر امام کے سلام سے پہلے یا ٹھیک اسکے ساتھ ساتھ سلام پھیرا تو مسبوق کے ذمے سجدہ سہو نہیں ہو اور نماز پوری کرے- اور اگر امام کے سلام کے بعد اُس نے سلام پھیرا تو اپنی نماز کے آخر میں سجدہ سہو کرنا واجب ہے!

س- لاحق اپنی چھوٹی ہوئی نماز کو کس وقت اور کس طرح پوری کرے؟

ج- لاحق کی جو رکعت کسی عذر مثلاً سو جانے کی وجہ سے رہ گئی ہو تو جس وقت وہ جاگے پہلے اپنی چھوٹی ہوئی نماز امام کا ساتھ چھوڑ کر پڑھ لے اور اس طرح پڑھے جیسے امام کیساتھ پڑھتا ہے یعنے قرأت نکرے اور جب چھوٹی ہوئی نماز پوری کرے تو امام کے ساتھ ہو کر باقی نماز پوری کرے- اور امام فارغ ہو چکا ہو تو باقی نماز بھی اسطرح پوری کرے جیسے امام کے پیچھے پڑھتا ہے- اس حالت میں اگر اسے کوئی سہو ہو جائے تو سجدہ سہو بھی نہ کرے کیونکہ اس وقت بھی وہ مقتدی ہے اور مقتدی کے سہو پر سجدہ سہو نہیں آتا ÷

سجدہ سہو کا بیان

س- سجدہ سہو کسے کہتے ہیں؟

ج- سہو کے معنے بھول جانیکے ہیں- بھولے سے کبھی کبھی نماز میں کمی زیادتی ہو کر نقصان آجاتا ہے- بعضے نقصان ایسے ہیں کہ اُن کو دفع کرنیکے لئے نماز کے آخری قعدہ میں دو سجدے کئے جاتے ہیں اُن کو سجدہ سہو کہتے ہیں!

س۔ سجدۂ سہو کس طرح کیا جاتا ہے؟

ج۔ قعدۂ اخیرہ میں تشہد پڑھنے کے بعد ایک طرف سلام پھیر کر تکبیر کہے اور سجدہ کرے سجدہ میں تین بار تسبیح پڑھے پھر تکبیر کہتا ہوا سر اُٹھائے اور سیدھا بیٹھ کر پھر تکبیر کہتا ہوا دوسرا سجدہ کرے پھر تکبیر کہتا ہوا سر اُٹھائے اور بیٹھ کر پھر دوبارہ التحیات اور درود شریف اور دُعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیرے!

س۔ اگر سجدۂ سہو کے سلام سے پہلے التحیات کے بعد درود اور دُعا بھی پڑھ لے تو کیسا ہے؟

ج۔ بعض علماء نے اسے احتیاطاً پسند کیا ہے کہ سجدۂ سہو سے پہلے بھی تشہد اور درود اور دعا پڑھے اور سجدۂ سہو کے بعد بھی تینوں چیزیں پڑھے اس لئے پڑھ لینا بہتر ہے لیکن نہ پڑھنے میں بھی نقصان نہیں!

س۔ سجدۂ سہو صرف فرض نمازوں میں واجب ہے یا تمام نمازوں میں؟

ج۔ تمام نمازوں میں سجدۂ سہو کا حکم یکساں ہے۔

س۔ اگر ایک طرف بھی سلام نہ پھیرا اور سجدۂ سہو کر لیا تو کیا حکم ہے؟

ج۔ ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے!

س۔ اگر دونوں سلاموں کے بعد سجدۂ سہو کیا تو کیا حکم ہے؟

ج۔ ایک روایت کے موافق جائز ہے مگر قوی بات یہ ہے کہ ایک ہی طرف سلام پھیرے اگر دونوں طرف سلام پھیر دیا تو سجدۂ سہو نہ کرے بلکہ نماز کو دُہرا لے۔

س۔ سجدۂ سہو کن چیزوں سے واجب ہوتا ہے؟

ج۔ کسی واجب کے چھوٹ جانے سے یا واجب میں تاخیر ہو جانے سے یا کسی فرض میں تاخیر ہو جانے سے یا کسی فرض کو مقدم کر دینے سے یا کسی فرض کو مکرر کر دینے سے مثلاً دو رکوع کر لئے۔ یا کسی واجب کی کیفیت بدل دینے سے

سجدہ سہو واجب ہوتا ہے!

س۔ یہ باتیں جن کو بھول کر کرنے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔ اگر قصداً کی جائیں تو کیا حکم ہے؟

ج۔ قصداً کرنے سے سجدہ سہو سے نقصان دفع نہیں ہوتا۔ بلکہ نماز کو لوٹانا واجب ہوتا ہے!

س۔ اگر ایک نماز میں کئی باتیں ایسی ہو جائیں جن میں سے ہر ایک پر سجدہ سہو واجب ہوتا ہے تو کتنے سجدے کرے؟

ج۔ صرف ایک مرتبہ دو سجدہ سہو کر لینا کافی ہے!

س۔ قرأت میں کیا کیا تغیرات ہو جانے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے؟

ج۔ (۱) فرض نماز کی پہلی رکعت یا دوسری رکعت یا ان دونوں میں۔ اور واجب یا سنت یا نفل نمازوں کی کسی ایک یا زیادہ رکعتوں میں سورۂ فاتحہ چھوٹ جانے سے (۲) انہیں تمام رکعات میں پوری سورۂ فاتحہ یا اُسکے زیادہ حصے کو مکرر پڑھ جانے سے (۳) سورۂ فاتحہ سے پہلے سورۃ پڑھ لینے سے (۴) فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعتوں کے سوا ہر نماز کی (فرض ہو یا واجب یا سنت یا نفل) کسی رکعت میں سورت چھوٹ جانے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔

بشرطیکہ یہ تمام باتیں بھولے سے ہوئی ہوں۔

س۔ اگر بھولے سے تعدیل ارکان نہ کرے تو سجدہ سہو واجب ہو گا یا نہیں؟

ج۔ سجدہ سہو واجب ہو گا۔

س۔ اگر قعدہ اولیٰ بھول جائے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر بھولے سے اُٹھنے لگے تو جب تک بیٹھنے کے قریب ہو بیٹھ جائے اور سجدہ سہو نہ کرے۔ اور اگر کھڑے ہونے کے قریب ہو جائے تو قعدہ کو چھوڑ دے اور

کھڑا ہو جائے۔ آخر میں سجدہ سہو کرے نماز ہو جائے گی!

س۔ اور کن کن باتوں سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے؟

ج (۱) رکوع مکرر یعنے دو بار کر لینے سے (۲) تین سجدے کر لینے سے (۳) قعدہ اولیٰ یا قعدہ اخیرہ میں تشہد چھوٹ جانے سے (۴) قعدہ اولیٰ میں تشہد کے بعد درود بقدر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھنے سے یا اتنی دیر خاموش بیٹھے رہنے سے (۵) جہری نمازوں میں امام کے آہستہ پڑھنے سے (۶) سری نمازوں میں امام کے جہر کرنے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے بشرطیکہ یہ تمام باتیں بھولے سے ہوئی ہوں!

س۔ اگر امام کے پیچھے مقتدی سے کچھ سہو ہو جائے تو کیا کرے؟

ج۔ مقتدی کے ذمے اپنے سہو سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا!

س۔ مسبوق کو اپنی باقی نماز پوری کرنے میں سہو ہو تو کیا کرے؟

ج۔ اس صورت میں اپنی نماز کے آخری قعدہ میں سجدہ سہو کرنا اس پر واجب ہے۔

سجدۂ تلاوت کا بیان

س۔ سجدہ تلاوت کسے کہتے ہیں؟

ج۔ تلاوت کے معنے پڑھنے کے ہیں۔ قرآن شریف میں چند مقام ایسے ہیں جن کے پڑھنے یا کسی کو پڑھتے ہوئے سننے سے سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے اُسے سجدہ تلاوت کہتے ہیں!

س۔ وہ کتنے مقام ہیں جن کو پڑھنے یا سننے سے سجدہ کرنا پڑتا ہے؟

ج۔ تمام قرآن مجید میں چودہ مقام ہیں جن کو چودہ سجدے بھی کہتے ہیں!

س۔ اگر نماز کے باہر سجدے کی آیت پڑھے تو کس وقت اور کس طرح سجدہ کرے؟

ج۔ بہتر تو یہی ہے کہ جس وقت سجدہ کی آیت پڑھی ہو اسی وقت سجدہ کرے لیکن اگر اسوقت نہ کیا جب بھی کوئی گناہ نہیں ہاں زیادہ تاخیر کرنا مکروہ ہے۔

اور نماز سے باہر سجدہ کرنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ کھڑے ہو کر تکبیر کہتا ہوا سجدہ کرے اور پھر تکبیر کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہو لیکن اگر بیٹھے ہی سے سجدہ میں گیا اور سجدہ سے اُٹھ کر بیٹھ گیا جب بھی سجدہ ادا ہو گیا!

س۔ سجدہ تلاوت کرنے کے لئے کیا شرائط ہیں؟

ج۔ جو شرائط نماز کی ہیں وہی سجدۂ تلاوت کی ہیں یعنی بدن اور کپڑے اور جگہ کا پاک ہونا۔ ستر ڈھکنا۔ قبلے کی طرف منہ کرنا۔ سجدۂ تلاوت کی نیت کرنا۔

س۔ سجدۂ تلاوت کن چیزوں سے فاسد ہو جاتا ہے۔

ج۔ جن چیزوں سے نماز فاسد ہوتی ہے۔ انہیں سے سجدۂ تلاوت بھی فاسد ہو جاتا ہے!

س۔ اگر سجدہ کی آیت دو یا زیادہ مرتبہ پڑھی تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر سجدے کی کوئی خاص آیت ایک مجلس میں دو یا زیادہ مرتبہ پڑھے یا سنے تو ایک ہی سجدہ واجب ہوتا ہے!

س۔ اگر ایک مجلس میں سجدے کی دو آیتیں پڑھیں یا ایک آیت دو مجلسوں میں پڑھی تو کیا حکم ہے؟

ج۔ ایک مجلس میں جتنی مختلف سجدوں کی آیتیں پڑھیں یا ایک آیت جتنی مجلسوں میں مکرر پڑھی ہے اتنے سجدے واجب ہوں گے!

س۔ اگر کوئی شخص قرآن شریف کی تلاوت کرتے وقت آگے پیچھے سے پڑھے اور صرف آیت سجدہ چھوڑ دے تو یہ کیسا ہے؟

ج۔ ایسا کرنا مکروہ ہے!

س۔ اگر تلاوت کرنے والا ایسی جگہ تلاوت کر رہا ہے کہ وہاں اور لوگ بھی بیٹھے ہیں تو وہ سجدہ کی آیت آہستہ پڑھ لے کہ اور لوگ نہ سنیں تو کیسا ہے؟

ج۔ جائز ہے بلکہ بہتر یہی ہے کہ آہستہ پڑھے ✣

بیمار کی نماز کا بیان

س۔ بیمار کے لئے کس حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہوتا ہے؟

ج۔ جبکہ بیمار میں بالکل کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو یا کھڑے ہونے سے سخت تکلیف ہوتی ہو یا مرض کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو۔ یا سر میں چکر آکر گر جانے کا خوف ہو یا کھڑے ہونے کی طاقت تو ہے لیکن رکوع سجدہ نہیں کر سکتا تو اِن سب صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔ پھر اگر رکوع سجدہ کر سکتا ہے تو رکوع سجدہ کے ساتھ اور نہیں کر سکتا تو رکوع سجدے کے اشاروں سے نماز پڑھ لے۔ رکوع اور سجدے کے اشارے سر جُھکا کر کرے۔ اور رکوع کے اشارے سے سجدے کے اشارے میں سر کو زیادہ جُھکائے۔

س۔ اگر کوئی شخص پُورا قیام نہیں کر سکتا لیکن تھوڑی دیر کھڑا ہو سکتا ہے اُس کا کیا حکم ہے؟

ج۔ اس پر اتنی دیر کھڑا ہونا ضروری ہے!

س۔ اگر مریض میں بیٹھ کر بھی نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو کیا کرے؟

ج۔ لیٹے لیٹے نماز پڑھ لے۔ لیٹ کر نماز پڑھنے کی صورت یہ ہے کہ چت لیٹے اور پاؤں قبلے کی طرف کرے لیکن پھیلانا نہیں چاہیئے۔ گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر ذرا اونچا کرے۔ اور رکوع

سجدے کے لئے سر جھکا کر اشارے سے نماز پڑھے۔ یہ صورت تو افضل ہے اور جائز یہ بھی ہے کہ شمال کی جانب سر کر کے داہنی کروٹ پر یا جنوب کی جانب سر کر کے بائیں کروٹ پر لیٹے اور اشارے سے نماز پڑھ لے ان دونوں صورتوں میں سے داہنی کروٹ پر لیٹنا افضل ہے!

س۔ اگر بیمار میں سر سے اشارہ کرنے کی بھی طاقت نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

ج۔ جب سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو نماز مؤخر کرے۔ پھر اگر ایک رات دن سے زیادہ اُس کی یہی حالت رہی تو چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا بھی اُس کے ذمے نہیں ہاں اگر ایک رات دن یا اس سے کم میں اُسے سر سے اشارہ کرنے کی بھی طاقت آگئی تو چھوٹی ہوئی نمازوں کی (جو پانچ نمازیں یا اس سے کم ہوں گی) قضا اُس کے ذمے لازم ہوگی۔

مُسافر کی نماز کا بیان

س۔ کتنی دُور کے سفر کا ارادہ کرنے سے آدمی مُسافر ہوتا ہے؟

ج۔ شریعت میں مُسافر اس کو کہتے ہیں جو اتنی دُور جانے کا ارادہ کر کے نکلے جہاں تین دن میں پہونچ سکے۔ تین دن میں پہونچنے سے یہ غرض نہیں کہ سارا دن چلکر تین دن میں پہونچے بلکہ ہر روز صبح سے زوال تک چلنا معتبر ہے اور چال سے درمیانی درجہ کی چال۔ اور دن سے چھوٹے سے چھوٹا دن مُراد ہے!

س۔ درمیانی درجے کی چال سے کیا مُراد ہے۔ اور تین دن کی مسافت کتنے میل ہوتی ہے؟

ج۔ درمیانی درجے کی چال سے پیدل آدمی کی چال مُراد ہے اور ٹھیک

بات تو یہی ہو کہ تین منزل کی مسافت معتبر ہے لیکن آسانی کے لئے اڑتالیس میل کی مسافت تین منزل کے برابر سمجھ لی گئی ہے۔

س۔ اگر کوئی شخص ریل یا گھوڑا گاڑی یا موٹر پر اتنی دور کا ارادہ کرکے چلے جہاں پیدل آدمی تین دن میں پہونچتے ہیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج۔ یہ مسافر ہوگیا خواہ کتنی ہی جلدی پہونچ جائے!

س۔ مسافر کی نمازمیں کیا فرق ہو جاتا ہے؟

ج۔ مسافر ظہر اور عصر اور عشاء کی نمازیں بجائے چار رکعت کے دو رکعت پڑھتا ہے اور فجر اور مغرب اور وتر کی نمازیں اپنے حال پر رہتی ہیں اُن میں کوئی فرق نہیں ہوتا!

س۔ چار رکعتوں والی نمازوں کی دو رکعتیں پڑھنے کو کیا کہتے ہیں؟

ج۔ اسے قصر کہتے ہیں!

س۔ مسافر کس وقت سے قصر شروع کرے؟

ج۔ جب اپنی بستی کی آبادی سے باہر نکل جائے اسوقت سے قصر کرنے لگے!

س۔ مسافر کب تک قصر کرے؟

ج۔ جب تک سفر کرتا رہے اور کسی شہر یا قصبے یا گاؤں میں پندرہ دن ٹھیرنے کی نیت نہو اُس وقت تک نماز قصر کرتا رہے اور جب کسی جگہ پندرہ دن ٹھیرنے کی نیت کرلی تو نیت کرتے ہی پوری نماز پڑھنے لگے!

س۔ اگر کسی جگہ دو چار دن ٹھیرنے کا ارادہ تھا لیکن کام پورا نہوا پھر دو چار دن کی نیت کرلی پھر کام پورا نہوا اور دو چار دن کی نیت کرلی اسی طرح پندرہ دن سے زیادہ گذر گئے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ جب تک اکٹھے پندرہ دن کی نیت نہ کرے نماز قصر پڑھنا چاہیے

اور اسی حالت میں پندرہ دن سے زائد بھی گذر جائیں تو بھی کچھ مضائقہ نہیں!

س۔ اگر مسافر چار رکعتوں والی نماز پوری پڑھ لے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر دوسری رکعت پر قعدہ کر لیا ہے تو آخر میں سجدہ سہو کر لینے سے نماز ہو جائے گی لیکن قصداً ایسا کرنے سے گنہگار ہوگا اور بھولے سے ہو گیا تو گناہ بھی نہیں۔

اور اس صورت میں دو رکعتیں فرض اور دو نفل ہو جائیں گی۔

لیکن اگر دوسری رکعت پر قعدہ نہیں کیا تو نماز فرض نہ ہوگی چاروں نفل ہو جائیں گے فرض پھر دوبارہ پڑھے!

س۔ اگر مسافر کسی مقیم کے پیچھے نماز پڑھے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ امام مقیم کی اقتدا کرنے سے مقتدی مسافر کے ذمے بھی چاروں رکعتیں فرض ہو جاتی ہیں!

س۔ اگر امام مسافر ہو اور مقتدی مقیم ہوں تو کیا حکم ہے؟

ج۔ مسافر امام اپنی دو رکعتیں پوری کر کے سلام پھیر دے اور سلام پھیرنے کے بعد کہدے کہ تم اپنی نماز پوری کر لو میں مسافر ہوں مقتدی بغیر سلام پھیرے کھڑے ہو جائیں اور اپنی اپنی دو رکعتیں پوری کر لیں۔ لیکن ان دونوں رکعتوں میں فاتحہ اور سورت نہ پڑھیں۔ اور اگر کوئی سہو ہو جائے تو سجدہ سہو بھی نہ کریں۔

س۔ چلتی ریل اور جہاز پر نماز جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ چلتی ریل اور جہاز پر نماز جائز ہے اگر کھڑے ہو کر پڑھ سکے چکر کھانے یا گرنے کا ڈر نہ ہو تو کھڑے ہو کر پڑھنا ضروری ہے۔ اور کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھ لے۔ اور اگر درمیان نماز میں ریل یا جہاز کے گھوم جانے سے نمازی کا منہ قبلے کی طرف نہ رہے تو فوراً قبلے کی طرف پھر جانا چاہیئے ورنہ نماز نہ ہوگی ✣

جمعہ کی نماز کا بیان

س۔ جمعہ کی نماز فرض ہے یا واجب یا سنّت ؟

ج۔ جمعہ کی نماز فرض ہی بلکہ ظہر کی نماز سے اسکی تاکید زیادہ ہی۔ جمعہ کے دن ظہر کی نماز نہیں ہے۔ جمعہ کی نماز اُس کے قائم مقام کردیگئی ہے!

س۔ کیا جمعہ کی نماز ہر مسلمان پر فرض ہی ؟

ج۔ جمعہ کی نماز آزاد بالغ۔ سمجھدار۔ تندرست مقیم مردوں پر فرض ہے پس نابالغ بچّوں اور غلاموں اور دیوانوں اور بیماروں۔ اندھوں۔ اپاہجوں اور اسی طرح کے عذر والوں اور مسافروں اور عورتوں پر جمعہ کی نماز فرض نہیں!

س۔ اگر مسافر یا اندھے یا اپاہج یا عورتیں یا بیمار جمعہ کی نماز میں شریک ہو جائیں تو اُن کی نماز درست ہو جائے گی یا نہیں؟

ج۔ ہاں درست ہو جائیگی اور ظہر کی نماز اُنکے ذمّے سے ساقط ہو جائیگی!

س۔ نماز جمعہ صحیح ہونے کی کیا شرطیں ہیں؟

ج۔ جمعہ کی نماز صحیح ہونے کی کئی شرطیں ہیں۔ اوّل شہر یا شہر کے قائم مقام بڑے گاؤں یا قصبے میں ہونا۔ اسی طرح شہر کے آس پاس کی ایسی آبادی کہ شہر کی ضرورتیں اس کے ساتھ متعلق ہوں مثلاً شہر کے مُردے وہاں دفن ہوتے ہوں یا چھاؤنی ہو تو وہ بھی شہر کے حکم میں ہے چھوٹے گاؤں میں جمعہ درست نہیں۔

دُوسری شرط ظہر کا وقت ہونا۔

تیسری شرط نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا۔

چوتھی شرط جماعت اور پانچویں شرط اذن عام ہو یہ پانچوں شرطیں پائی جائیں جب جمعہ کی نماز صحیح ہوگی۔

س - خطبہ پڑھنے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

ج - نماز سے پہلے امام منبر پر بیٹھے اور اس کے سامنے مؤذن اذان کہے جب اذان ہو چکے تو امام نمازیوں کی طرف مُنہ کرکے کھڑا ہو اور خطبہ پڑھے پہلا خطبہ پڑھ کر تھوڑی دیر بیٹھ جائے پھر کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ پڑھے جب دوسرا خطبہ ختم ہو تو امام منبر سے اُتر کر محراب کے سامنے کھڑا ہو جائے اور مؤذن تکبیر کہے پھر حاضرین کھڑے ہو کر امام کے ساتھ نماز ادا کریں۔

س - خطبہ کی اذان کس جگہ ہونی چاہیئے؟

ج - خطیب کے سامنے ہونی چاہیئے۔ چاہے منبر کے پاس ہو یا ایک دو صفوں کے بعد یا ساری صفوں کے بعد مسجد میں ہو یا باہر ہر طرح جائز ہے!

س - خطبہ اُردو زبان میں پڑھنا یا اُردو کے شعر خطبے میں پڑھنا کیسا ہو؟

ج - عربی زبان کے سوا ہر زبان میں خطبہ مکروہ ہے لیکن فرض خطبہ ادا ہو جاتا ہے البتہ ثواب میں نقصان ہو جاتا ہے!

س - خطبہ ہوتے وقت کیا کیا کام ناجائز ہیں؟

ج - باتیں کرنا۔ نمازِ سنت یا نفل شروع کرنا۔ کھانا۔ پینا۔ کسی بات کا جواب دینا قرآن مجید وغیرہ پڑھنا غرض جو کام کہ خطبہ سننے میں نقصان ڈالیں سب مکروہ ہیں اور جس وقت سے کہ امام خطبہ پڑھنے کے ارادے سے چلے اُسی وقت سے یہ سب باتیں مکروہ ہیں!

س - نماز جمعہ کے لئے جماعت شرط ہونے سے کیا مُراد ہے؟

ج - جمعہ کی نماز میں امام کے سوا کم سے کم تین آدمی ہونے ضرور ہیں اگر

تین آدمی نہ ہوں گے تو جمعہ کی نماز صحیح نہ ہوگی!

س۔ اِذنِ عام سے کیا مُراد ہے؟

ج۔ اذن کے معنے اجازت کے ہیں اذن عام سے مطلب یہ ہے کہ سب کو اجازت ہو جو چاہے آکر نماز میں شریک ہو سکے۔ ایسی جگہ جمعہ کی نماز صحیح نہیں ہوتی کہ وہاں خاص لوگ آسکتے ہوں اور ہر شخص کو آنیکی اجازت نہو۔

س۔ جمعہ کی فرض نماز کی کتنی رکعتیں ہیں؟

ج۔ دو رکعتیں ہیں چاہے شروع نماز سے شریک ہو چاہے ایک رکعت یا اخیر قعدے میں شریک ہو دو رکعتیں ہی پوری کرلے۔

نمازِ عیدین کا بیان

س۔ عید کے دن کیا کیا کام سنت یا مستحب ہیں؟

ج۔ غسل اور مسواک کرنا۔ اپنے لباس میں سے اچھا لباس پہننا۔ خوشبو لگانا اور عید الفطر میں جانے سے پہلے کھجوریں یا کوئی میٹھی چیز کھانا اور صدقۂ فطر ادا کرکے جانا۔ اور عید الاضحےٰ میں نماز کے بعد آکر اپنی قربانی کا گوشت کھانا۔ عیدگاہ میں عید کی نماز پڑھنا۔ پیدل جانا ایک راستہ سے جانا دوسرے سے واپس آنا۔ عید کی نماز سے پہلے گھر میں یا عیدگاہ میں نفل نماز نہ پڑھنا اور عید کی نماز کے بعد عیدگاہ میں نفل نہ پڑھنا۔

س۔ عید الفطر کو جاتے ہوئے راستہ میں تکبیر کہنا کیسا ہے؟

ج۔ عید الفطر میں اگر آہستہ آہستہ تکبیر کہتا ہوا جائے تو مضائقہ نہیں اور عید الاضحےٰ میں زور سے تکبیر کہتے ہوئے جانا مستحب ہے!

س- عید کی نماز واجب ہے یا سنت ؟

ج- دونوں عیدوں کی نمازیں واجب ہیں اور جن لوگوں پر جمعہ کی نماز فرض ہے انہیں پر عید کی نماز واجب ہے اور جو شرطیں جمعہ کی نماز کی ہیں وہی عید کی نماز کی ہیں۔ مگر عیدین کی نماز کا خطبہ نہ تو فرض ہے اور نہ نماز سے پہلے ہے بلکہ نماز کے بعد خطبہ پڑھنا سنت ہے۔

س- عیدین کی نماز کی کتنی رکعتیں ہیں اور کس ترکیب سے پڑھی جاتی ہیں؟

ج- دونوں عیدوں کی نماز دو دو رکعت ہے ان دونوں نمازوں کے لئے اذان اور تکبیر نہیں پہلے نیت اس طرح کریں کہ میں عید الفطر یا عید الاضحےٰ کی واجب نماز مع چھ زائد تکبیروں کے اس امام کے پیچھے پڑھتا ہوں پھر تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور ثنا پڑھیں۔ پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھاتے ہوئے اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ چھوڑ دیں۔ پھر دوسری بار ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر اللہ اکبر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں۔ پھر تیسری بار ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر اللہ اکبر کہیں اور ہاتھ باندھ لیں۔ پھر امام تعوذ تسمیہ سورۂ فاتحہ۔ سورت پڑھ کر رکوع کرے دوسری رکعت کے لئے جب کھڑے ہوں تو امام پہلے قرأت کرے۔ قرأت سے فارغ ہو کر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھا کر دوسری تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں۔ پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھا کر تیسری تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں۔ پھر بغیر ہاتھ اُٹھائے چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع میں جائیں اور قاعدے کے موافق نماز پوری کریں۔

پھر امام کھڑے ہو کر خطبہ پڑھے اور تمام لوگ خاموش بیٹھ کر سُنیں۔ عیدین میں بھی دو خطبے اور دونوں کے درمیان میں بیٹھنا مسنون ہے

س۔ عید الاضحیٰ کے خاص احکام کیا ہیں؟

ج۔ راستہ میں زور سے تکبیر کہتے ہوئے جانا۔ نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا تکبیراتِ تشریق واجب ہونا۔

س۔ تکبیراتِ تشریق سے کیا مراد ہے؟

ج۔ ایامِ تشریق میں فرض نمازوں کے بعد تکبیریں کہی جاتی ہیں انہیں تکبیراتِ تشریق کہتے ہیں!

س۔ ایامِ تشریق کون کون ہیں؟

ج۔ ایامِ تشریق تین دن کا نام ہے ماہ ذی الحجہ کی گیارھویں۔ بارھویں تیرھویں تاریخوں کو ایامِ تشریق کہتے ہیں!

س۔ تکبیراتِ تشریق کب سے کب تک واجب ہیں؟

ج۔ یومِ عرفہ۔ یومِ نحر۔ اور تین دن ایامِ تشریق کے کل پانچ دن کہی جاتی ہیں۔ یومِ عرفہ۔ ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو۔ اور یومِ نحر دسویں تاریخ کو کہتے ہیں۔ نویں تاریخ کی نمازِ فجر کے بعد سے تکبیر شروع ہوتی ہے اور پھر ہر فرض نماز کے بعد تیرھویں تاریخ کی عصر تک تکبیر کہنا واجب ہے۔ فرض کا سلام پھیرتے ہی آواز سے تکبیر کہنا چاہیئے۔ البتہ عورتیں آواز سے نہ کہیں اگر امام بھول جائے جب بھی مقتدی ضرور کہیں۔

س۔ تکبیرِ تشریق کیا ہے اور کتنی مرتبہ پڑھنی واجب ہے؟

ج۔ تکبیرِ تشریق یہ ہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اور اسے ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے +

اور مقتدی آہستہ سے بغیر ہاتھ اُٹھائے دوسری تکبیر کہیں اور دونوں درودیں جو نماز کے قعدۂ اخیرہ میں پڑھی جاتی ہیں امام اور مقتدی سب آہستہ آہستہ پڑھیں پھر دوسری تکبیر کی طرح تیسری تکبیر کہیں اور اگر جنازہ بالغ مرد یا عورت کا ہو تو امام اور مقتدی آہستہ آہستہ یہ عربی دُعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ

اے اللہ ہمارے زندوں اور مُردوں اور حاضروں اور غائبوں اور چھوٹوں اور بڑوں اور مردوں اور عورتوں کو بخشدے اے خدا ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے اُسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے وفات دے اُسے ایمان پر وفات دے۔

اور اگر جنازہ نابالغ لڑکے کا ہو تو یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا

اے اللہ اس بچہ کو ہماری نجات کے لئے آگے جانے والا بنا اور اس کی جُدائی کی مصیبت، کو ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ بنا اور اس کو ہماری شفاعت کرنیوالا اور شفاعت قبول کیا گیا بنا۔

اور اگر جنازہ نابالغہ لڑکی کا ہو تو اس پر بھی یہی دعا پڑھیں لیکن اتنا فرق کرلیں کہ تینوں جگہ بجائے اَجْعَلْہُ کے اَجْعَلْھَا اور

بجائے شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا کے شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً پڑھیں۔

یہ صرف لفظوں کا فرق ہے معنے وہی رہیں گے۔

اس کے بعد امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے چوتھی تکبیر کہیں

پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے پہلے داہنی طرف پھر بائیں

طرف سلام پھیریں۔

س۔ نمازِ جنازہ سے فارغ ہو کر کیا کریں؟

ج۔ نماز سے فارغ ہوتے ہی جنازے کو اُٹھا کر لے چلیں

چلتے وقت اگر کلمہ شریف وغیرہ پڑھیں تو دل میں پڑھیں۔ آواز سے

پڑھنا مکروہ ہے۔ میت کی پہلی منزل یعنی قبر اور حساب کتاب اور

دنیا کی بے اعتباری کا دھیان کریں اور دل میں میت کے لیے

مغفرت اور آسانی کی دعا کرتے رہیں پھر قبرستان میں پہنچکر میت

کو دفن کریں ✤

اِسلامی فرائض میں سے روزے کا بیان

س۔ روزہ کسے کہتے ہیں؟

ج۔ صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک نیت کیساتھ کھانے پینے

اور نفسانی خواہش پوری کرنے کو چھوڑ دینے کا نام روزہ ہے۔

روزے کو صَوم اور صیام اور روزہ کھولنے کو اِفطار کہتے ہیں۔

س۔ روزے کی کتنی قسمیں ہیں۔؟

ج۔ روزے کی آٹھ قسمیں ہیں۔

(۱) فرضِ مُعَیَّن (۲) فرضِ غیر مُعَیَّن (۳) واجب مُعَیَّن۔

(۴) واجب غیر معین (۵) سنت (۶) نفل (۷) مکروہ (۸) حرام۔

س۔ فرضِ معین کون سے روزے ہیں؟

ج۔ سال بھر میں ایک مہینہ یعنے رمضان شریف کے روزے فرضِ معین ہیں!

س۔ فرض غیر معین کونسے روزے ہیں؟

ج۔ اگر کسی عذر کی وجہ سے یا بلا عذر رمضان شریف کے روزے چھوٹ جائیں تو اُن کی قضا کے روزے فرض غیر معین ہیں!

س۔ واجب معین کونسے روزے ہیں؟

ج۔ نذرِ معین یعنے کسی خاص دن یا خاص تاریخوں کے روزے رکھنے کی منت ماننے سے اُس دن یا اُن تاریخوں کے روزے واجب ہو جاتے ہیں جیسے کسی نے منت مانی کہ اگر میں امتحان میں پاس ہو گیا تو خدا کے واسطے رجب کی پہلی تاریخ کا روزہ رکھوں گا!

س۔ واجب غیر معین کونسے روزے ہیں؟

ج۔ کفاروں کے روزے اور نذرِ غیر معین کے روزے واجب غیر معین ہیں مثلاً کسی نے منت مانی کہ اگر میں اوّل نمبر پاس ہوا تو خدا کے واسطے تین روزے رکھوں گا!

س۔ کونسے روزے سنّت ہیں؟

ج۔ روزوں میں سنت مؤکدہ کوئی روزہ نہیں لیکن جن دنوں کے روزے حضور رسولِ کریم صلعم سے رکھنے یا اُن کی ترغیب دینی ثابت ہے اُنہیں سنت کہتے ہیں جیسے عاشورے کے دو روزے یعنے محرّم کی نویں اور دسویں تاریخ کے روزے۔ عاشورہ محرم کی دسویں

تاریخ کا نام ہے۔ اور عرفہ یعنے ذی الحجہ کی نویں تاریخ کا روزہ۔ اور ایام بیض یعنے ہر مہینے کی تیرھویں۔ چودھویں۔ پندرھویں تاریخوں کے روزے۔

س ۔ مستحب کونسے روزے ہیں؟

ج ۔ فرض اور واجب اور سنت روزوں کے بعد تمام روزے مستحب ہیں لیکن بعض روزے ایسے ہیں کہ اُن میں ثواب زیادہ ہے جیسے شوال میں چھ روزے۔ ماہ شعبان کی پندرھویں تاریخ کا روزہ جمعہ کے دن کا روزہ۔ پیر کے دن کا روزہ۔ جمعرات کے دن کا روزہ۔

س ۔ مکروہ کونسے روزے ہیں؟

ج ۔ صرف سنیچر کے دن کا روزہ۔ صرف عاشورے یعنی دسویں تاریخ کا روزہ نوروز کے دن کا روزہ۔ عورت کو بغیر اجازت خاوند کے نفلی روزہ رکھنا۔

س ۔ کونسے روزے حرام ہیں؟

ج ۔ سال بھر میں پانچ روزے حرام ہیں۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دو روزے اور ایام تشریق کے تین روزے۔ ایام تشریق ذی الحجہ کی گیارھویں۔ بارھویں۔ تیرھویں تاریخوں کا نام ہے۔

رمضان شریف کے روزوں کا بیان

س ۔ رمضان شریف کے روزوں کی کیا فضیلت ہے؟

ج ۔ رمضان شریف کے روزوں کا بہت بڑا ثواب ہے اور بہت سی فضیلتیں حدیث شریف میں آئی ہیں مثلاً حضور رسول کریم صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص خاص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے رمضان شریف

کے روزے رکھے تو اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔ دوسری حدیث میں حضور صلعم نے فرمایا کہ روزہ دار کے منہ کی جھبک اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے۔ تیسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا دوں گا۔ اسی طرح اور بھی بہت سی فضیلتیں حدیثوں میں آئی ہیں۔

س ۔ رمضان شریف کے روزے کن لوگوں پر فرض ہیں؟

ج ۔ ہر مسلمان عاقل بالغ مرد و عورت پر فرض ہیں ان کی فرضیت کا انکار کرنیوالا کافر۔ اور بلا عذر چھوڑنے والا سخت گنہگار اور فاسق ہے۔

اگرچہ نابالغ پر نماز روزہ فرض نہیں لیکن عادت ڈالنے کے لئے بلوغ سے پہلے ہی روزہ رکھوانے اور نماز پڑھوانے کا حکم ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب بچہ سات برس کا ہو جائے تو نماز کا اُسے حکم کرو اور جب دس برس کا ہو جائے تو اُسے نماز کے لئے مارنا بھی چاہئے۔ اسی طرح جب روزہ رکھنے کی طاقت ہو جائے تو جتنے روزے رکھ سکتا ہو اتنے اس سے رکھوانے چاہئیں!

س ۔ وہ کون کون سے عذر ہیں جن سے روزہ نہ رکھنا جائز ہو جاتا ہے؟

ج ۔ (۱) سفر یعنی مسافر کو حالتِ سفر میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے لیکن اگر سفر میں مشقت نہ ہو تو روزہ رکھنا افضل ہے (۲) مرض یعنی ایسی بیماری جس میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو یا بیماری بڑھ جانے کا اندیشہ ہو (۳) بہت بڈھا ہونا (۴) حاملہ ہونا جبکہ عورت کو یا حمل کو روزے سے نقصان پہنچنے کا گمان غالب ہو (۵) دودھ پلانا جبکہ دودھ

س۔ عید کے چاند کے لئے معتبر شہادت کیا ہے؟

ج۔ مطلع صاف نہونیکی صورت میں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے چاند کیلئے دو پرہیزگار سچے مردوں یا اسیطرح کے ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی شرط ہو!

س۔ اگر مطلع صاف ہو تو پھر کتنے آدمیوں کی شہادت معتبر ہوگی؟

ج۔ اگر مطلع صاف ہو تو رمضان شریف اور دونوں عیدوں کے چاند کے لئے کم از کم اتنے آدمیوں کی گواہی ضروری ہو کہ اتنے آدمیوں کے جھوٹ بولنے اور بناوٹی بات کہنے کا دل کو یقین نہو سکے بلکہ ان کی گواہی سے دل کو چاند دیکھے جانے کا گمان غالب ہو جائے!

س۔ اگر کسی دُور کے شہر سے چاند دیکھنے کی خبر آئے تو معتبر ہوگی یا نہیں؟

ج۔ چاہے کتنی ہی دور سے خبر آئے معتبر ہو مثلاً برہما والوں نے چاند نہیں دیکھا اور کسی بمبئی کے شخص نے انکے سامنے چاند دیکھنے کی گواہی دی تو اُن پر ایک روزہ کی قضا لازم ہوگی۔ ہاں یہ شرط ہے کہ خبر ایسے طریقے سے آئے جس کا شریعت میں اعتبار ہو۔ تار کی خبر معتبر نہیں!

س۔ اگر کسی شخص نے رمضان کا چاند دیکھا اور اس کی گواہی قبول نہیں کیگئی اور اسکے علاوہ اور کسی نے چاند نہیں دیکھا نہ روزے رکھے گئے تو اس شخص پر روزہ فرض ہے یا نہیں؟

ج۔ ہاں اسپر روزہ رکھنا واجب ہو اور اگر اسکے حساب سے تیس روزے پورے ہو جائیں اور عید کا چاند نہ دیکھا جائے تو یہ شخص اور لوگوں کے ساتھ اکتیسواں روزہ بھی رکھے!

نیت کا بیان

س۔ کیا روزے کے لئے نیت کرنا ضروری ہے؟

زبان سے کہہ لے تو بہتر ہے۔ نہ کہنے میں کچھ مضائقہ نہیں ✣

روزے کے مستحبات کا بیان

س۔ روزے کے مستحبات کیا کیا ہیں ؟

ج (۱) سحری کھانا (۲) رات سے نیت کرنا (۳) سحری اخیر وقت میں کھانا بشرطیکہ صبح صادق سے یقیناً پہلے فارغ ہو جائے (۴) افطار میں جلدی کرنا جبکہ آفتاب کے غروب ہونے کا شبہ نہ رہے (۵) غیبت جھوٹ۔ گالی گلوج وغیرہ بُری باتوں سے بچنا (۶) چھوارے یا کھجورے اور یہ نہ ہوں تو پانی سے افطار کرنا۔

س۔ سحری کسے کہتے ہیں اور اس کا وقت کیا ہے ؟

ج۔ سحری اخیر رات میں صبح صادق سے پہلے کچھ کھانے پینے کو کہتے ہیں رات کا آخری حصہ صبح صادق سے پہلے پہلے اس کا وقت ہے۔ سحری کھانا سنت ہے اور اس کا بہت ثواب ہے۔ بھوک نہ ہو تو ایک دو لقمے ہی کھا لینے چاہئیں ✣

روزے کے مکروہات کا بیان

س۔ روزے میں کیا کیا باتیں مکروہ ہیں ؟

ج۔ (۱) گوند چبانا یا اور کوئی چیز منہ میں ڈالے رکھنا (۲) کوئی چیز چکھنا ہاں جس عورت کا خاوند سخت اور بد مزاج ہو اُسے زبان کی نوک سے سالن کا نمک چکھ لینا جائز ہے (۳) استنجے میں زیادہ پاؤں پھیلا کر بیٹھنا اور کلی یا ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا (۴) منہ میں بہت سا

تھوک جمع کر کر کے نگلنا (۵) غیبت کرنا۔ جھوٹ بولنا۔ گالی گلوچ کرنا (۶) بیقراری اور گھبراہٹ ظاہر کرنا (۷) نہانے کی حاجت ہو جائے تو غسل کو قصداً صبح صادق کے بعد تک مؤخر کرنا (۸) کوئلہ چبا کر یا منجن سے دانت مانجھنا

س۔ کن چیزوں سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا؟

ج۔ (۱) سُرمہ لگانا (۲) بدن پر تیل ملنا یا سر میں تیل ڈالنا (۳) ٹھنڈک کے لئے غسل کرنا (۴) مسواک کرنا۔ اگرچہ تازی جڑ یا تر شاخ کی ہو (۵) خوشبو لگانا یا سونگھنا (۶) بھولے سے کچھ کھا پی لینا (۷) خود بخود بلا قصد قے ہو جانا (۸) اپنا تھوک نگلنا (۹) بلا قصد مکھی یا دھوئیں کا حلق سے اُتر جانا۔ ان تمام چیزوں سے روزہ نہ ٹوٹتا ہے نہ مکروہ ہوتا ہے۔

روزے کے مُفسِدات کا بیان

س۔ مُفسِدات سے کیا مُراد ہے؟

ج۔ مفسِدات اُن باتوں کو کہتے ہیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور مفسِدات کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جن سے صِرف قضا واجب ہوتی ہے۔ دوسری وہ جن سے قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں!

س۔ جن مفسدات سے صِرف قضا واجب ہوتی ہے وہ کیا کیا ہیں؟

ج۔ کسی نے زبردستی روزہ دار کے منہ میں کوئی چیز ڈال دی اور وہ حلق سے اتر گئی (۲) روزہ یاد تھا اور کلی کرتے وقت بلا قصد حلق میں پانی اُتر گیا (۳) قے آئی اور قصداً حلق میں لوٹا لی (۴) قصداً منہ بھر کر قے کر ڈالی (۵) کنکری یا پتھر کا ٹکڑا یا گٹھلی یا مٹی یا کاغذ کا ٹکڑا قصداً نگل لیا (۶) دانتوں میں رہی ہوئی چیز کو زبان سے نکال کر نگل لیا۔ جب کہ وہ چنے کے دانے کے برابر یا

اِس سے زیادہ ہو اور اگر منہ سے باہر نکالکر پھر نگل لیا تو چاہے چنے سے کم ہو یا زیادہ روزہ ٹوٹ گیا (۷) کان میں تیل ڈالا (۸) ناس لیا (۹) دانتوں میں سے نکلے ہوئے خون کو نگل لیا۔ جب کہ خون تھوک پر غالب ہو (۱۰) بھولے سے کچھ کھا پی لیا اور یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا پھر قصداً کھایا پیا۔ (۱۱) یہ سمجھ کر کہ ابھی صبح صادق نہیں ہوئی سحری کھالی پھر معلوم ہوا کہ صبح ہو چکی تھی (۱۲) رمضان شریف کے سوا اور دنوں میں کوئی روزہ قصداً توڑ ڈالا (۱۳) ابر یا غبار کیوجہ سے یہ سمجھ کر کہ آفتاب غروب ہو گیا روزہ افطار کر لیا۔ حالانکہ ابھی دن باقی تھا اِن سب صورتوں میں صرف ان روزوں کی قضا رکھنی پڑے گی جن میں ان باتوں میں سے کوئی بات پیش آئی ہو۔

س ۔ کن صورتوں میں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں؟

ج ۔ رمضان شریف کے مہینے میں روزہ رکھ کر (۱) ایسی چیز جو غذا یا دوا یا لذت کے طور پر استعمال کیجاتی ہو قصداً کھا پی لی (۲) قصداً صحبت کری (۳) فصد کھلوائی یا سُرمہ لگایا اور پھر یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا قصداً کھا پی لیا تو ان صورتوں میں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔

س ۔ رمضان کے مہینے میں اگر کسی کا روزہ ٹوٹ جائے تو پھر اُسے کھانا پینا جائز ہے یا نہیں؟

ج ۔ نہیں بلکہ اُس کو لازم ہے کہ شام تک کھانے پینے وغیرہ سے رُکا رہے اسی طرح اگر مسافر دن میں اپنے گھر آجائے یا نابالغ لڑکا بالغ ہو جائے یا حیض نفاس والی عورت پاک ہو جائے یا مجنون تندرست ہو جائے تو ان لوگوں کو بھی باقی دن میں شام تک روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے!

س۔ رمضان شریف کے سوا اور کسی روزے کے توڑنے سے کفارہ واجب ہوتا ہے یا نہیں؟

ج۔ کفارہ صرف رمضان شریف کے مہینے میں فرض روزہ توڑنے سے واجب ہوتا ہو رمضان شریف کے سوا اور کسی روزے کے توڑنے سے چاہے وہ رمضان کی قضا کے روزے ہوں کفارہ واجب نہیں ہوتا ۔

روزے کی قضا کا بیان

س۔ روزے کی قضا واجب ہونے کی کتنی صورتیں ہیں؟

ج۔ (۱) بلا عذر فرض یا واجب معین کے روزے نہیں رکھے (۲) کسی عذر کی وجہ سے کچھ روزے چھوٹ گئے (۳) روزہ رکھ کر کسی وجہ سے ٹوٹ گیا یا توڑ دیا تو ان روزوں کی قضا رکھنا فرض ہے!

س۔ قضا کب رکھنی چاہیئے؟

ج۔ جب وقت ملے تو جسقدر جلدی رکھ سکے رکھ لینا بہتر ہے۔ بلا وجہ دیر کرنا بُری بات ہے!

س۔ قضا روزے لگاتار رکھنے ضروری ہیں یا نہیں؟

ج۔ چاہے لگاتار رکھے چاہے درمیان میں فاصلہ کرکے دونوں طرح جائز ہے!

س۔ اگر پہلے رمضان کے روزے ابھی قضا کرنے باقی تھے کہ دوسرا رمضان آگیا تو کیا کرے؟

ج۔ اب اس رمضان کے روزے رکھے اور رمضان کے بعد پہلے روزوں کی قضا کرے!

س۔ نفلی روزہ رکھ کر توڑ دے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اُس کی قضا رکھنا واجب ہے کیونکہ نفلی نماز اور نفلی روزہ شروع کرنے کے بعد واجب ہو جاتے ہیں!

س۔ اگر قضا روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو کیا کرے؟

ج۔ اگر اتنا بڈھا ہو گیا ہے کہ روزہ نہیں رکھ سکتا اور آئندہ طاقت آنیکی اُمید نہیں رہی یا اس طرح کا بیمار ہے کہ صحت پانے کی اُمید جاتی رہی تو اِن صورتوں میں روزوں کا فِدیہ دیدینا جائز ہے!

س۔ روزوں کا فِدیہ کیا ہے؟

ج۔ ہر روزے کے بدلے پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جَو یا ان میں سے کسی کی قیمت یا ان کی قیمت کے برابر کوئی اور غلہ مثلاً چاول۔ باجرہ۔ جوار وغیرہ۔

اور ہر فرض اور واجب نماز کے فِدیہ کی بھی یہی مقدار ہے مگر نماز جب تک کہ سر کے اِشارے سے بھی پڑھ سکتا ہو اُسوقت تک تو اشارے سے نماز ادا کرنا فرض ہے اور جب اِشارہ بھی نہ کر سکے اور اسی حال میں اِنتقال ہو جائے یا چھ نمازوں کا وقت گزر جائے تو اُس حالت کی نماز فرض نہیں۔ پس نماز کا فِدیہ دینے کی یہی صورت ہے کہ نماز پڑھنے کی طاقت ہونے کے زمانے کی نمازیں قضا ہو گئیں اور بغیر ادا کئے ہوئے اِنتقال ہو گیا تو اِن نمازوں کا فِدیہ دیا جا سکتا ہے!

س۔ ایک شخص کے ذمے کچھ روزے قضا تھے اُس کا اِنتقال ہو گیا تو اُسکی طرف سے کوئی آدمی روزے رکھ لے تو جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ نہیں۔ یعنے اُس مرنے والے کے ذمہ سے روزے نہ اُتریں گے ہاں وارث فِدیہ دیدیں تو جائز ہے ✤

کفّارے کا بیان

س - روزہ توڑنے کا کفّارہ کیا ہے؟

ج - کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے لیکن اِن ملکوں میں غلام نہیں ہیں اِسلئے یہاں صرف دو صورتوں سے کفّارہ دیا جا سکتا ہے اول یہ کہ دو مہینے کے لگاتار روزے رکھے۔ دوسرے یہ کہ اگر دو مہینے کے روزے رکھنے کی طاقت نہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا ساٹھ مسکینوں کو فی آدمی پونے دو سیر گیہوں یا انکی قیمت یا قیمت کے برابر چاول۔ باجرہ۔ جوار۔ دیدے (سیر سے انگریزی روپے سے اسّی روپے کا وزن مُراد ہے)

س - ساٹھ مسکینوں کا غلہ مثلاً دو من پچیس سیر گیہوں ایک مسکین کو دیدینا جائز ہے یا نہیں؟

ج - اگر ایک مسکین کو ہر روز ایک دِن کا غلّہ (یعنی پونے دو سیر گیہوں) دیا جائے یا اُسے ساٹھ دِن تک دونوں وقت کھانا کھلا دیا جائے تو جائز ہے۔ لیکن اگر اُسے ایک دن میں ایک دن سے زیادہ کا غلّہ یا قیمت دیجائے تو ایک دِن کا صحیح ہوگا اور ایک دِن سے جسقدر زیادہ دیا ہے اُس کا کفّارے میں شمار نہ ہوگا!

س - اگر ایک مسکین کو پونے دو سیر سے کم دیا جائے تو جائز ہے یا نہیں؟

ج - نہیں۔ بلکہ کفّارے میں ایک مسکین کو پونے دو سیر گیہوں یعنے ایک دِن کے غلّے کی مقدار سے کم دینا یا ایک دن میں ایک دِن کی مقدار سے زیادہ دینا ناجائز ہے!

س۔ اگر ایک رمضان کے کئی روزے توڑ ڈالے تو کیا حکم ہے ؟
ج۔ ایک ہی کفارہ واجب ہوگا !

اعتکاف کا بیان !

س۔ اعتکاف کسے کہتے ہیں ؟
ج۔ اعتکاف اسے کہتے ہیں کہ آدمی خدا کے گھر (یعنی مسجد) میں ٹھیرے رہنے کو عبادت سمجھ کر اسکی نیت سے ایسی مسجد میں جسمیں جماعت ہوتی ہو ٹھیرا رہے !
س۔ صرف مسجد میں ٹھیرا رہنا کیوں عبادت ہے ؟
ج۔ جبکہ انسان اپنا سیر تماشا۔ چلنا پھرنا۔ کام کاج چھوڑ کر مسجد میں ٹھیرا رہے اور اس ٹھیرے رہنے سے خدا تعالیٰ کی رضامندی مقصود ہو تو اس کا عبادت ہونا ظاہر ہے !
س۔ عورت کہاں اعتکاف کرے ؟
ج۔ اپنے گھر میں جس جگہ نماز پڑھتی ہو اعتکاف کی نیت کر کے اسی جگہ پر ہر وقت رہا کرے۔ پاخانہ پیشاب کے علاوہ اور کسی کام کے لئے اس جگہ سے اٹھ کر مکان کے صحن یا کسی دوسرے حصے میں نہ جائے اور گھر میں نماز کی کوئی خاص جگہ مقرر نہ ہو تو اعتکاف شروع کرنے سے پہلے ایسی جگہ بنالے اور پھر اس جگہ اعتکاف کرے !
س۔ اعتکاف کے کچھ فائدے بیان کرو ؟
ج۔ اعتکاف میں یہ فائدے ہیں (۱) اعتکاف کرنیوالا گویا اپنے تمام بدن اور تمام وقت کو خدا کی عبادت کے لئے وقف کر دیتا ہے (۲) دنیا کے جھگڑوں اور بہت سے گناہوں سے محفوظ رہتا ہے (۳) اعتکاف کی

حالت میں اُسے ہر وقت نماز کا ثواب ملتا ہو۔ کیونکہ اعتکاف سے اصل مقصود یہی ہے کہ معتکف ہر وقت نماز اور جماعت کے اِنتظار اور اشتیاق میں بیٹھا رہے (۴) اعتکاف کی حالت میں مُعتکِف فرشتوں کی مشابہت پیدا کرتا ہے کہ ان کی طرح ہر وقت عبادت اور تسبیح و تقدیس میں رہتا ہے۔ (۵) مسجد چونکہ خدا تعالیٰ کا گھر ہے اِسلئے اِعتکاف میں مُعتکِف خدا تعالیٰ کا پڑوسی بلکہ اس کے گھر میں مہمان ہوتا ہے!

س۔ اِعتکاف کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج۔ تین قسمیں ہیں۔ واجبؔ۔ سنتؔ موکدہ۔ مستحبؔ۔

س۔ اِعتکاف واجب کونسا ہے؟

ج۔ نذر کا اِعتکاف واجب ہے۔ مثلاً کسی نے منّت مان لی کہ میں خدا کے واسطے تین روز کا اِعتکاف کروں گا یا اس طرح کہا کہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو خدا کے واسطے دو روز کا اِعتکاف کروں گا۔

س۔ سُنّتِ مؤکدہ کونسا اِعتکاف ہے؟

ج۔ رمضان شریف کے عشرۂ اخیرہ یعنی آخری دس روز کا اِعتکاف سنتِ مؤکدہ ہے اسکی ابتدا بیسؔ تاریخ کی شام یعنی غروب آفتاب کے وقت سے ہوتی ہے اور عید کا چاند دیکھتے ہی ختم ہو جاتا ہے۔ چاند چاہے اُنتیس تاریخ کا ہو یا تیسؔ کا۔ دونوں صورتوں میں سنت ادا ہو جائیگی۔ یہ اعتکاف سنتِ مؤکدہ علی الکفایہ ہے یعنی بعض لوگوں کے کر لینے سے سب کے ذمہ سے ادا ہو جاتا ہے!

س۔ مستحب کونسا اِعتکاف ہے؟

ج۔ واجب اور سنتِ مؤکدہ کے علاوہ سب اِعتکاف مستحب ہیں اور سال کے تمام دنوں میں اِعتکاف جائز ہے!

س۔ اعتکاف درست ہونے کی شرائط کیا ہیں؟

ج۔ مسلمان ہونا۔ حدث اکبر اور حیض و نفاس سے پاک ہونا۔ عاقل ہونا۔ نیت کرنا۔ مسجد جماعت میں اعتکاف کرنا۔ یہ باتیں تو ہر قسم کے اعتکاف کے لئے شرط ہیں، اور اعتکاف واجب کے لئے روزہ بھی شرط ہے۔

مستحباتِ اعتکاف کا بیان

س۔ اعتکاف میں کیا کیا باتیں مستحب ہیں؟

ج۔ نیک اور اچھی باتیں کرنا۔ قرآن شریف کی تلاوت کرنا۔ درود شریف پڑھتے رہنا۔ علوم دینیہ پڑھنا پڑھانا۔ وعظ و نصیحت کرنا۔ جامع مسجد میں اعتکاف کرنا۔

اوقاتِ اعتکاف کا بیان

س۔ کم سے کم کتنے وقت کا اعتکاف ہوتا ہے؟

ج۔ اعتکافِ واجب کیلئے چونکہ روزہ شرط ہے اسلیئے اس کا وقت کم سے کم ایک دن ہے۔ پس ایک دن سے کم مثلاً دو چار گھنٹے یا رات کے اعتکاف کی منت ماننا صحیح نہیں۔

اور جو اعتکاف کہ سنت مؤکدہ ہے اُسکا وقت رمضان شریف کا عشرۂ اخیرہ ہے۔ اور اعتکافِ نفل کیلئے وقت کی کوئی مقدار مقرر نہیں ہے یعنی نفلی اعتکاف دس پانچ منٹ کا بھی ہو سکتا ہے۔ اگر مسجد میں داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کر لیا کرے تو روزانہ بہت سے اعتکافوں کا ثواب ملجائے۔

اعتکاف میں جو باتیں جائز ہیں اُن کا بیان

س۔ معتکف کو مسجد سے نکلنا کن عذروں سے جائز ہے ؟

ج۔ پاخانہ پیشاب کے لئے نکلنا۔ غسل فرض کیلئے نکلنا۔ جمعہ کی نماز کیلئے زوال کیوقت یا اتنی دیر پہلے کہ جامع مسجد پہنچکر خطبہ سے پہلے چار سنتیں پڑھ سکے نکلنا۔ اذان کہنے کے لئے اذان کی جگہ پر خارج مسجد جانا۔

س۔ پاخانہ پیشاب کے لئے کتنی دور جانا جائز ہے ؟

ج۔ اپنے مکان تک چاہے وہ کتنی ہی دور ہو جانا جائز ہے۔ ہاں اگر اسکے دو مکان ہیں ایک اعتکاف کی جگہ سے قریب ہے اور دوسرا دور ہے تو قریب والے میں قضاء حاجت کرنا ضروری ہے۔

س۔ نماز جنازہ کیلئے معتکف کو مسجد سے نکلنا جائز ہے یا نہیں ؟

ج۔ اگر اس نے اعتکاف کی نیت کرتے وقت یہ نیت کر لی تھی کہ نماز جنازہ کے لئے جاؤں گا تو جائز ہے اور نیت نہیں کی تھی تو جائز نہیں !

س۔ اور کیا کیا باتیں اعتکاف میں جائز ہیں ؟

ج۔ مسجد میں کھانا۔ پینا۔ سونا۔ کوئی حاجت کی چیز خریدنا بشرطیکہ وہ چیز مسجد میں نہ ہو۔ نکاح کرنا جائز ہے ÷

مکروہات و مفسدات اعتکاف کا بیان

س۔ اعتکاف میں کیا کیا باتیں مکروہ ہیں ؟

ج۔ بالکل خاموشی اختیار کرنا اور اسے عبادت سمجھنا۔ اسباب مسجد میں لاکر بیچنا یا خریدنا۔ لڑائی جھگڑا یا بیہودہ باتیں کرنا۔

س۔ کن چیزوں سے اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے ؟

ج۔ بلا عذر قصداً یا سہواً مسجد سے باہر نکلنا۔ حالتِ اعتکاف میں صحبت کرنا کسی عذر سے باہر نکلکر ضرورت سے زیادہ ٹھیرنا جیسے پاخانہ کیلئے گیا اور پاخانہ سے فارغ ہو کر بھی گھر میں کچھ دیر ٹھیرا رہا۔ بیماری یا خوف کیوجہ سے مسجد سے نکلنا۔ ان سب صورتوں میں اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے !

س۔ اعتکاف فاسد ہو جائے تو اسکی قضا واجب ہے یا نہیں ؟

ج۔ اعتکاف واجب کی قضا واجب ہے۔ سنت اور نفل کی قضا واجب نہیں !

نذر یعنے منت ماننے کا بیان

س۔ منت ماننا کیسا ہے ؟

ج۔ جائز ہے۔ اور منت مان کر اس کا پورا کرنا واجب ہے !

س۔ کیا ہر منت کا پورا کرنا واجب ہے ؟

ج۔ جو منت خلافِ شرع بات کی نہو اور اسکی شرطیں پائی جائیں اس کا پورا کرنا واجب ہے۔ اور جو منت کہ خلافِ شرع کام کی ہو اس کا پورا کرنا ناجائز ہے !

س۔ منت صحیح ہونے کی شرطیں کیا ہیں ؟

ج۔ منت کسی عبادت کی ہو مثلاً میرا فلاں کام ہو گیا تو خدا کیواسطے دو رکعت نماز پڑھوں گا یا روزہ رکھوں گا یا اتنے مسکینوں کو کھانا کھلاؤں گا یا ہزار روپے صدقہ کروں گا اور جس چیز کی منت مانی ہو وہ اسکی قدرت سے باہر نہو ورنہ منت صحیح نہو گی جیسے کوئی شخص کہے کہ میرا فلاں کام ہو گیا تو فلاں شخص کی دکان کا مال خیرات کردوں گا یہ منت صحیح نہیں کیونکہ کسی غیر کی دوکان کا مال اسکی ملکیت نہیں ہے اور اس کی قدرت سے باہر ہے اس کے علاوہ اور بھی

شرطیں ہیں جو بڑی کتابوں میں تم پڑھوگے!

س۔ کسی پیر یا ولی کی منت ماننی کیسی ہے؟

ج۔ خدا تعالیٰ کے سوا کسی اور کی منت ماننی حرام ہے کیونکہ منت بھی ایک طرح کی عبادت ہے اور عبادت کا خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی مستحق نہیں ÷

اسلامی فرائض میں سے زکوٰۃ کا بیان!

س۔ زکوٰۃ کسے کہتے ہیں؟

ج۔ مال کے اُس خاص حصے کو زکوٰۃ کہتے ہیں جس کو خدا کے حکم کے موافق فقیروں۔ محتاجوں وغیرہ کو دیکر انہیں مالک بنا دیا جائے۔ یوں سمجھو کہ نماز روزہ بدنی عبادت ہے۔ اور زکوٰۃ مالی عبادت ہے!

س۔ زکوٰۃ فرض ہے یا واجب؟

ج۔ زکوٰۃ دینا فرض ہے قرآن مجید کی آیتوں اور حضور رسول کریم صلعم کی حدیثوں سے اسکی فرضیت ثابت ہے جو شخص زکوٰۃ فرض ہونیکا انکار کرے وہ کافر ہے!

س۔ زکوٰۃ فرض ہونے کی کتنی شرطیں ہیں؟

ج۔ مسلمان۔ آزاد۔ عاقل۔ بالغ ہونا۔ مالکِ نصاب ہونا۔ نصاب کا اپنی اصلی حاجتوں سے زیادہ اور قرض سے بچا ہوا ہونا۔ اور مالک ہونیکے بعد نصاب پر ایک سال گزر جانا۔ زکوٰۃ فرض ہونے کی شرطیں ہیں۔ پس کافر اور غلام اور مجنوں اور نابالغ کے مال میں زکوٰۃ فرض نہیں۔

اسی طرح جس کے پاس نصاب سے کم مال ہو یا مال تو نصاب کے برابر ہے لیکن وہ قرضدار بھی ہے یا مال سال بھر تک باقی نہیں رہا تو ان حالتوں میں بھی زکوٰۃ فرض نہیں ÷

مالِ زکوٰۃ اور نصاب کا بیان!

س۔ کس کس مال میں زکوٰۃ فرض ہے؟

ج۔ چاندی۔ سونے اور ہر قسم کے مال تجارت میں زکوٰۃ فرض ہے!

س۔ چاندی سونے سے انکے سکے جیسے اشرفیاں۔ روپے مراد ہیں یا اور کچھ؟

ج۔ چاندی سونے کی تمام چیزوں میں زکوٰۃ فرض ہے جیسے اشرفیاں۔ روپے زیور۔ برتن۔ گوٹہ۔ ٹھپہ وغیرہ۔

س۔ جواہرات پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں؟

ج۔ جواہرات اگر تجارت کے لئے ہوں تو زکوٰۃ فرض ہے اور تجارت کیلئے نہوں تو زکوٰۃ فرض نہیں چاہے کتنی ہی مالیت کے ہوں۔ اسیطرح اگر کسی شخص کے پاس تانبے وغیرہ کے برتن نصاب سے زیادہ قیمت کے ہوں۔ یا کوئی مکان یا دوکان وغیرہ نصاب سے زیادہ قیمت کی ہو اور اُس کا کرایہ بھی آتا ہو۔ یا چاندی سونے کے سوا اور کسی قسم کا سامان اور اسباب ہے۔ لیکن یہ تمام چیزیں تجارت کیلئے نہیں ہیں تو ان میں سے کسی پر زکوٰۃ فرض نہیں!

س۔ سرکاری نوٹ اگر کسی کے پاس بقدر نصاب ہوں تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اسپر زکوٰۃ فرض ہے!

س۔ اگر کسی کے پاس تھوڑی سی چاندی اور تھوڑا سا سونا ہے۔ دونوں میں سے نصاب کسیکا پورا نہیں تو اسپر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں؟

ج۔ اس صورت میں سونے کی قیمت چاندی سے یا چاندی کی قیمت سونے سے لگا کر دیکھو کہ دونوں میں سے کسیکا نصاب پورا ہوتا ہے یا نہیں اگر کسی کا نصاب پورا ہو جائے تو اس کے حساب سے زکوٰۃ دو اور دونوں میں سے

کسی کا نصاب پورا نہ ہو تو زکوٰۃ فرض نہیں۔

س۔ اگر کسی کے پاس صرف تین چار تولے سونا ہو اور اسکی قیمت چاندی کے نصاب کے برابر یا زیادہ ہے۔ لیکن چاندی کی اور کوئی چیز اُسکے پاس نہیں ہے نہ روپیہ نہ زیور وغیرہ تو اسپر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں؟

ج۔ اس صورت میں اسپر زکوٰۃ فرض نہیں!

س۔ مال تجارت سے کیا مُراد ہے؟

ج۔ جو مال کہ بیچنے اور نفع کمانے کے لئے ہو وہ مال تجارت ہے خواہ کسی قسم کا مال ہو۔ جیسے غلہ۔ کپڑا۔ قند۔ جوتیاں۔ بساط خانہ کا اسباب وغیرہ۔

س۔ نصاب کسے کہتے ہیں؟

ج۔ جن مالوں میں زکوٰۃ فرض ہے ان کی شریعت نے خاص خاص مقدار مقرر کردی ہے جب اتنی مقدار کسی کے پاس پوری ہو جائے جب زکوٰۃ فرض ہوتی ہے اس مقدار کو نصاب کہتے ہیں۔

س۔ چاندی کا نصاب کیا ہے؟

ج۔ چاندی کا نصاب چون تولے ۲ ماشے بھر وزن کی چاندی ہے۔ (تولے سے انگریزی روپے کا وزن مُراد ہے)

س۔ چون تولے دو ماشے چاندی کی زکوٰۃ کتنی ہوئی؟

ج۔ زکوٰۃ میں چالیسواں حصہ ۱/۴۰ دینا فرض ہوتا ہے پس چون تولے دو ماشے کی زکوٰۃ ایک تولہ چار ماشہ دو رتی چاندی ہوئی۔

س۔ سونے کا نصاب کیا ہے؟

ج۔ سونے کا نصاب ساڑھے سات تولے ساڑھے آٹھ ماشے سونا ہے اسکی زکوٰۃ دو ماشے ڈھائی رتی سونا ہوا۔!

س۔ تجارتی مال کا نصاب کیا ہے؟

ج۔ تجارتی مال کی سونے یا چاندی سے قیمت لگاؤ۔ پھر چاندی یا سونے کا نصاب قائم کرکے اُس کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرو۔

زکوٰۃ ادا کرنے کا بیان

س۔ زکوٰۃ ادا کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

ج۔ جسقدر زکوٰۃ واجب ہوئی ہو وہ کسی مستحق کو خاص خدا کیواسطے دیدو اور اسے مالک بنا دو۔ کسی خدمت یا کسی کام کی اُجرت میں زکوٰۃ[1] دینا جائز نہیں۔ ہاں اگر مالِ زکوٰۃ سے فقیروں کے لئے کوئی چیز خرید کر اُن کو تقسیم کردو تو جائز ہے۔

س۔ زکوٰۃ کب ادا کرنا چاہیئے؟

ج۔ جب بقدر نصاب مال پر سال پورا ہو جائے (قمری چاند کے حساب سے سال مراد ہے) تو فوراً زکوٰۃ ادا کرنا چاہیئے۔ دیر لگانا اچھا نہیں۔

س۔ سال گزرنے سے پہلے اگر کوئی شخص زکوٰۃ دیدے تو جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ اگر بقدر نصاب مال کا مالک سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کردے تو جائز ہے۔

س۔ زکوٰۃ دیتے وقت نیت کرنی بھی ضروری ہے یا نہیں؟

ج۔ ہاں زکوٰۃ دیتے وقت یا کم سے کم مالِ زکوٰۃ نکالکر علیحدہ رکھنے کے وقت یہ نیت کرنی ضروری ہے کہ یہ مال میں زکوٰۃ میں دیتا ہوں یا زکوٰۃ کے لئے علیحدہ کرتا ہوں۔ اگر بغیر خیالِ زکوٰۃ کسیکو روپیہ دیدیا اور دینے کے بعد اس کو زکوٰۃ کے حساب میں لگا لیا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی!

س۔ جسکو زکوٰۃ دیجائے اُسے یہ بتا دینا کہ یہ مال زکوٰۃ ہے ضروری ہے یا نہیں؟

---

[1] مگر عامل زکوٰۃ یعنی جو شخص زکوٰۃ وصول کرنے پر مقرر ہوتا ہے اسکی تنخواہ مال زکوٰۃ میں سے دینا جائز ہے منہ

ج۔ یہ ضروری نہیں بلکہ اگر انعام کے نام سے یا کسی غریب کے بچوں کو عیدی کے نام سے دیدو جب بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

س۔ اگر سال گزرنے کے بعد ابھی زکوٰۃ نہیں دی تھی کہ سارا مال ضائع ہو گیا تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اسکی زکوٰۃ بھی اُس کے ذمہ سے ساقط ہو گئی!

س۔ سال گزرنیکے بعد اگر سارا مال خدا کی راہ میں دیدیا تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اُس کی زکوٰۃ بھی معاف ہو گئی!

س۔ اگر سال گزرنیکے بعد تھوڑا مال ضائع ہو گیا یا خیرات کر دیا تو کیا حکم ہے؟

ج۔ جسقدر مال ضائع ہوا یا خیرات کیا۔ اُس کی زکوٰۃ بھی ساقط ہو گئی اور باقی مال کی زکوٰۃ ادا کرے!

س۔ اگر چاندی کی زکوٰۃ چاندی سے ادا کرے تو وزن کا اعتبار ہے یا قیمت کا؟

ج۔ وزن کا اعتبار ہو مثلاً کسی کے پاس سو روپے ہیں سال گزرنیکے بعد اُسے ڈھائی تولہ (تولہ روپیہ بھر وزن کا) چاندی دینی چاہیئے۔ اب اُسے اختیار ہے کہ وہ دو روپے اور ایک اٹھنی دیدے۔ یا چاندی کا ٹکڑا ڈھائی تولے کا دیدے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

لیکن اگر چاندی کا ٹکڑا ڈھائی تولے کا قیمت میں دو روپے کا ہو تو دو روپے دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی!

س۔ چاندی کی زکوٰۃ واجب ہوئی۔ تو کوئی دوسری چیز بھی زکوٰۃ میں دی جا سکتی ہے یا نہیں؟

ج۔ ہاں جتنی چاندی زکوٰۃ میں واجب ہوتی ہو اتنی چاندی کی قیمت کی کوئی دوسری چیز مثلاً کپڑا۔ غلہ خرید کر دینا بھی درست ہے ✣

زکوٰۃ کے مَصارِف کا بیان!

س ۔ مَصارِفِ زکوٰۃ سے کیا مراد ہے؟

ج ۔ جس شخص کو زکوٰۃ دینے کی اِجازت ہے اُسے مَصرفِ زکوٰۃ کہتے ہیں مَصارِفْ مَصرَفْ کی جمع ہے۔ مصارِفِ زکوٰۃ سے وہ لوگ مُراد ہیں جن کو زکوٰۃ دینا جائز ہے!

س ۔ مصارفِ زکوٰۃ کتنے اور کون کون ہیں؟

ج ۔ اِس زمانے میں مصارفِ زکوٰۃ یہ ہیں (۱) فقیر یعنے وہ شخص جسکے پاس کچھ تھوڑا مال واسباب ہو۔ لیکن نصاب کی برابر نہیں (۲) مسکین یعنی وہ شخص جس کے پاس کچھ بھی نہیں (۳) قرضدار یعنی وہ شخص جسکے ذمے لوگوں کا قرض ہو اور اُس کے پاس قرض سے بچا ہوا بقدر نصاب کوئی مال نہ ہو (۴) مسافر جو حالتِ سفر میں تنگدست رہ گیا ہو اُسے بقدرِ حاجت زکوٰۃ دیدینا جائز ہے!

س ۔ مدارسِ اِسلامیہ میں زکوٰۃ کا مال دینا جائز ہے یا نہیں؟

ج ۔ ہاں طالبعلموں کو زکوٰۃ کا مال دینا جائز ہے اور مدارس کے مہتمموں کو اس کیلئے کہ وہ طالبعلموں پر خرچ کریں۔ دینے میں کچھ مضائقہ نہیں!

س ۔ کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا ناجائز ہے؟

ج ۔ اتنے لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں (۱) مالدار یعنی وہ شخص جسپر خود زکوٰۃ فرض ہو یا نصاب کی برابر قیمت کا اور کوئی مال موجود ہو اور اُسکی حاجتِ اصلیہ سے زائد ہو جیسے کسی کے پاس تانبے کے برتن روزمرہ کی ضرورت سے زائد رکھے ہوئے ہیں اور انکی قیمت بقدر نصاب ہے اُس کو زکوٰۃ کا مال لینا حلال نہیں۔ اگرچہ خود اُسپر بھی اِن برتنوں کی زکوٰۃ دینی واجب نہیں۔

(۲) سیّد اور بنی ہاشم۔ بنی ہاشم سے حضرت حارث بن عبد المطلب اور حضرت جعفر اور حضرت عقیل اور حضرت عباس اور حضرت علیؓ کی اولاد مُراد ہے (۳) اپنے باپ۔ ماں۔ دادا۔ دادی۔ نانا نانی چاہے اوراوپر کے ہوں (۴) بیٹا بیٹی۔ پوتا پوتی نواسہ نواسی چاہے اور نیچے کے ہوں (۵) خاوند اپنی بیوی کو اور بیوی اپنے خاوند کو بھی زکوٰۃ نہیں دے سکتی (۶) کافر (۷) مالدار آدمی کی نابالغ اولاد ان تمام لوگوں کو مالِ زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

س۔ کن کاموں میں زکوٰۃ کا مال خرچ کرنا جائز نہیں ہے؟

ج۔ جن چیزوں میں کوئی مستحق مالک نہ بنایا جائے اُن میں مال زکوٰۃ خرچ کرنا جائز نہیں جیسے میّت کے گور وکفن میں لگا دینا یا میّت کا قرض ادا کرنا یا مسجد کی تعمیر یا فرش یا لوٹوں یا پانی وغیرہ میں خرچ کرنا جائز نہیں!

س۔ کسی شخص کے پاس ایک ہزار دو ہزار روپے کا مکان ہے جس میں وُہ رہتا ہے یا اُس کے کرایہ سے اپنی گزر کرتا ہے اس کے علاوہ اُس کے پاس کوئی مال نہیں بلکہ تنگدست ہے اُسے زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ جائز ہے۔ کیونکہ یہ مکان اس کی حاجتِ اصلیہ میں داخل ہے البتہ جب کسی حاجتِ اصلیہ سے کوئی مال زائد ہو اور وہ بقدرِ نصاب ہو تو اُسے زکوٰۃ لینا جائز نہیں!

س۔ اگر کسی شخص کو مستحق سمجھ کر زکوٰۃ دیدی بعد میں معلوم ہوا کہ وہ سیّد تھا یا مالدار تھا یا اپنا باپ یا ماں یا اولاد میں سے کوئی تھا تو زکوٰۃ ادا ہوئی یا نہیں؟

ج۔ ادا ہوگئی۔ پھر سے دینا واجب نہیں!

س۔ زکوٰۃ کن لوگوں کو دینا افضل ہے؟

ج۔ اوّل اپنے رشتہ داروں جیسے بھائی بہن۔ بھتیجے بھتیجیاں۔ بھانجے

بھانجیاں۔ چچا پھوپی۔ خالہ۔ ماموں۔ ساس سسر۔ داماد وغیرہ میں سے
جو حاجتمند اور مستحق ہوں انہیں دینے میں بہت زیادہ ثواب ہو ان کے بعد
اپنے پڑوسیوں یا اپنے شہر کے لوگوں میں سے جو زیادہ حاجتمند ہو اُسے
دینا افضل ہو پھر جسے دینے میں دین کا زیادہ نفع ہو جیسے علم دین کے طالب علم!

صدقۂ فطر کا بیانؔ!

س۔ صدقۂ فطر کسے کہتے ہیں؟

ج۔ فطر کے معنے روزہ کھولنے یا روزہ نہ رکھنے کے ہیں خدا تعالیٰ نے
اپنے بندوں پر ایک صدقہ مقرر فرمایا ہے کہ رمضان شریف کے ختم ہونے پر
روزہ کھلجانے کی خوشی اور شکریہ کے طور پر ادا کیا کریں اُسے صدقۂ فطر
کہتے ہیں اور اسی روزے کھلنے کی خوشی منانے کا دن ہونے کی وجہ سے
رمضان شریف کے بعد والی عید کو عید الفطر کہتے ہیں!

س۔ صدقۂ فطر کس شخص پر واجب ہوتا ہے؟

ج۔ ہر مسلمان آزاد پر جبکہ وہ بقدرِ نصاب مال کا مالک ہو صدقۂ فطر واجب ہے!

س۔ صدقۂ فطر واجب ہونے کے لئے جو نصاب شرط ہے وہ وہی نصاب
زکوٰۃ ہے جو بیان ہو چکا یا کچھ فرق ہے؟

ج۔ نصاب زکوٰۃ اور نصاب صدقۂ فطر کی مقدار تو ایک ہی ہو مثلاً
چون تولہ دو ماشہ چاندی یا اُس کی قیمت لیکن نصاب زکوٰۃ اور نصاب صدقۂ
فطر میں یہ فرق ہے کہ زکوٰۃ فرض ہونے کے لئے تو چاندی یا سونا یا مالِ تجارت
ہونا ضروری ہے۔ اور صدقۂ فطر واجب ہونے کے لئے ان تین چیزوں کی
خصوصیت نہیں بلکہ اس کے نصاب میں ہر قسم کا مال حساب میں لے لیا

جاتا ہو۔ ہاں حاجت اصلیہ سے زائد اور قرض سے بچا ہوا ہونا دونوں نصابوں میں شرط ہے۔

پس اگر کسی شخص کے پاس اسکے استعمال کے کپڑوں سے زائد کپڑے رکھے ہوئے ہوں یا روزمرہ کی ضرورت سے زائد تانبے، پیتل، چینی وغیرہ کے برتن رکھے ہوں یا کوئی مکان اُس کا خالی پڑا ہوا ہے یا اور کسی قسم کا سامان اور اسباب ہو اور اس کی حاجت اصلیہ سے زائد ہے اور اُن چیزوں کی قیمت نصاب کے برابر یا زیادہ ہے تو اس پر زکوٰۃ تو فرض نہیں لیکن صدقۂ فطر واجب ہو۔ صدقۂ فطر کے نصاب پر سال بھر گزرنا بھی شرط نہیں بلکہ اسی روز نصاب کا مالک ہوا ہو تو بھی صدقۂ فطر ادا کرنا واجب ہو!

س۔ صدقۂ فطر کس کس کی طرف سے دینا واجب ہو؟

ج۔ ہر شخص مالک نصاب پر اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقۂ فطر دینا واجب ہو لیکن نابالغوں کا اگر اپنا مال ہو تو اُن کے مال میں سے ادا کرے!

س۔ مشہور ہے کہ جس نے روزے نہیں رکھے اُسپر صدقۂ فطر واجب نہیں یہ صحیح ہے یا غلط؟

ج۔ غلط ہے۔ بلکہ ہر مالک نصاب پر واجب ہے۔ خواہ روزے رکھے ہوں یا نہ رکھے ہوں!

س۔ صدقۂ فطر واجب ہونے کا وقت کیا ہے؟

ج۔ عید کے دن صبح صادق ہوتے ہی یہ صدقہ واجب ہوتا ہے پس جو شخص صبح صادق سے پہلے مر گیا اُس کے مال میں سے صدقۂ فطر نہیں دیا جائیگا۔ اور جو بچہ صبح صادق سے پہلے پیدا ہوا اُسکی طرف ادا کیا جائیگا

س۔ اگر صدقہ فطر عید کے دن سے پہلے رمضان شریف میں دیدے تو جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ جائز ہے!

س۔ صدقہ فطر ادا کرنے کا بہتر وقت کیا ہے؟

ج۔ عید کے دن عید کی نماز کو جانیسے پہلے ادا کرنا بہتر ہے اور نماز کے بعد ادا کرے تو بھی جائز ہے اور جب تک ادا نکرے اسکے ذمہ واجب الادا رہیگا چاہے کتنی ہی مدت گزر جائے!

س۔ صدقہ فطر میں کیا کیا چیز اور کتنی دینا واجب ہے؟

ج۔ صدقہ فطر میں ہر قسم کا غلہ اور قیمت دینا جائز ہے اسکی تفصیل یہ ہے کہ اگر گیہوں یا اس کا آٹا یا ستو دے تو فی آدمی پونے دو سیر دینا چاہیئے (سیر سے مراد انگریزی بڑے سے اسی روپیہ کا وزن ہے) اور جو یا اُس کا آٹا یا ستو دے تو ساڑھے تین سیر دینا چاہیئے اور اگر جو اور گیہوں کے علاوہ اور کوئی غلہ مثلاً چاول۔ باجرہ۔ جوار وغیرہ دے تو پونے دو سیر گیہوں کی قیمت یا یا ساڑھے تین سیر جو کی قیمت میں جسقدر وہ غلہ آتا ہو اتنا دینا چاہیئے۔ اور اگر قیمت دیں تو پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جو کی قیمت دینی چاہیئے!

س۔ ایک آدمی کا صدقہ فطر ایک ہی فقیر کو دے یا تھوڑا تھوڑا کئی فقیروں کو دینا بھی جائز ہے؟

ج۔ کئی فقیروں کو بھی دینا جائز ہے اسیطرح کئی آدمیوں کا صدقہ فطر ایک فقیر کو دینا بھی جائز ہے

س۔ صدقہ فطر کن لوگوں کو دینا چاہیئے؟

ج۔ جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے انہیں صدقہ فطر دینا بھی جائز ہے اور جن کو زکوٰۃ دینا ناجائز ہے انہیں صدقہ فطر دینا بھی ناجائز ہے!

س۔ جن لوگوں پر صدقہ فطر واجب ہے وہ زکوٰۃ یا صدقہ فطر لے سکتے ہیں یا نہیں؟

ج۔ نہیں لے سکتے اور کوئی فرض یا واجب صدقہ ایسے لوگوں کو دینا جائز نہیں جن کے پاس صدقہ فطر کا نصاب موجود ہو ✣

تمت

تصانیف جناب مولوی حافظ محمد عبد التواب صاحب جلالپوری

سیرۃ الحبیب

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کے مبارک حالات میں سیرۃ الحبیب بہترین کتاب ہے مولف نے کتاب کو دلچسپ بنانے میں سلف صالحین کے طریقے کو ملحوظ رکھا ہے۔ تمام روایتیں معتبر تاریخی اسناد کا حوالہ آیات واحادیث پر اعراب اور بالمقابل سلیس اردو میں ترجمہ لکھا ہے۔ اس کی مقبولیت کی یہ بین دلیل ہے کہ تھوڑے عرصہ میں دوسری مرتبہ چھپی ہے۔ زیادہ تعریف کی حاجت نہیں۔ علامۂ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیت علماء ہند نے آخر میں جو اس کی تعریف لکھی ہے وہ کافی ہے۔ صفحات ایکسو چوالیس ۱۴۴ تقطیع ۱۸×۲۲ قیمت بارہ آنہ (۱۲ر)

برکات رمضان

اسلامی روزے کا فلسفہ۔ عقلی ونقلی دلائل سے ثبوت اردو زبان میں مسائل وارکان صیام میں اپنی نرالی طرز کا بالکل جدید رسالہ علماء کرام اور حضرت مفتی صاحب ممدوح نے اس کی بے حد تعریف لکھی ہے۔ تقطیع ۱۸×۲۲۔ صفحات ۴۸۔ قیمت آٹھ آنہ (۸ر)

حیات بعد الموت

اس کتاب میں مرنے کے بعد کے حالات مثلاً عالم برزخ فلسفہ روح انسانی۔ جسم وروح کا تعلق۔ روح حیوانی اور روح انسانی کا فرق۔ آواگون وتناسخ۔ مومن کی پہچان۔ عذاب وثواب قبر۔ نماز جنازہ زیارت قبور۔ درود وفاتحہ اور ایصال ثواب وغیرہ پر فلسفیانہ انداز میں مفصل بحث کی گئی ہے۔ واعظوں کے لئے مفید ہے۔ اس کی اردو نہایت سلیس عام فہم ہے۔ تقطیع ۱۸×۲۲ صفحات ۱۴۴ قیمت ۱۲ر

تحیۃ الاسلام

اس مختصر رسالہ میں اسلامی سلام قومی شعار (السلام علیکم) کی ضرورت وحقیقت اور اسکی فضیلت پر نہایت موثر پیرایہ سلیس اردو میں عقلاً ونقلاً بحث کیگئی ہے۔ عورتوں بچوں واعظوں کیلئے مفید ہے ۳۲ صفحات تقطیع ۱۸×۲۲ قیمت ۱۰ر

کل تعداد اشاعت رسالہ ہذا بشمول طبع ہشتم انچاس ہزار